رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ایک اچھوتا پہلو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
نسبتی بہنیں اور ان کے شوہر

تالیف ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

ایسوی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

مکتبہ افکار اسلامی

Marfat.com

Marfat.com

رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت طیبہ کا ایک اچھوتا پہلو

نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہنیں اور ان کے شوہر

ایک تعارفی اور تحقیقی جائزہ

DATA ENTERED

تالیف

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

مکتبہ افکارِ اسلامی

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

297.9921
م
28 شہ ب
125428

عنوان ـــــــ نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہنیں اور ان کے شوہر

مؤلف ـــــــ ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

ضخامت ـــــــ ۲۰۰ صفحات

اشاعت (اول) ـــــــ جولائی ۲۰۱۶ء

ناشر ـــــــ مکتبہ افکارِ اسلامی

مطبع
ثوبان نعمان پرنٹنگ پریس، لاہور
0300-8661763

ملنے کا پتا
مکتبہ اسلامیہ

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369
فیصل آباد: بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

0300-8661763 , 0321-8661763
www.facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com
www.maktabaislamiapk.com
www.maktabaislamiapk.blogspot.com

Marfat.com

فہرست مضامین

- مقدمہ 9
- الاخوات: بہنیں 17
- نبی کریم ﷺ کی مسلمان نسبتی بہنیں اور ان کے شوہر 22
- حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا 25
  - صدقہ وخیرات 27
  - حافظہ ویاداشت 28
  - جرأت اور بہادری 29
  - کام کاج 29
  - وفات 30
  - اولاد 30
  - حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ 32
- حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا 34
  - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ 36
  - حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ 38
  - حضرت علی رضی اللہ عنہ 46
  - اولاد 54
- حضرت ام حبیب بنت جحش بن ریاب رضی اللہ عنہا 55

Marfat.com

- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ 56
- حضرت اُمّ حبیب بنت زمعہ رضی اللہ عنہا 59
- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف 59
- حضرت ام الحکم بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 63
- حضرت عیاض بن غنم فہری رضی اللہ عنہ 64
- عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ ثقفی 64
- حضرت اُمّ کلثوم بنت ابوبکر صدیق رحمہا اللہ 65
- حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ 66
- حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ 68
- حضرت اُمّ کلثوم بنت زمعہ رضی اللہ عنہا 70
- حضرت حویطب بن عبدالعزی رضی اللہ عنہ 70
- حضرت امیمہ/ امینہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 73
- حضرت حویطب رضی اللہ عنہ 73
- حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ 73
- حضرت عبداللہ بن معاویہ عبدی رضی اللہ عنہ 75
- حضرت جویریہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 76
- حضرت سائب بن ابی حبیش رضی اللہ عنہ 76
- حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن امیہ رضی اللہ عنہ 77
- حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا 78
- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ 79
- حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ 79
- حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ 82

Marfat.com

- حضرت رقیہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا 83
  - حضرت ابراہیم بن نعیم نحام عدوی رضی اللہ عنہ 83
- حضرت رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 85
  - محمد بن ابی حذیفہ عبشمی 85
  - حضرت سعید بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ 85
- حضرت زینب بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 87
  - حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ 87
- حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا 95
  - حضرت طفیل بن حارث بن مطلب رضی اللہ عنہ 95
  - حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ 96
- حضرت زینب بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا 98
  - حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ 98
- حضرت سلمٰی بنت عمیس رضی اللہ عنہا 100
  - حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ 101
  - حضرت شداد بن اسامہ بن عمرو رضی اللہ عنہ 104
- حضرت سیرین رضی اللہ عنہا 106
  - حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ 107
- حضرت صخرہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 110
  - سعید بن اخنس بن شریق ثقفی 110
- حضرت صفیہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا 111
  - شوہر کا نام 111
- حضرت عزہ/ درہ/ حمنہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 112

Marfat.com

- شوہر کا نام 113
- حضرت عمرہ بنت حارث رضی اللہ عنہا 114
- شوہر کا نام 114
- حضرت فارعہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 115
- حضرت ابواحمد عبد بن جحش بن ریاب الاسدی رضی اللہ عنہ 115
- حضرت فاطمہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا 118
- حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ 119
- حضرت قریبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 121
- حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ 121
- حضرت قریبہ الصغری بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا 124
- منبہ بن حجاج 124
- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ 125
- حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ 130
- حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ 138
- حضرت قریبہ (ثویبہ) الکبری بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا 142
- زمعہ بن اسود بن مطلب 142
- حضرت لبابہ الصغری بنت الحارث رضی اللہ عنہا 143
- ولید بن مغیرہ 143
- حضرت ام الفضل لبابہ الکبریٰ بنت الحارث رضی اللہ عنہا 147
- حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ 155
- حضرت میمونہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 160
- حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ 160

Marfat.com

- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ 160
- حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا 165
- ربیع بن عبدالعزی بن عبدشمس 166
- ربیعہ بن عبدالعزی 166
- قطن بن وہب 166
- حضرت ہریرہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا 167
- حضرت معبد بن وہب العبدری رضی اللہ عنہ 167
- حضرت اُمِّ حفید ہزیلہ بنت حارثہ رضی اللہ عنہا 168
- شوہر کا نام 169
- حضرت ہند بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا 170
- حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ 170
- نبی کریم ﷺ کی غیر مسلم نسبتی بہنیں اوران کے شوہر 172
- برزہ بنت حارث 173
- اصم بکائی 173
- خالدہ بنت خویلد بن اسد 174
- علاج بن ابی سلمہ 174
- رقیقہ بنت خویلد بن اسد 175
- عبد بن بجاد 175
- ریطہ بنت ابی امیہ 176
- حضرت صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ 176
- سلامہ بنت عمیس 182
- عبداللہ بن کعب بن عبداللہ 182

Marfat.com

عزہ بنت حارث ہلالیہ 183
زیاد بن عبداللہ بن مالک بن بجیر ہلالی 183
عصماء بنت حارث 185
ابی بن خلف 185
معانی اسماء امہات المومنین اور اشاریہ 187
نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہنوں کے ناموں کے معانی اور اشاریہ 188
غیر مسلم نسبتی بہنیں 188
غیر مسلم نسبتی بہنیں 190
نبی کریم ﷺ کے ہم زلفوں کے ناموں کے معانی اور اشاریہ 190
مصادر و مراجع 193

Marfat.com

مقدمہ

زندگی کا کوئی بھی پہلو ہو نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لیے مکمل راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ ❶

"بلاشبہ یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول میں اچھا نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو۔"

رسول کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ کا ایک اہم پہلو صلہ رحمی ہے، آپ ﷺ اپنے عزیز واقارب سے حسن سلوک کرتے تھے، جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ خوفزدہ ہوگئے، اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو ان الفاظ میں تسلی دی:

كَلا اَبْشِرْ، فَوَاللّٰهِ لا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا، فَوَاللّٰهِ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ. ❷

"ہرگز نہیں (بلکہ) آپ خوش ہو جائیے، اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، اللہ کی قسم! آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں جن کے پاس مال نہ ہو ان کے لیے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، راہِ حق میں پیش آنے والی مشکلات میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔"

---

❶ الاحزاب: ٣٣/ ٢١. ❷ بخاری، کتاب التفسیر: ٤٩٥٣.

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ رشتے داروں سے حسن سلوک کریں اور ان پر مال و دولت بھی خرچ کریں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝۲۶﴾ ❶

''اور رشتہ دار کو اس کا حق دیجیے اور مسکین اور مسافر کو بھی اور مت بے جا خرچ کریں، بے جا خرچ کرنا۔''

﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۳۸﴾ ❷

''پس قرابت والے کو اس کا حق دیجیے اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔''

مالِ غنیمت کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۱﴾ ❸

''اور جان لو کہ تم جو کچھ بھی غنیمت حاصل کرو تو بے شک اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے اور رسول کے لیے اور قرابت دار اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن نازل کی، جس دن دو جماعتیں مقابل ہوئیں اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔''

مال فیء (جو دشمن سے جنگ کیے بغیر حاصل ہوتا ہے) کے بارے میں ارشاد باری

---

❶ الاسراء: ۱۷/ ۲۶۔ ❷ الروم: ۳۰/ ۳۸۔
❸ الانفال: ۸/ ۴۱۔

Marfat.com

تعالیٰ ہے:

﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۘ﴾ ❶

”جو کچھ بھی اللہ نے ان بستیوں والوں سے اپنے رسول پر لوٹایا تو وہ اللہ کے لیے اور رسول کے لیے اور قرابت دار اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہے، تاکہ وہ تم میں سے مال داروں کے درمیان ہی گردش کرنے والا نہ ہو اور رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمھیں روک دے تو رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔“

رشتے داروں پر خرچ کرنے اور ان سے حسن سلوک کا حکم تمام اہلِ ایمان کو دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ۚ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ ❷

”بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔“

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ

❶ الحشر: ٥٩/ ٧. ❷ النحل: ١٦/ ٩٠.

Marfat.com

﴿كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا﴾ ❶

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت والے کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے ہمسائے اور اجنبی ہمسائے اور پہلو کے ساتھی اور مسافر (کے ساتھ) اور (ان کے ساتھ بھی) جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ بنے ہیں، یقیناً اللہ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا، شیخی مارنے والا ہو۔''

صاحبانِ فضل وثروت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ❷

''اور تم میں سے فضیلت اور وسعت والے اس بات سے قسم نہ کھا لیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دیں اور لازم ہے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں بخشے اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

اہلِ ایمان کا یہی طریقہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ

❶ النساء: ٤/ ٣٦.

❷ النور: ٢٤/ ٢٢.

Marfat.com

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ ❶

''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو اور لیکن اصل نیکی اس کی ہے جو اللہ اور یوم آخرت اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور مال دے اس کی محبت کے باوجود قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں۔ اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور جو اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں جب عہد کریں اور خصوصاً جو تنگی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں، یہی لوگ ہیں جنھوں نے سچ کہا اور یہی بچنے والے ہیں۔''

سابقہ شرائع میں بھی رشتے داروں سے حسنِ سلوک کا حکم دیا گیا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾﴾ ❷

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور ماں باپ اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں سے احسان کرو گے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو، پھر تم پھر گئے مگر تم میں سے تھوڑے اور تم منہ پھیرنے والے تھے۔''

رشتے داروں کے زیادہ حقوق کی بنا پر دعوتِ دین میں بھی ان کا بہ طور خاص لحاظ رکھا جاتا ہے، چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَ تَوَكَّلْ عَلَى

❶ البقرة: ۲/ ۱۷۷. ❷ البقرة: ۲/ ۸۳.

Marfat.com

الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ ❶

''اور اپنے سب سے قریب رشتہ داروں کو ڈرائیں۔ اور اپنا بازو اس کے لیے جھکا دیجیے جو ایمان والوں میں سے آپ کے پیچھے چلے۔ پھر اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو کہہ دیجیے کہ بے شک میں اس سے بری ہوں جو تم کرتے ہو۔ اور سب پر غالب، نہایت رحم والے پر بھروسا کیجیے۔''

﴿ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾﴾ ❷

''یہ ہے وہ چیز جس کی خوش خبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے۔ کہہ دیجیے! میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر رشتہ داری کی وجہ سے دوستی۔ اور جو کوئی نیکی کمائے گا ہم اس کے لیے اس میں خوبی کا اضافہ کریں گے۔ یقیناً اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت قدر دان ہے۔''

اگر قرابت داری کا لحاظ نہ رکھا جائے اور قطع رحمی کی جائے تو اس سے فساد پھیلتا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں قطع رحمی اور فساد کا اکٹھا تذکرہ کیا ہے، چند آیات کریمہ ملاحظہ کیجیے:

﴿الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾﴾ ❸

''وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو قطع کرتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا کہ اسے ملایا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔''

---

❶ الشعراء: ٢٦/ ٢١٤۔٢١٧.   ❷ الشورٰی: ٤٢/ ٢٣.

❸ البقرة: ٢/ ٢٧.

Marfat.com

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝۲۵﴾ ❶

"اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو کاٹ دیتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے ملایا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور انھی کے لیے اس گھر کی خرابی ہے۔"

﴿فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ۝۲۲﴾ ❷

"پھر یقیناً تم قریب ہو اگر تم حاکم بن جاؤ کہ زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتوں کو بالکل ہی قطع کر دو۔"

اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے عقلمندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۝۲۰ۙ وَ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝۲۱ؕ﴾ ❸

"جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور پختہ عہد کو نہیں توڑتے۔ اور وہ جو اس چیز کو ملاتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے ملایا جائے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔"

انسان کے بہت سے رشتے وہ ہیں جو والدین کی وجہ سے ہوتے ہیں اور کچھ رشتے وہ ہیں جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد قائم ہوتے ہیں، جیسے سسر، ساس، برادرِ نسبتی، خواہرِ نسبتی، ہم زلف وغیرہ۔

---

❶ الرعد: ۱۳/ ۲۵. ❷ محمد: ۴۷/ ۲۲.

❸ الرعد: ۱۳/ ۲۰۔۲۱.

Marfat.com

نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہنوں کی تعداد حضرت سیرین رضی اللہ عنہا (ہمشیر حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا) سمیت ۴۰ ہے۔ ان میں سے تینتیس نے اسلام قبول کر لیا تھا جبکہ باقی سات نعمتِ اسلام سے محروم رہیں۔

نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہنوں اور ان کے خاوندوں کا تعارف نیز ان سے اور ان کے شوہروں سے آپ ﷺ کا حسنِ سلوک اس کتاب کا موضوع ہے۔ اگر ہم اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ اپنا لیں تو بہت سے رشتے ٹوٹنے سے بچ سکتے ہیں اور انسان کی اپنی زندگی بھی خوشگوار بن سکتی ہے۔

میں آخر میں مولانا ارشد کمال حفظہ اللہ (فاضل علوم اسلامیہ و مؤلف کتب کثیرہ) اور ابو محمد المکی ڈاکٹر حافظ قدرت اللہ حفظہ اللہ (پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ، جامعہ ام القریٰ، مکہ المکرّمۃ) کا سپاس گزار ہوں جنھوں نے کتاب کی تخریج و تحقیق میں مساہمت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مؤلف، جملہ معاونین اور قارئین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو شرفِ قبول بخشے۔

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

۱۶ رمضان المبارک ۱۴۳۷ ہجری

Marfat.com

الاخوات: بہنیں

بہنیں کئی قسم کی ہیں، پہلی قسم میں حقیقی اور سگی بہنیں ہیں، جیسے قرآنِ مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا تذکرہ کیا گیا ہے، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو آپ کی والدہ نے حکم الٰہی سے انھیں صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دیا اور ان کی بہن کو ہدایات جاری کیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ؗ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ﴾ ❶

''اور اس نے اس کی بہن سے کہا اس کے پیچھے پیچھے جا۔ پس وہ اسے ایک طرف سے دیکھتی رہی اور وہ شعور نہیں رکھتے تھے۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِذْ تَمْشِيْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝ ﴾ ❷

''(موسیٰ!) جب آپ کی بہن چلی جاتی تھی، پس کہتی تھی کیا میں تمھیں اس کا پتا دوں جو اس کی پرورش کرے؟ پس ہم نے آپ کو آپ کی ماں کی طرف لوٹا دیا، تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کرے۔ اور آپ نے ایک شخص کو قتل کر دیا تو ہم نے آپ کو غم سے نجات دی اور ہم نے آپ کو آزمایا، خوب آزمانا، پھر کئی سال آپ مدین والوں میں ٹھہرے رہے، پھر آپ ایک مقرر اندازے پر

❶ القصص: ۲۸/ ۱۱۔ ❷ طٰہٰ: ۲۰/ ۴۰۔

Marfat.com

آئے اے موسیٰ!''

حضرت ہارون علیہ السلام کی بہن حضرت مریم کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَاأُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴾ ❶

''ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں کوئی بدکار تھی۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے بہنوں کا یوں تذکرہ کیا ہے:

﴿ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴾ ❷

''نہ اندھے پر کوئی حرج ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے اور نہ خود تم پر کہ تم اپنے گھروں سے کھاؤ، یا اپنے باپوں کے گھروں سے، یا اپنی ماؤں کے گھروں سے، یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے، یا اپنی بہنوں کے گھروں سے، یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے، یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے، یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے، یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے، یا (اس گھر سے) جس کی چابیوں کے تم مالک بنے ہو، یا اپنے دوست (کے گھر) سے۔ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اکٹھے کھاؤ یا الگ الگ۔ پھر جب تم کسی طرح کے گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں پر سلام کہو، زندہ سلامت رہنے کی دعا جو اللہ کی طرف سے مقرر کی ہوئی بابرکت، پاکیزہ ہے۔ اسی طرح اللہ تمھارے لیے

❶ مریم: ١٩/ ٢٨.
❷ النور: ٢٤/ ٦١.

Marfat.com

آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تا کہ تم سمجھ جاؤ۔''

قرآن مجید میں حقیقی بہنوں کے ساتھ ساتھ رضاعی بہنوں کا بھی تذکرہ ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٢٣﴾﴾ [1]

''حرام کی گئیں تم پر تمھاری مائیں اور تمھاری بیٹیاں اور تمھاری بہنیں اور تمھاری پھوپھیاں اور تمھاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہو اور تمھاری دودھ شریک بہنیں اور تمھاری بیویوں کی مائیں اور تمھاری پالی ہوئی لڑکیاں، جو تمھاری گود میں تمھاری ان عورتوں سے ہیں جن سے تم صحبت کر چکے ہو، پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمھارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمھاری پشتوں سے ہیں اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو، مگر جو گزر چکا۔ بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

﴿وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ﴾ [2] میں رضاعی بہنوں کا تذکرہ ہوا ہے جن سے نکاح کرنا جائز نہیں۔

حضرت شیماء بنت الحارث بن عبدالعزیٰ السعدیہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ بھی کتب حدیث میں

---

[1] النسآء: ٤/ ٢٣.

[2] ایضاً.

Marfat.com

ملتا ہے۔ انھیں نبی کریم ﷺ کی رضاعی ہمشیر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ (حلیمہ سعدیہ ❶) آپ ﷺ کی دیکھ بھال میں ہاتھ بٹایا کرتی تھیں۔

ان کا اصل نام حذافہ تھا، ان کا ایک بھائی عبداللہ اور ایک بہن انیسہ بھی تھی۔ ❷

جب آپ ﷺ اپنے عہد طفولت میں بنو سعد میں پرورش پا رہے تھے تو حضرت شیماء رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لوری دیتیں، آپ کو اٹھا کر سینے سے لگاتیں اور کبھی کسی درخت کے سائے میں بیٹھ کر یہ لوری سناتیں:

یـــا ربـنـــا ابــق لــنــا مـحـمـدا

حتـــى اراه يـــافـعـــا و امـــردا

ثـــم اراه سيـــدا ومســـودا

واكبـت اَعَـاديـه معـا والـحُسَّـدا

واعـــطـــه عِـــزًا يـدوم ابـدا ❸

”ہمارے رب! محمد (ﷺ) کو ہمارے لیے باقی رکھیے یہاں تک کہ میں اسے گھبرو جوان دیکھوں۔ پھر میں اسے معزز سردار دیکھوں اور اس کے دشمن اور حاسدین تمام منہ کے بل گر پڑیں۔ اور اسے ہمیشہ رہنے والی عزت عطا کرنا۔“

شیماء کی یہ دعا حرف بہ حرف قبول ہوئی۔

نبی کریم ﷺ اپنی رضاعی بہن کو کس قدر عزت دیتے تھے اس کا اندازہ درج ذیل ایمان افروز واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے:

---

❶ حلیمہ سعدیہ کے علاوہ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے بھی آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ (بخاری: ۵۱۰۱۔ مسلم: ۱۴۴۹)

❷ اسد الغابة فی معرفة الصحابة لابن الاثیر: ۳/ ۸۶۵۔ المیزان، اردو بازار لاہور۔ سیرت ابن هشام ۱/ ۱۶۔ سیرت بن إسحاق ۱/ ۱۱۰، ۱۱۱۔ أسد الغابة ۷/ ۱۶۶۔ والإصابة ۱۳/ ۵۲۶۔

❸ الاصابة: ٤/ ٣٤٤۔ الاستيعاب ٤/ ١٨٧٠.

Marfat.com

جب ہوازن میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی، دشمن کے کچھ افراد گرفتار ہو گئے، جن میں شیماء بھی تھی۔ تب اسے آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ آپ نے اس سے علامت پوچھی تو اس نے (پشت پر دانت کے نشان کی) نشانی بتائی تو آپ ﷺ پہچان گئے کہ یہ واقعی میری رضائی بہن (شیماء) ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر اس کے لیے بچھا دی اور عزت واکرام کے ساتھ بٹھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو عزت واکرام سے رہیں، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو سازوسامان دے دیتا ہوں اور اپنی قوم کے پاس واپس چلی جائیں۔ اس نے کہا: مجھے سازوسامان دے دیں، میں اپنی قوم کے پاس جانا چاہتی ہوں۔ آپ وہاں قوم کے پاس جانے کا انتظام کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے اسے سازوسامان دیا اور اس کی قوم کے پاس واپس لوٹا دیا۔ ❶

جب شیماء نے واپس جانا چاہا تو اس نے اسلام قبول کر لیا، نبی کریم ﷺ نے انھیں تین غلام، لونڈی، کچھ رقم اور ایک بکری دے کر رخصت کیا۔ ❷

سورۃ النساء (آیت: ۲۳) کے آخر میں ﴿وَ اَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَیۡنَ الۡاُخۡتَیۡنِ﴾ میں ضمناً خواہرِ نسبتی کا تذکرہ بھی آ گیا ہے۔

---

❶ الاصابة: ٤/ ٣٤٤؛ اسد الغابة: ٣/ ٨٦٥.

❷ الطبقات لابن سعد ١/ ١١٠، ١١١۔ الاستيعاب: ٢/ ٧٦٢.

Marfat.com

نبی کریم ﷺ کی مسلمان نسبتی بہنیں اور ان کے شوہر

نبی کریم ﷺ کی اکثر نسبتی بہنیں اسلام قبول کر چکی تھیں، جن کی تعداد ۳۳ ہے۔ نبی کریم ﷺ ان سے، ان کے بھائیوں اور ان کے شوہروں یعنی اپنے ہم زلفوں سے بھی حسنِ سلوک کرتے، ان نسبتی بہنوں کے جو رشتے دار مسلمان نہیں ہوئے تھے آپ ان کی طرف سے دی جانے والی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے، آپ ﷺ انھیں نیکی کی تلقین کرتے رہے۔

نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہنوں کے نام درج ذیل ہیں:

① حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا
② حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا
③ حضرت ام حبیب بنت جحش رضی اللہ عنہا
④ حضرت ام حبیب بنت زمعہ رضی اللہ عنہا
⑤ حضرت ام الحکم بنت سفیان رضی اللہ عنہا
⑥ حضرت ام کلثوم بنت ابوبکر رحمہا اللہ
⑦ حضرت ام کلثوم بنت زمعہ رضی اللہ عنہا
⑧ حضرت امیمہ/ امینہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا
⑨ حضرت جویریہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

۱۲۵۳۷۸

Marfat.com

۱۰ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا

۱۱ حضرت رقیہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا

۱۲ حضرت رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

۱۳ حضرت زینب بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

۱۴ حضرت زینت بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

۱۵ حضرت زینب بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا

۱۶ حضرت سلمٰی بنت عمیس رضی اللہ عنہا

۱۷ حضرت سیرین رضی اللہ عنہا

۱۸ حضرت صخرۃ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

۱۹ حضرت صفیہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا

۲۰ حضرت عزہ/ درہ/ حمنہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

۲۱ حضرت عَمرہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

۲۲ حضرت فارعہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

۲۳ حضرت فاطمہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا

۲۴ حضرت قریبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

۲۵ حضرت قریبہ الصغریٰ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا

۲۶ حضرت قریبہ (ثویبۃ) الکبریٰ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا

۲۷ حضرت لبابہ الصغریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہا

۲۸ حضرت ام الفضل لبابہ الکبری بنت حارث رضی اللہ عنہا

۲۹ حضرت میمونہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

۳۰ حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

۳۱ حضرت ہریرہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

32. حضرت ام حفید ہزیلہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

33. حضرت ہند بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

ان میں سے سب سے زیادہ گیارہ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ، چار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چار حارث بن حزن کی بیٹیاں ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی مسلمان نسبتی بہنوں کا تعارف حروف تہجی کی ترتیب سے آئندہ صفحات میں پیش کیا جارہا ہے۔ نیز ان کے شوہروں کا مختصر تعارف بھی دیا جارہا ہے۔ واللہ الموفق

Marfat.com

(۱) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما

(اسماء: بلندی، علامت)

اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (1) کی علاتی (سوتیلی) بہن ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام قتیلہ (یا قیلہ) بنت عبدالعزیٰ تھا۔ (2) آپ سترہ افراد کے بعد مسلمان ہوئیں۔ (3)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کہا جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی انھوں نے ہجرت کی رات نبی کریم ﷺ اور اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا، مگر توشہ دان باندھنے کے لیے کوئی چیز نہیں تھی تو انھوں نے اپنے ازار بند کے دو ٹکڑے کر کے (ایک سے) توشہ دان (اور دوسرے سے مشکیزہ) باندھ دیا، اسی وجہ سے انھیں ذات النطاقین کا نام دیا گیا۔ (4)

ہجرت کے بعد مسلمانوں کا جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بیٹے **عبداللہ** بن

---

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فرمائش کے مطابق نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی زوجیت میں لیا۔ آپ رضی اللہ عنہا ۲ ہجری کو آپ ﷺ کے گھر آئیں، باپ کی طرح عالمہ فاضلہ بیٹی نے بھی اسلام کی بہت خدمت کی۔ ان سے ۲۲۱۰ حدیثیں مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ۵۷ ہجری میں وفات پائی۔

(2) طبقات ابن سعد: ۸/ ۳۳۰۔ اسد الغابة: ۳/ ۷٥٤.

(3) تهذيب الكمال فی اسماء الرجال: ۱۱/ ٦٩٢۔ لابی الحجاج جمال الدين يوسف المزی، دارالكتب العلمية، لبنان.

(4) بخاری: ۳۹۰٥، ۳۹۰۷؛ تاریخ الامم والملوك (تاریخ طبری): ۲/ ۹۰۷۔ نفیس اکیڈمی، کراچی۔

Marfat.com

زبیر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے کھجور چبا کر عبداللہ کے منہ میں رکھ دی (جسے گھٹی دینا کہتے ہیں)۔ آپ ﷺ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے برکت کی دعا کی۔ ❶

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی والدہ قتیلہ ان کے پاس منقٰی، گھی اور چھال بطور ہدیہ لے کر آئیں۔ زمانہ جاہلیت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قتیلہ کو طلاق دے دی تھی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اس ہدیے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور والدہ کو اپنے گھر میں آنے کی بھی اجازت نہ دی۔ اور (اپنی چھوٹی بہن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج کر کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر بتائیں کہ میں اپنی والدہ کے ہدیے کو قبول کروں یا نہ کروں، نیز انھیں گھر میں آنے دوں یا نہ آنے دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تحائف قبول کر لو اور انھیں اپنے گھر میں آنے دو۔ اس پر قرآن میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا:

﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ ❷

"اللہ تمھیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جنھوں نے نہ تم سے دین کے بارے میں جنگ کی اور نہ تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا کہ تم ان سے نیک سلوک کرو اور ان کے حق میں انصاف کرو، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تو تمھیں انھی لوگوں سے منع کرتا ہے جنھوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ کی اور تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا اور تمھارے نکالنے میں

---

❶ بخاری: ۳۹۰۹۔ ۳۹۱۰۔

❷ الممتحنة: ۶۰/ ۸۔۹۔ طبقات ابن سعد: ۸/ ۳۳۲، ۳۳۳۔ مسند احمد: ۴/ ۴۔ اصل حدیث صحیح بخاری میں (۵۹۷۸، ۵۹۷۹) اور اسی پر ہی بنیاد ہے۔

Marfat.com

ایک دوسرے کی مدد کی کہ تم ان سے دوستی کرو۔ اور جو اُن سے دوستی کرے گا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔"

جبکہ صحیح بخاری ❶ میں ہے، اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھی وہ نبی ﷺ کے قریش کے ساتھ صلح حدیبیہ کے زمانے میں اپنے والد کے ساتھ (مدینہ) آئی۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا کہ میری والدہ آئی ہے اور وہ اسلام سے الگ ہے۔ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اپنی والدہ نے صلہ رحمی کرو۔ ابن عیینہ راوی حدیث نے کہا کہ اللہ کا ارشاد ﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ . . .﴾ اسی سلسلے میں نازل ہوا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سخی، محنتی، مضبوط اعصاب کی مالک، جرأت مند خاتون تھیں۔ اسلام کی وجہ سے انھیں بہت سی مشکلات جھیلنی پڑیں۔ انھیں یہ شرف حاصل ہے کہ ان کے بیٹے عبداللہ، وہ خود، ان کے والد محترم اور ان کے جدامجد (ابوقحافہ) سب صحابہ ہیں۔ ❷

صدقہ وخیرات

سیّدہ اسماء بڑی سخی اور حد درجہ فیاض خاتون تھیں۔ شروع شروع میں غربت کی وجہ سے خرچ کرتیں تو ناپ تول کر خرچ کرتی تھیں۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے انھیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ چنانچہ خود ہی فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ سخت آدمی ہیں، میرے پاس مسکین آتے ہیں کیا میں اپنے شوہر کے گھر سے ان کی اجازت کے بغیر صدقہ کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: تھوڑا بہت صدقہ کر دیا کرو اور گن گن کر مت دیا کرو ورنہ اللہ بھی تمھیں گن گن کر دے گا۔ ❸

فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے اس وقت میں کچھ گن رہی تھی

---

❶ ۵۹۷۸، ۷۹، ۵۹۔

❷ تفصیل کے لیے ہماری کتاب "مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن" ص ۶۲ تا ۶۶ دیکھیں۔

❸ احمد ۶/ ۳۵۳۔ وسندہ صحیح۔

Marfat.com

اور اسے ماپ رہی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسماء! گن گن نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تمھیں گن گن کر دے گا۔ نبی ﷺ کے اس ارشاد کے بعد میں نے اپنے پاس سے جانے کو یا آنے والے کو کبھی شمار نہیں کیا اور جب بھی میرے پاس اللہ کا کوئی رزق ختم ہوا اللہ نے اس کا بدل مجھے عطا کر دیا۔ ❶

حافظہ و یادداشت

سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے کمال حافظے سے نوازا تھا، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حجۃ الوداع میں وہ بھی شریک تھیں اس میں جو کچھ انھوں نے دیکھا تھا سب یاد تھا۔ چنانچہ نبی ﷺ کے بعد ایک دفعہ جب وہ حج کے لیے آئیں اور مزدلفہ ٹھہریں تو رات کو نماز پڑھی، پھر اپنے غلام سے پوچھا:

چاند چھپ گیا ہے؟

اس نے کہا: نہیں۔

جب چاند ڈوب گیا تو بولیں کہ اب رمی کے لیے چلو۔ رمی کے بعد پھر واپس آئیں اور صبح کی نماز پڑھی، اس نے کہا:

آپ نے بڑی جلدی کی، فرمایا: نبی ﷺ نے پردہ نشینوں کو اس کی اجازت دی ہے۔ ❷

جب کبھی حجون سے گزرتیں تو کہتی کہ ہم نبی ﷺ کے زمانہ میں یہاں ٹھہرے تھے۔ اس وقت ہمارے پاس بہت کم سامان تھا۔ ہم نے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا تھا اور طواف کر کے حلال ہوئے تھے۔ ❸ آپ نے ۵۸ حدیثیں روایت کی ہیں۔

جب کوئی عورت بخار میں مبتلا ہوتی اور آپ کے پاس لائی جاتی تو آپ اس کے لیے دعا کرتیں، اس کے سینے پر پانی چھڑکتیں اور فرماتیں: رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم اسے (بخار کو) پانی کے ساتھ ٹھنڈا کریں۔ ❹

---

❶ احمد ٦/ ٣٥٢، حسن. ❷ بخاری: ١٦٧٩.
❸ ایضاً ١٧٩٦. ❹ ایضاً ٥٧٢٤.

Marfat.com

جرأت اور بہادری

حق گوئی آپ کا شعار تھا۔ اس کی کئی مثالیں ہیں۔ حجاج بن یوسف جیسے جابر شخص کے سامنے وہ جس صاف گوئی سے کام لیتی تھیں، وہ بجائے خود اپنی آپ ہی نظیر تھیں۔ ایک دن حجاج بن یوسف ان کے پاس آیا جبکہ وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر چکا تھا۔ آ کر کہنے لگا: تیرے بیٹے نے حرم شریف میں اِلحاد پھیلایا تھا۔ اس لیے اللہ نے اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھا دیا اور اس کے ساتھ جو کرنا تھا سو کر لیا۔ اسماء نے کہا: تو جھوٹ بولتا ہے وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا تھا۔ صائم النہار اور قائم اللیل تھا۔ اللہ کی قسم! ہمیں نبی ﷺ پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ ثقیف میں دو کذاب آدمیوں کا عنقریب خروج ہوگا جن میں سے دوسرا پہلے کی نسبت زیادہ بڑا شریر ہوگا اور وہ مبیر (جابر، ظالم) بھی ہوگا۔''[1]

کام کاج

فرماتی ہیں: زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان کے گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، کوئی چیز نہیں تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا چراتی، پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی اور آٹا گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ انصار کی کچھ لڑکیاں میری روٹی پکا جاتی تھیں۔ یہ بڑی سچی اور باوفا عورتیں تھیں۔ زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ زمین جو رسول اللہ ﷺ نے انھیں دی تھی، اس سے میں اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں گھر لایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے دو میل دور تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوگئی۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ قبیلۂ انصار کے کئی آدمی تھے۔ نبی ﷺ نے مجھے بلایا۔ پھر (اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لیے) کہا۔ اخ اخ، رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کر لیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ بڑے ہی غیرت والے تھے۔ نبی اکرم ﷺ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں۔ اس

[1] احمد: ٦/ ٣٥٢.

Marfat.com

لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا کہ نبی ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی تھی۔ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لیے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تمہاری غیرت کا بھی خیال آیا۔ اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے تو اس سے بڑا رنج ہوا کہ تو گٹھلیاں لانے کے لیے نکلے اگر تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ تھی۔ اس کے بعد میرے والد ابوبکر نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا۔ وہ گھوڑے کا سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوگئی گویا والد صاحب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (غلام بھیج کر) مجھے آزاد کر دیا۔ (1)

وفات

آپ رضی اللہ عنہا نے ۷۳ھ میں اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر سو سال کے قریب تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ایسی پیرانہ سالی کے باوجود نہ آپ کا کوئی دانت گرا اور نہ عقل میں ہی کسی قسم کا تغیر پیدا ہوا۔ آپ خاتمۃ المہاجرین والمہاجرات ہیں۔

اولاد

عبداللہ رضی اللہ عنہ، منذر، عروہ، مہاجر، خدیجۃ الکبریٰ، عاصم، ام الحسن، عائشہ۔ (2)

حضرت عبداللہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے مشہور بیٹے ہیں۔ ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں کے ہاں سب سے پہلے پیدا ہونے والے نومولود آپ ہی ہیں۔ بڑے نیک انسان تھے۔ بکثرت روزے رکھتے اور بہت نمازیں (نوافل) پڑھا کرتے تھے۔ ۶۰ھ میں یزید کی وفات کے بعد آپ کی بیعت کی گئی اور بقول مؤرخین حجاز، عراق، یمن، مصر اور اکثر علاقہ نام پر آپ غالب آئے۔ حجاج بن یوسف المبیر نے مکہ میں آپ کا محاصرہ کیا اور ۷۳ھ میں آپ کو پھانسی دے کر شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. (آپ لڑتے ہوئے شہید ہوئے اور

(1) بخاري: ٥٢٢٤.
(2) طبقات ابن سعد: ١٠/ ٢٣٧.

Marfat.com

آپ کی نعش کو لٹکایا گیا۔) ❶

ابونوفل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو مکہ کی گھاٹی ❷ میں (سولی پر لٹکایا ہوا) دیکھا اس جگہ سے قریش اور دوسرے لوگ گزر رہے تھے حتیٰ کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی وہاں سے گزر ہوا۔ وہ وہاں ٹھہر گئے اور کہا: ابوخبیب! السلام علیکم، ابوخبیب! السلام علیکم، میں آپ کو اس (خلافت کے) اقدام سے منع کرتا تھا، سنیے اللہ کی قسم! میں آپ کو اس سے منع کرتا تھا، بخدا میں آپ کو اس سے منع کرتا تھا، سنیے بخدا آپ بکثرت روزے رکھنے والے، بہت قیام کرنے والے، بہت صلہ رحمی کرنے والے تھے، بخدا (دشمنوں کے زعم میں) آپ کی جو جماعت بری تھی وہ (درحقیقت) بہت اچھی تھی، اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے چلے گئے، جب حجاج کو حضرت ابن عمر کے وہاں کھڑا ہونے اور آپ کے اس کلام کی خبر ہوئی تو اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نعش کے پاس کسی کو بھیجا اوران کی نعش کو سولی سے اتروایا اور یہود کے قبرستان میں پھینکوادیا، پھر ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو بلوایا، انھوں نے اس کے پاس جانے سے انکار کردیا، اس نے دوبارہ پیغام بھیجا، کہ میرے پاس آؤ ورنہ میں کسی شخص کو بھیجوں گا جو تم کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا میرے پاس لے آئے گا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے انکار کیا اور فرمایا بخدا میں اس وقت تک تیرے پاس نہیں آؤں گی جب تک تو مجھے بالوں سے پکڑوا کر گھسٹوا کر نہیں بلائے گا، حجاج نے کہا، میری جوتیاں لاؤ، پھر اس نے جوتیاں پہنیں اور اکڑتا ہوا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہنے لگا: ”تو نے دیکھا میں نے اللہ کے دشمن کو کیسے قتل کیا، انھوں نے فرمایا: تم نے اس کی دنیا خراب کی اور اس نے تیری عاقبت برباد کردی! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو اس کو دو کمر بندوں والی کا بیٹا کہتا ہے، تو سن! بخدا! میں ہی دو کمر بندوں والی ہوں، کمر بند کے ایک ٹکڑے کے ساتھ تو میں

---

❶ انظر الإصابة ٦/ ١٥٤-١٦٧.

❷ عقبة المدينة مذکورہ گھاٹی مکہ میں ہے۔ جیسا کہ نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے۔ (شرح نووی ١٦/ ٣١٥، دارالمعرفة بیروت ١٤٢٥ھـ، الثانیة) (ابومحمد)

Marfat.com

نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے طعام کو سواری کے ساتھ باندھا تھا، اور دوسرا ٹکڑا وہ ہے جس سے کوئی عورت مستغنی نہیں ہوتی اور سن! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حدیث بیان فرمائی کہ ثقیف میں ایک کذاب اور ظالم ہوگا، کذاب کو تو ہم پہلے دیکھ چکے ہیں اور رہا ظالم تو میرے گمان میں وہ صرف تو ہی ہوسکتا ہے۔

راوی کہتا ہے پھر حجاج وہاں سے چلا گیا اور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ❶

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا، ان سے ان کے آٹھ بچے (عبداللہ، عروہ، منذر، عاصم، مہاجر، خدیجہ، ام حسن اور عائشہ) پیدا ہوئے۔ ❷

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر، احد، احزاب، فتح مکہ سمیت سب معرکوں میں نبی ﷺ کے ساتھ رہے۔ انھوں نے موت پر آپ ﷺ کی بیعت کی۔ فتح مکہ کے موقعہ پر مہاجرین کے تین جھنڈوں میں سے ایک جھنڈا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ نبی ﷺ نے مکہ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا اسلامی بھائی قرار دیا تھا، جبکہ مواخات مدینہ میں حضرت سلمہ بن سلامہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا رشتۂ اخوت قائم کیا گیا۔ ❸

نبی کریم ﷺ نے اپنے اس ہم زلف کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ عَوَّامٍ. ❹

''یقیناً ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں۔''

---

❶ مسلم، کتاب الفضائل، باب ذِکر کذّاب ثقیف ومبیرها، ح: ۲۵٤٥.

❷ طبقات ابن سعد: ۸/ ۳۳۰.

❸ طبقات ابن سعد: ۳/ ۱۹٤۔ ان روایات میں مکہ کا ذکر نہیں۔ مطلقاً مواخاۃ کا ذکر ہے اور زبیر و کعب بن مالک، زبیر و ابن مسعود کا بھی ذکر ہے۔ (ابومحمد)

❹ بخاری: ۳۷۱۹.

Marfat.com

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ غزوہ احزاب کے موقع پر بنی قریظہ کی خبر لے کر آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا:

فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ. [1]

''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔''

یہ بہت بڑی سعادت ہے جو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے شوہر زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی۔

[1] بخاری: ۳۷۲۰.

Marfat.com

(۲) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

(اسماء: علامت، بلندی)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی نبی کریم ﷺ کی خواہر نسبتی ہیں کیونکہ یہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ❶ کی اخیافی (ماں جائی) بہن ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند (خولہ) بنت عوف تھا۔

آپ رضی اللہ عنہا قدیم الاسلام ہیں، نبی کریم ﷺ کے دارارقم میں داخل ہونے سے قبل مسلمان ہوئیں۔ ❷

اسلام قبول کرنے میں سبقت اور ہجرت کا شرف اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتیں ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

❶ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے دو نکاح پہلے ہو چکے تھے۔ ان کی ایک بہن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے، ایک بہن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اور ایک بہن حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک بہن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کہنے پر ۷ھ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ۷۶ حدیثیں مروی ہیں۔ متفق علیہ ۷، بخاری ۱، مسلم ۱، دیگر کتب حدیث میں ۶۷ حدیثیں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ۵۱ ہجری میں ہوئی۔ ۷ھ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو بھی ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا بنی نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ضرہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا اصل نام زینب تھا۔ پہلی شادی سلام بن مشکم سے ہوئی تھی جب اس نے طلاق دی تو ان سے کنانہ کا نکاح ہوا۔ غزوہ خیبر (۷ھ) میں قید ہو کر نبی کریم ﷺ کے حصے میں کنیز کی حیثیت سے آئیں۔ آپ ﷺ نے انھیں غلامی سے نجات دے کر ان سے نکاح کر لیا اور آپ کا نام صفیہ رکھا۔ ان کی وفات ۵۰ ہجری میں ہوئی۔

❷ الاصابة: ٤/ ٢١٣ - سير اعلام النبلاء: ٢/ ٢٨٢.

Marfat.com

﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۰۰ ﴾ ❶

''اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

یہ سبقت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مقرب لوگ ہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝۱۰ ۙ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۱۱ ۚ ﴾ ❷

''اور جو پہل کرنے والے ہیں، وہی آگے بڑھنے والے ہیں۔ یہی لوگ قریب کیے ہوئے ہیں۔''

آپ نے حبشہ کی ہجرت کی اور کئی سال تک وہاں مقیم رہیں، ۷ ھ میں جب خیبر فتح ہوا تو مدینہ آئیں۔ ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے: پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب ملا اسماء، بولے: ''ہاں وہ حبش والی وہ سمندر والی۔'' حضرت اسماء نے کہا: ''ہاں وہی۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کو تم پر فضیلت ہے۔ اس لیے کہ ہم مہاجر ہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو یہ فقرہ سن کر غصہ آیا، بولیں: ''کبھی نہیں! تم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ بھوکوں کو کھلاتے اور جاہلوں کو پڑھاتے تھے لیکن ہماری حالت بالکل جداگانہ تھی، ہم نہایت دور دراز مقام میں صرف اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کے لیے پڑے رہے اور بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔'' آنحضرت ﷺ گھر تشریف لائے تو انھوں نے سارا قصہ بیان کیا، ارشاد ہوا: ''انھوں نے ایک ہجرت کی اور تم نے دو ہجرتیں کیں اس لیے تم کو

❶ التوبة: ۹/ ۱۰۰. ❷ الواقعة: ۵۶/ ۱۰۔۱۱.

Marfat.com

زیادہ فضیلت ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور دوسرے مہاجرین کو اس سے اس درجہ مسرت ہوئی کہ دنیا کی تمام فضیلتیں ہیچ معلوم ہوتی تھیں، مہاجرین حبشہ جوق در جوق حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور یہ واقعہ دریافت کرتے تھے۔ ❶

اسماء رضی اللہ عنہا کے ایمان کی گواہی خود نبی کریم ﷺ نے دی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلْاَخَوَاتُ الْمُؤْمِنَاتُ مَيْمُوْنَةُ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمُّ الْفَضْلِ امْرَأَةُ الْعَبَّاسِ، وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ امْرَأَةُ جَعْفَرٍ، وَامْرَأَةُ حَمْزَةَ وَهِيَ أُخْتُهُنَّ لِأُمِّهِنَّ. ❷

''مومن بہنیں نبی ﷺ کی بیوی میمونہ، حضرت عباس کی بیوی ام الفضل، حضرت جعفر کی بیوی اسماء بنت عمیس اور حضرت حمزہ کی بیوی یہ ماں کی طرف سے ان تینوں کی بہن تھیں۔''

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ نے ایک وظیفہ بھی بتایا تھا، چنانچہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے میری والدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے ایک وظیفہ سکھایا جس کا اللہ کے رسول ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا کہ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھ لیا کریں:

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. ❸

''اللہ ہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گی۔''

(۱) حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا یکے بعد دیگرے تین عظیم اشخاص کے حبالہ عقد میں آئیں۔ ان کی پہلے حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے شادی ہوئی۔

نبی کریم ﷺ نے چونکہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا تذکرہ امرأۃ جعفر کے الفاظ سے کیا

❶ بخاري: ٤٢٣٠.
❷ سنن الكبرى للنسائي: ٨٣٢٨.
❸ ابوداود: ١٥٢٥۔ ابن ماجة: ٣٨٨٢۔ (صحيح)۔ صحيح سنن ابن ماجة: ٢/ ٣٣٥۔ (والصحيحة: ٢٧٥٥).

Marfat.com

ہے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی عظمت اور ان سے نبی کریم ﷺ کے حسن سلوک کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ہجرتِ مدینہ کے چھ سال بعد تک حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حبشے میں ہی مقیم رہے، فتح خیبر کے بعد ۷ ہجری میں مدینہ آئے تو مسلمان خوشی کی کیفیت میں تھے۔ مسلمان بھائیوں کی آمد سے ان کی خوشی دوبالا ہوگئی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سامنے آئے تو نبی ﷺ نے انھیں گلے لگا لیا اور پیشانی چوم کر فرمایا: میں نہیں جانتا کہ مجھے حضرت جعفر (رضی اللہ عنہ) کے آنے سے زیادہ خوشی ہوئی ہے یا فتح خیبر سے۔ ❶

جنگ موتہ کے لیے نبی کریم ﷺ نے تین امراء مقرر کیے اور فرمایا: تمھارے امیر لشکر زید (بن حارثہ) ہوں گے، اگر وہ شہید ہو جائیں تو امیر لشکر حضرت جعفر ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہوگئے تو پھر عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ ❷

جب گھمسان کی جنگ جاری تھی تو نبی ﷺ مدینہ میں منبر پر چڑھے اور مسلمانوں کے تینوں امیروں کی شہادت کی خبر دی۔ ❸ نیز ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے نام پر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ آپ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے بچوں کو اپنے پاس بلایا، انھیں اپنے قریب کیا، انھیں بھوسہ دیا، یہ منظر رقت انگیز تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اِصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرَ طَعَامًا قَدْ جَاءَ مَا يَشْغَلُهُمْ. ❹

---

❶ كتاب المغازى للواقدى: ص ٥١٤ـ عالم الكتاب، لبنان۔ طبقات ابن سعد ٤/ ٣٤، ٣٥۔ والإصابة ٢/ ٤٠٨، بسند صحيح أنه مرسل. وقال: قدومه خيبر مشهور فى المغازى بروايات متعددة صحيحة.

❷ مسند احمد ١/ ٢٠٥.

❸ بخارى: ٣٠٦٣؛ احمد ١/ ٢٠٥.

❹ ترمذى: ٩٩٨ـ وقال: حسن صحيح. ابن ماجة: ١٦١٠.

Marfat.com

''آل جعفر کے لیے کھانا بناؤ، آج انھیں جو غم لاحق ہے اس نے انھیں مشغول کر دیا ہے۔''

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے حضرت جعفر بن ابوطالب کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اپنے دو پروں کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو سلام کرتے تو یوں کہتے: ذوالجناحین کے بیٹے السلام علیک۔ ❷

(۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت (جمادی اولیٰ، ۸ ہجری، غزوۂ موتہ) کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

عبداللہ بن عمرو راوی ہیں کہ بنو ہاشم کے کچھ لوگ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ سیّدنا ابوبکر صدیق کے نکاح میں تھیں۔ سیّدنا ابوبکر نے انھیں دیکھا تو اس بات کو ناپسند کیا اور اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا اور کہا کہ میں نے کوئی بری بات نہیں دیکھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے اسماء کو اس بات سے بری کر دیا ہے۔'' اس کے بعد آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا:

آج کے بعد کوئی شخص کسی عورت کے پاس نہ آئے جس کا خاوند (یا کوئی محرم اس کے پاس) موجود نہ ہو لیکن یہ کہ اس کے ساتھ مزید ایک یا دو شخص ہوں۔'' ❸

جب حجۃ الوداع میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی امارت میں موجود تھیں تو ذوالحلیفہ میں ان کے بیٹے محمد (بن ابوبکر)

---

❶ ترمذی، صحیح الجامع: ٣٤٦٥۔ انظر الفتح شرح البخاری ٧/ ٩٦ وقد صححہ بمجموع الطرق.

❷ بخاری، المغازی: ٢٧٠٩.

❸ مسلم: ٢١٧٣۔ والإصابة ٢/ ٢٠٩.

Marfat.com

کی ولادت ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسے حکم دو کہ وہ غسل کر کے حج کا احرام باندھ لے۔ ❶

ایک دفعہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بیٹے محمد بن جعفر اور محمد بن ابوبکر ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوئے کہنے لگے کہ میں تجھ سے زیادہ معزز ہوں کیونکہ میرے والد تمہارے والد سے بہتر تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں بیٹوں کی بحث سن کر فرمایا: اسماء! ان کے درمیان آپ ہی فیصلہ کر دیں۔ تو انھوں نے جواب دیا: میں نے سرزمین عرب میں جعفر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی جوان نہیں دیکھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی بزرگ نہیں دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے لیے تو آپ نے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ انھوں نے کہا: تینوں میں آپ بھی تو بہتر ہیں۔ ❷

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ قریشی تیمی ہیں، ان کی کنیت ابوبکر جبکہ لقب صدیق اور عتیق ہے۔ آپ کے والد کی کنیت ابوقحافہ اور نام عثمان بن عامر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی والدہ ام الخیر سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے چچا کی بیٹی تھیں۔ ❸

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مختلف اوقات میں متعدد نکاح کیے، ان کی صاحبِ اولاد بیویوں کے نام یہ ہیں:

۱:...... قتیلہ بنت عبدالعزیٰ۔ اس سے عبداللہ رضی اللہ عنہ اور اسماء رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ پھر اس کے کفر کی وجہ سے اسے طلاق دے دی۔ جب مشرکات سے نکاح کو حرام قرار دیا گیا تو مسلمانوں نے ایسی عورتوں کو چھوڑ دیا تھا جیسا کہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

---

❶ مسلم: ۱۲۰۹، ۱۲۱۰۔ طبقات ابن سعد: ۸/ ۲۸۳.

❷ طبقات ابن سعد: ۸/ ۲۰۸، ۲۰۹۔ الاصابۃ: ۷/ ۴۹۱.

❸ اسد الغابۃ: ۲/ ۳۰۰۔ صدیق وعتیق القاب کے لیے دیکھیے بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ: ۳۶۷۵۔ ترمذی، المناقب، مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ: ۳۶۷۹.

Marfat.com

﴿ وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴾ ❶

’’اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور یقیناً ایک مومن لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمھیں اچھی لگے اور نہ (اپنی عورتیں) مشرک مردوں کے نکاح میں دو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور یقیناً ایک مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے، خواہ وہ تمھیں اچھا معلوم ہو۔ یہ لوگ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔‘‘

البتہ پاکدامن اہل کتاب عورتوں سے نکاح کو حلال قرار دیا گیا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ ❷

’’آج تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور ان لوگوں کا کھانا تمھارے لیے حلال ہے جنھیں کتاب دی گئی اور تمھارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور مومن عورتوں میں سے پاک دامن عورتیں اور ان لوگوں کی پاک دامن عورتیں جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی، جب تم انھیں ان کے مہر دے دو، اس

❶ البقرۃ: ۲/ ۲۲۱.
❷ المائدۃ: ۵/ ۵.

Marfat.com

حال میں کہ تم قید نکاح میں لانے والے ہو، بدکاری کرنے والے نہیں اور نہ چھپی آشنائیں بنانے والے اور جو اِیمان سے انکار کرے تو یقیناً اس کا عمل ضائع ہوگیا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہے۔''

۲:...... حضرت ام رومان بنت عامر بن عویمر رضی اللہ عنہا۔ یہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ ❶

۳:...... حضرت اسماء بنت عمیس بن معد بن قیم رضی اللہ عنہا، ان سے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

۴:...... حضرت جمیلہ بنت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہا، ان کی ایک بیٹی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد پیدا ہوئی جس کا نام ام کلثوم رکھا گیا۔ ❷

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ دیت کے فیصلے آپ ہی کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اسلام قبول کرلیا تھا جب اسلام کا دور آیا۔ انھوں نے اسلام کی طرف سبقت کی، ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا، عشرہ مبشرہ کے پانچ افراد ان کی دعوت پر مسلمان ہوئے۔ ❸

جس دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اسی دن انھوں نے حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہوگئے۔ اگلے دن آپ نے حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد اور ارقم بن ارقم سے ملے تو وہ بھی اسلام لے آئے۔ ❹

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

---

❶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کے بارے میں سورۃ النور کی آیات ۱۱-۲۶ انہی کے گھر میں نازل ہوئی تھیں۔

❷ الطبقات الکبریٰ: ۳/ ۱۵.

❸ اسد الغابة: ۲/ ۳۰۱.

❹ البدایہ والنھایة: ۳/ ۳۵.

Marfat.com

میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ کے ساتھ پانچ غلام (بلال، زید، عامر بن فہیرہ، ابو فکیہہ، عبید بن زید رضی اللہ عنہم) دو عورتیں (خدیجہ، سمیہ رضی اللہ عنہما) اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ ❶

آپ رضی اللہ عنہ نے کئی غلاموں کو خرید کر آزاد کیا حضرت بلال، عامر بن فہیرہ، ام عبیس، زنیرہ، نہدیہ بنت نہدیہ، اور بنو مومل کی ایک لونڈی بھی ان میں شامل ہے۔ ❷

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ حرم میں نماز پڑھ رہے کہ عقبہ بن ابی معیط نے آپ کے گلے میں چادر ڈال کر بہت شدت سے گھونٹا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے دھکا دے کر آپ ﷺ سے دور کیا اور یہ آیت پڑھی:

﴿ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ ﴾ ❸

''کیا تم ایک آدمی کو اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔'' ❹

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بھی ساتھ لے لیجیے۔ آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ ❺

سفر ہجرت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی خطرہ محسوس کرتے تو نبی کریم ﷺ کے بارے میں بہت پریشان ہو جاتے اور آپ کی حفاظت کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ رہنے دیتے جیسا کہ هذا الرجل يهديني السبيل۔ ❻ لو ان احدهم نظر تحت قدميه لأبصرنا. ❼ اور ولكن ابكي عليك سے معلوم ہوتا ہے۔ ❽

---

❶ بخاری، المناقب، فضل ابی ابکر الصدیق رضی اللہ عنہ: ۳۶۶۰.
❷ سیرت ابن هشام: ۱/ ۲۰۲. ❸ المؤمن: ۴۰/ ۲۸.
❹ بخاری، المناقب، قول النبیؐ لو كنت متخذا خليلا......: ۳۶۷۸.
❺ بخاری، المناقب، هجرة النبی واصحابه الی المدينة: ۳۹۰۵.
❻ ۳۹۱۱. ❼ بخاری: ۳۶۵۳.
❽ ابن حبان: ٦٨٧٠. (صحيح)

Marfat.com

اس سلسلے میں ان کی پریشانی کا تذکرہ قرآن نے بھی کیا ہے، غار ثور میں طاری ہونے والی کیفیت کا تذکرہ یوں کیا گیا:

﴿ إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾ ❶

''اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو بلاشبہ اللہ نے اس کی مدد کی، جب اسے ان لوگوں نے نکال دیا جنھوں نے کفر کیا، جب کہ وہ دو میں دوسرا تھا، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا غم نہ کریں، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اپنی سکینت اس پر اتار دی اور اسے ان لشکروں کے ساتھ قوت دی جو تم نے نہیں دیکھے اور ان لوگوں کی بات نیچی کر دی جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی بات ہی سب سے اونچی ہے اور اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رفاقت کا تذکرہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوبَكْرٍ . ❷

''لوگوں میں سب سے زیادہ جس شخص نے اپنی رفاقت اور مال سے مجھ پر احسان کیا ہے وہ ابوبکر ہیں۔''

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اور اپنے مال کو رسول اللہ ﷺ کے لیے پیش کر دیا۔ ❸

ایک غزوہ کے لیے جب چندے کی اپیل کی گئی تو انھوں نے اپنا سارا اثاثہ پیش کر

---

❶ التوبة: ٩/ ٤٠.

❷ بخاري، الفضائل: ٣٦٥٤.

❸ ابن ماجة، فضائل اصحاب الرسول ﷺ: ٩٤ـ حديث صحيح بمجموع الطرق والشواهد. انظر: الصحيحة (٢٧١٨)۔ وصحيح سنن ابن ماجة (٧٧ـ٩٤).

Marfat.com

دیا تھا۔ ❶

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بدر، احد، خندق، حدیبیہ اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ تبوک میں رسول اللہ ﷺ نے اپنا بڑا سیاہ رنگ کا جھنڈا آپ رضی اللہ عنہ کو عنایت کیا تھا۔ خیبر کے دن آپ رضی اللہ عنہ نے سو وسق دیے۔ احد وحنین میں ثابت قدم رہے۔ اہل سیر کا اتفاق ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہے۔ ❷

اسلام کے پہلے امیر الحج بھی آپ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے بہت سے مواقع پر جنت کی بشارت دی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ❸

ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی، آپ نے فرمایا: پھر کسی وقت آنا، اس خاتون نے کہا: اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ گویا کہ اس کا اشارہ آپ کی وفات کی طرف تھا، آپ نے فرمایا: اگر آپ مجھے نہ پائیں تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔ ❹

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں حکم نبوی سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازوں کی امامت کروائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. ❺

"ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔"

جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

من كان منكم يعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن كان

---

❶ ترمذی، المناقب، مناقب ابوبکر الصدیق: ٣٦٧٥- وقال: حسن صحيح.

❷ اسد الغابة: ٢/ ٣٠٧.

❸ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، قول النبی ﷺ: لو كنت متخذا خليلا...... : ٣٦٧٤.

❹ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ: ٣٦٥٩.

❺ ابن ماجة، اقامة الصلاة، ماجاء فی صلاة الرسول فی مرضه: ١٢٣٢؛ بخاری: ٦٦٤؛ مسلم: ٤١٨.

Marfat.com

منکم یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت .

''تم میں سے جو حضرت محمد (ﷺ) کی عبادت کرتا تھا (اس کا خیال تھا کہ آپ کو موت نہیں آئے گی) تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت محمد (ﷺ) وفات پا چکے ہیں، اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے اس کے لیے موت نہیں ہے۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝﴾ ❶

''اور نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول، بے شک آپ سے پہلے کئی رسول گزر چکے تو کیا اگر وہ فوت ہو جائیں، یا قتل کر دیے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں پر پھر جائے تو وہ اللہ کو ہرگز کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد جزا دے گا۔''

پھر تو جسے دیکھو یہی آیت پڑھ رہا تھا۔ ❷

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری بروز پیر مسجد نبوی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں نے اپنا پہلا خلیفہ بنایا۔ وفاتِ رسول ﷺ کے بعد بعض قبائل مرتد ہو گئے تھے تو آپ نے بڑی استقامت اور پامردی سے اس فتنے (اور دیگر فتنوں) کی سرکوبی کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ۶۳ سال (قمری) کی عمر میں ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو وفات پائی۔ وفات سے پہلے وصیت کی کہ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مسند خلافت پر سرفراز کیا جائے۔

---

❶ آل عمرٰن: ۳/ ۱۴۴.

❷ بخاری، المغازی، مرض النبی ﷺ و وفاته: ۴۴۵۲، ۴۴۵۳.

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ ❶

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ❷

حضرت علی بن ابوطالب (عبدمناف) بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی ہاشمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ہاشم کا نام عمرو تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے داماد یعنی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے شوہر اور آپ رضی اللہ عنہا کے فرزندوں کے والد تھے۔ یہ پہلے ہاشمی ہیں جو دو ہاشمیوں سے پیدا ہوئے اور بنو ہاشم میں سے پہلے خلیفہ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالحسن تھی۔ ❸

ان کی ایک کنیت ابو تراب بھی تھی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بہت پسند تھی۔ چنانچہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، پھر (وہاں سے) نکلے اور مسجد میں جا کر لیٹ گئے۔ نبی ﷺ (جب حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ملے تو آپ) نے پوچھا: آپ کے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ انھوں نے بتایا کہ مسجد میں، نبی ﷺ جب ان کی طرف گئے تو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چادر پشت سے ہٹی ہوئی ہے جس کی وجہ سے مٹی پشت پر لگی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ ان کی پشت سے مٹی صاف کرنے لگے اور دو بار فرمایا:

اِجْلِسْ يَا اَبَا تُرَابٍ.

''ابوتراب (مٹی والے)! اٹھ کر بیٹھیے۔'' ❹

---

❶ الطبقات الكبرى: ۳/ ۲۷٦، ۳۹۔ الاستيعاب: ٤/ ۹۱۔ سير اعلام النبلاء: ۲/ ٤٧٤.
❷ طبقات ابن سعد: ۸/ ۲۸۳. ❸ اسد الغابة: ۲/ ٥۹٦.
❹ بخاری، المناقب، مناقب علی بن ابی طالب رضی الله عنه، ح: ۳۷۰۳.

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (سب سے آخری گروہ میں) مدینہ کی طرف ہجرت کی، جب آپ نے مؤاخات کروائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوبار فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ ❶ غزوۂ تبوک کے سوا بدر، احد، خندق، بیعتِ رضوان اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ ❷

غزوۂ تبوک میں پیچھے رہنے کا سبب بیان کرتے ہوئے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے (مدینے میں) چھوڑ دیا تو انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّهُ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ. ❸

”کیا آپ اس پر خوش نہیں کہ میرے نزدیک آپ کا مقام وہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون کا تھا، البتہ یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ ❹

غزوۂ بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مبارزت میں حصہ لے کر ولید بن عتبہ کو قتل کیا، پھر حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے مل کر عتبہ بن ربیعہ کو بھی قتل کر دیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

---

❶ ترمذی: ٣٧٢٠۔ قال الترمذی: حسن غریب. وله شاهد عند أحمد فی فضائل الصحابة ٢/ ٨٢٩ عن زيد بن أوفى. فيرتقى إلى الحسن لغيره. والله أعلم

❷ اسد الغابة ٢/ ٥٩٦-٥٩٧.

❸ مسلم، الفضائل، من فضائل علی بن ابی طالب رضی الله عنه: ٢٤٠٤.

❹ غَیْرَ اَنَّهُ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ اس لیے فرمایا کہ حضرت ہارون علیہ السلام تو نبی تھے اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر جانے کے بعد وقتی طور پر ان کے نائب بنے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چونکہ تبوک کے موقع پر صرف آپ کے نائب بنے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نبی نہیں تھے۔ تشبیہ میں اشکال پیدا نہ ہو اس لیے آپ ﷺ نے لَانَبِیَّ بَعْدِیْ فرما دیا۔

Marfat.com

﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ ❶ (یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا) قریش کے چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی (جن کی بدر میں مبارزت ہوئی): حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ (بہ مقابلہ) شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔ ❷

آشوب چشم کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر سے پیچھے رہ گئے مگر پھر شامل ہو گئے، چنانچہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے، پھر انھوں نے سوچا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں گا، چنانچہ آپ نکلے اور نبی ﷺ سے جا ملے، جب وہ رات آئی جس کی صبح کو اللہ نے فتح عطا کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ.

''کل میں ایک ایسے شخص کو علم دوں گا یا فرمایا: کل ایک ایسا شخص جھنڈا لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول کو محبت ہے یا آپ نے یہ فرمایا: جو اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عطا کریں گے۔''

اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے ہمیں ان کے آنے کی امید نہیں تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے (صبح کو) انھیں جھنڈا دیا تو اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا۔ ❸

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خود بلوایا تھا اور ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی، ان کی آنکھ ایسے درست ہو گئی جیسے

---

❶ الحج: ۱۹/۲۲.

❷ بخاری، المغازی، قتل ابی جهل: ۳۹۶۵.

❸ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، مناقب علی بن ابی طالب ابی الحسن القرشی الهاشمی، ح: ۳۷۰۲.

Marfat.com

کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں۔ انھیں آپ ﷺ نے جب جھنڈا دیا تو انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہم جیسے (یعنی مسلمان) ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا: ابھی یونہی چلتے رہو، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اللہ کا ان پر کیا حق ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:)

فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. ❶

''اللہ کی قسم! اگر تمھارے ذریعے سے اللہ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو تمھارے لیے سرخ اونٹوں (کی دولت) سے بہتر ہے۔''

مرحب جب مقابلے میں نکلا اور کہنے لگا:

خیبر والے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں، پوری طرح ہتھیار بند، آزمودہ کار اور گھمسان کی جنگ کے وقت بہادر۔

جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے، ڈراؤنی شکل رکھنے والے جنگلی شیر کی طرح، میں لوگوں (دشمنوں) کو صاع کے بدلے سندر (صاع سے بڑا وزن یعنی زیادہ سخت جواب) دیتا ہوں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ اسی طرح خیبر (کے آخری قلعے) کی فتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی۔ ❷

۹ھ میں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امیر الحج تھے سورۃ التوبہ کی آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ نے وہ آیات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے کر بھیجا تا کہ وہ نبی ﷺ کی طرف سے مشرکین سے اعلانِ براءت کر دیں۔ چنانچہ حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

---

❶ بخاری، ایضاً، ح: ۳۷۰۱.

❷ مسلم، الجهاد والسير، غزوة ذي قرد: ۱۸۰۷.

Marfat.com

نے فرمایا:

عَلِیٌّ مِنِّی وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ. ❶

''علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں (دونوں ایک ہی گھر کے افراد ہیں) اور کسی کے ساتھ صلح باقی رکھنے یا عہد ختم کرنے کا حق میری طرف سے کسی کو حاصل نہیں سوائے میرے یا علی کے۔''

بعض مواقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے قرآن بھی اتارا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے مشرک والدین کے لیے بخشش کی دعا مانگ رہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا:

اپنے مشرک والدین کے لیے استغفار کر رہا ہے؟

اس نے کہا:

کیا حضرت ابراہیم نے اپنے مشرک باپ کے لیے بخشش کی دعا نہیں کی تھی؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے اس کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو یہ آیت نازل ہوئی:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾﴾ ❷

''نبی اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے، کبھی جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں، خواہ وہ قرابت دار ہوں، اس کے بعد کہ ان کے لیے صاف ظاہر ہو گیا کہ یقیناً وہ جہنمی ہیں۔'' ❸

---

❶ ترمذی، المناقب، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ۳۷۱۹۔ وقال: حسن غریب.

❷ التوبة: ۹/ ۱۱۳.

❸ ترمذی، تفسیر القراٰن، تفسیر سورة التوبة: ۳۱۰۱۔ فی سنده ضعف الراوی عن علي ابوالخليل لم يوثقه أحد. والله أعلم.

⇦⇦

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ بہترین فیصلے کرنے والے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. [1]

''میری امت میں سے میری امت کے لیے سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں، اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں، بہت زیادہ حیا کرنے والے عثمان ہیں، سب سے بہتر فیصلے کرنے والے علی ہیں، کتاب اللہ کو سب سے زیادہ پڑھنے والے ابی بن کعب ہیں، حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور احکامِ وراثت کو سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور ہر امت کے لیے ایک امین ہے اور اس امت کے امین

⇦ اس سلسلے کا مکمل پیغام یہ ہے: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝﴾ (التوبۃ ۹/ ۱۱۳-۱۱۴) ''نبی اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے، کبھی جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں، خواہ وہ قرابت دار ہوں، اس کے بعد کہ ان کے لیے صاف ظاہر ہو گیا کہ یقیناً وہ جہنمی ہیں۔ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے بخشش مانگنا نہیں تھا مگر اس وعدہ کی وجہ سے جو انھوں نے اس سے کیا تھا، پھر جب آپ کے لیے واضح ہو گیا کہ بے شک وہ اللہ کا دشمن ہے تو آپ اس سے بے تعلق ہو گئے۔ بے شک ابراہیم یقیناً بہت نرم دل، بڑے بردبار تھے۔'' اس سے معلوم ہوا کہ کسی کافر و مشرک کے لیے دعائے مغفرت جائز نہیں۔ جو لوگ یہود و نصاریٰ، ہندوؤں، سکھوں وغیرہ کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں وہ معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں۔

[1] ترمذی: ۳۷۹۱؛ احمد: ۳/ ۲۸۱۔ وقال الترمذی: حسن صحیح.

Marfat.com

ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔"

نبی کریم ﷺ کے ربیب حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نبی ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ ❶

"اللہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم سے گندگی دور کریں اے گھر والو! اور تمھیں خوب پاک کر دیں۔"

تو آپ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور ان پر چادر ڈال دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے تھے ان پر بھی چادر ڈال دی، پھر یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. ❷

"یہ سب میرے گھر والے ہیں، ان سے نجاست دور رکھیے اور انھیں خوب پاک کر دیجیے۔"

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ ﴾ (ہم اپنے بیٹوں اور تمھارے بیٹوں کو بلا لیں اور اپنی عورتوں اور تمھاری عورتوں کو بھی) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور کہا:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي. ❸

---

❶ الاحزاب: ٣٣/ ٣٣.

❷ ترمذی، التفسیر، تفسیر سورة الاحزاب، ح :٣٢٠٥۔ وقال: غریب. ضعیف لجهالة يحيى بن عبيد. إسناده الترمذي فيه ضعف إلا أنه المتن نحوه عند مسلم فی صحیحه (٢٤٢٤)۔ فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل اهل بيت النبی ﷺ. انظر: مختصر منهاج السنة لابن تيمية (٢/ ٦٣٨)، تلخيص عبدالله الغنيمان.

❸ ترمذی، المناقب، مناقب علی بن ابی طالب : ٢٩٩٩۔ وقال: حسن غريب صحيح.

Marfat.com

''اللہ! یہ میرے اہل ہیں۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ میں عاجزی و انکساری بھی بہت زیادہ پائی جاتی تھی، چنانچہ ان کے بیٹے محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر، میں نے کہا: پھر کون؟ انھوں نے فرمایا: حضرت عمر، مجھے یہ خدشہ (گمان) ہوا کہ وہ اب حضرت عثمان کا نام لیں گے تو میں نے خود ہی کہا: پھر آپ فرمانے لگے:

ما انا الا رجل من المسلمین . ❶

''میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس سے محبت کرتے تھے جس سے اللہ کے رسول ﷺ محبت کرتے تھے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ❷

''جس سے میری دوستی ہے حضرت علی بھی اس سے دوستی کریں گے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک حضرت علی سے راضی اور خوش تھے۔ ❸

۱۸ ذوالحجہ یوم الجمعہ ۳۵ھ کو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو صبح کو مدینے میں حضرت علی کی بیعتِ خلافت کر لی گئی۔ ❹

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفے کو دارالحکومت بنایا۔ ❺

---

❶ بخاری، المناقب، قول النبی ﷺ: لو کنت متخذا خلیلا...... : ۳۶۷۱ .

❷ ترمذی، المناقب، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ : ۳۷۱۳۔ وقال: حسن صحیح .

❸ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، مناقب علی بن ابی طالب ابی الحسن القرشی الھاشمی، قبل الحدیث : ۳۷۰۱ .

❹ الطبقات الکبری : ۳/ ۱۵۷ . ❺ اسد الغابة : ۲/ ٦١٦ .

Marfat.com

آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت ۴ سال، ۸ ماہ اور ۱۵ دن ہے۔ ❶

۴۰ھ، ۱۷ رمضان المبارک کو جب رات کو نماز کے لیے نکلے تو عبدالرحمٰن بن ملجم (خارجی) اور شبیب بن بجرہ اشجعی (خارجی) نے آپ پر حملہ کردیا۔ ابن ملجم کی تلوار آپ کے سر پر لگی۔ جمعے کے دن اور ہفتے کی شب زندہ رہے، شب اتوار ۴۰ھ ۶۳ سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے انھیں غسل دیا اور تین کپڑوں میں کفن دیا جن میں قمیص نہ تھی۔ ❷

اولاد

جیسا کہ آپ پڑھ آئے ہیں کہ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے تین نکاح ہوئے تھے۔ چنانچہ سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ سے محمد، عبداللہ اور عون۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محمد اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے یحییٰ پیدا ہوئے۔ ❸

❶ الاصابة: ٤/ ١٣٩، جنگ صفین، جمل اور داخلی انتشار کی وجہ سے فتوحات نہ ہوسکیں۔
❷ ایضاً ٤/ ١٣٨؛ الطبقات الکبری ٣/ ١٦٣.
❸ الاستیعاب: ٤/ ٣٤٨.

Marfat.com

(۳) حضرت ام حبیب بنت جحش بن رياب رضی اللہ عنہا

(اُمّ حبیب: محبوب/ پیارے کی ماں)

یہ اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ❶ کی ہمشیر ہیں، اس بنا پر امّ حبیب رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خواہر نسبتی ہیں۔

بعض اصحاب الحدیث والسیر نے ان کا نام ام حبیب کی بجائے ام حبیبہ ذکر کیا ہے۔ ابن الاثیر نے ام حبیبہ کو ہی ترجیح دی ہے۔ یہی عنوان قائم کر کے انھوں نے ان کے حالاتِ زندگی

---

❶ ام الحکم اُمّ المومنین زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی سگی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا قدیم الاسلام اور مہاجرات سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بہت فیاض تھیں، جو کچھ پاس ہوتا خرچ کر دیتیں۔ ان کا نکاح نبی کریم ﷺ نے اپنے مولا (آزاد کردہ غلام) زید رضی اللہ عنہ سے کروادیا تھا، مگر ان کا ان سے نباہ نہ ہوسکا اور طلاق واقع ہوگئی۔ ۵ھ میں اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی ﷺ سے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر ان کا نکاح نبی ﷺ سے کر دیا تھا، جس کی حکمت بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان کی ہے: ﴿زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۳۷) ”ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا، تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی تنگی نہ ہو۔“ نبی کریم ﷺ نے اس نکاح کے ولیمے میں روٹی اور گوشت کھلایا تھا۔ اس نکاح کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے متبنیٰ (یعنی منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے کی طرح سمجھنے) کی رسم کو توڑ دیا اور فرمایا انھیں ان کے باپ کے نام سے ہی پکارو۔ آپ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد تمام امہات المومنین سے قبل ۲۰ھ میں وفات پائی۔ خلیفہ (سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ (سابق شوہر زید رضی اللہ عنہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کا بیٹا)، محمد بن عبداللہ بن جحش (بھتیجا) اور عبداللہ بن ابواحمد بن محسن (بھتیجا) نے آپ رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا۔ آپ بقیع الغرقد (المعروف جنت البقیع) میں دفن ہیں۔

Marfat.com

ذکر کیے ہیں۔ ❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ہمشیر نسبتی اُمّ حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی منکوحہ تھیں۔ ان کو سات سال سے مسلسل خونِ استحاضہ آرہا تھا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس صورت کا حکم معلوم کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ خون ہے لیکن یہ ایک رگ سے نکلتا ہے تم غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اُمّ حبیبہ بنت جحش اپنی بہن زینب کے گھر میں ایک برتن میں بیٹھ کر غسل کر لیتیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی۔ ❷

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ:

ام حبیب (یا ام حبیبہ) بنت جحش رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ ❸

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا ہوئے، نبی کریم ﷺ کے دارارقم میں پہنچنے سے پیشتر ایمان لائے تھے، یہ ان آٹھ اشخاص میں سے ہیں جو سب سے پہلے ایمان لائے تھے اور ان پانچ آدمیوں میں سے ایک یہ بھی تھے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر، احد اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ انھیں رسول اللہ ﷺ نے مقامِ دومۃ الجندل میں کلب کی طرف بھیجا اور اپنے دست مبارک سے ان پر عمامہ باندھا اور دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکا دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ❹

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں:

جب ہم مدینے پہنچے تو نبی ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم

---

❶ دیکھیے: اسد الغابة ٣/ ٩٦٦.

❷ مسلم: ٣٣٤. ❸ مسلم: ٣٣٤.

❹ اسد الغابة ٣/ ٤٣٦ـ ابن سعد ٣/ ١٢٠ـ انظر سنن الترمذی. المناقب ٣٧٤٧، ٣٧٤٨ـ الإصابة ٦/ ٥٤٣ـ ٥٤٩، مرکز الدراسات والبحوث الإسلامية بدار هجر.

Marfat.com

کر دیا۔ سعد نے کہا: میں انصار کا سب سے مالدار آدمی ہوں۔ میں آپ کے لیے اپنا آدھا مال پیش کرتا ہوں اور میری جو بیوی آپ کو پسند ہو اسے طلاق دے دیتا ہوں [1] اور جب وہ عدت گزار چکے تو آپ اس سے نکاح کر لینا۔

میں نے کہا: مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے کسی بازار کا راستہ بتا دیں۔

سعد رضی اللہ عنہ نے انھیں قینقاع کے بازار کا پتا بتا دیا۔

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ وہاں گئے، کچھ پنیر اور گھی خرید کر لے آئے۔ روزانہ اسی طرح کرتے رہے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ان پر زرد رنگ کے نشانات دیکھے اور پوچھا:

کیا آپ نے شادی کر لی ہے؟

انھوں نے جواب دیا: جی۔

آپ ﷺ نے پوچھا: کس خاتون سے؟

انھوں نے عرض کیا: ایک انصاری خاتون سے۔

آپ نے مہر کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ [2]

”ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو۔“

آخر میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے زہد و ورع کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کیا جاتا ہے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس (مغرب کے وقت) کھانا لایا گیا جبکہ آپ روزے دار تھے، آپ (کسر نفسی سے) فرمانے لگے:

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے وہ مجھ سے بہتر تھے۔ ان کے کفن کے لیے صرف ایک (چھوٹی) چادر میسر آئی کہ اس سے ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پاؤں ننگے

---

[1] اس وقت تک پردے کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے۔

[2] بخاری: ۲۰۴۸، ۳۷۸۰، مسلم: ۷۹۰.

Marfat.com

ہو جاتے اور پیر ڈھانپے جاتے تو سر کھلا رہ جاتا۔ اس کے بعد ہمارے لیے دنیا فراخ کر دی گئی جو تم دیکھ رہے ہو...... ہمیں دنیا اتنی عطا کر دی گئی ہے جو ظاہر ہے۔ ہم تو ڈر گئے ہیں کہیں دنیا میں ہی ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ تو نہیں دے دیا گیا! پھر رونے لگے حتیٰ کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔ [1]

نوٹ: ...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے کچھ مزید حالات آئندہ صفحات میں ام حبیب بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے تذکرے میں بھی بیان کیے جائیں گے۔

[1] بخاری: ١٢٧٤.

Marfat.com

(۴) حضرت اُمِّ حبیب بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

(پیارے کی ماں، محبوب)

یہ اُمّ المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ❶ کی بہن ہیں۔ اس بنا پر ام حبیب بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خواہرِ نسبتی ہیں۔

ام حبیب رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی ہیں۔ ❷

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف:

اُم حبیب بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں احمد بن یحییٰ بلاذری لکھتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ہم زلف حضرت عبد الرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے نکاح میں ام حبیب بنت زمعہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ❸

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان دس افراد میں سے ہیں جنھیں نبی کریم ﷺ نے

---

❶ ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اپنے پہلے خاوند ابن عم سکران بن عمرو کے ساتھ مسلمان ہوئی تھیں۔ ان کی والدہ شموس بنت قیس انصاریہ بھی مسلمان ہوگئیں۔ پھر تینوں ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ حبشہ میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے شوہر سکران کا انتقال ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان سے نکاح کرلیا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے ۵۴ھ میں وفات پائی۔

❷ اسد الغابة: ۳/ ۸۵۹.

❸ انساب الاشراف ۲/ ۳۸، دارالفکر، بیروت، ط: ۱۹۹۶ء.

Marfat.com

مشترکہ طور پر (ایک ہی وقت میں) جنت کی بشارت دی، وہ خوش نصیب یہ ہیں:

۱: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۳: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ

۵: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

۶: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

۷: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۸: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

۹: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۰: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔ ❶

ایک سفر میں نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی تھی۔ ❷

آپ رضی اللہ عنہ ان چھ اہل افراد میں سے ہیں جنھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلیفہ کرنے کے لیے نامزد کیا تھا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب وفات پائی تو آپ ان چھ اشخاص سے بہت راضی تھے۔ ❸

نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو دومۃ الجندل بھیجا تھا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے تو بادشاہ کی بیٹی سے نکاح کر لینا، فتح کے بعد انھوں نے وہاں

❶ سنن الترمذی: ۳۷۴۸۔ اسد الغابة ۲/ ٤٣٦.

❷ مسلم: ٢٧٤.

❸ بخاری: ۳۷۰۰.

Marfat.com

کے رئیس اصبغ بن ثعلبہ بن ضمضم کلبی کی بیٹی تما سے نکاح کرلیا، جس سے ان کا بیٹا ابوسلمہ پیدا ہوا۔ ❶

اسد الغابۃ ❷ میں ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں۔ حبشہ و مدینہ کے مہاجر اور بدری صحابی عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے عظیم اعمال کا تذکرہ بھی رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا خَالِدُ: لِمَ تُؤْذِيْ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَدْرِ؟ لَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ.

''خالد! آپ اس شخص کو اذیت کیوں دیتے ہیں جو بدر میں شریک ہوا، آپ اگر احد (پہاڑ) کے برابر سونا بھی صدقہ کردیں تو بھی ان کے عمل کو نہیں پہنچ سکتے۔''

حضرت خالد رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ! وہ میرے متعلق باتیں کرتے ہیں میں انھیں جواب دیتا ہوں، تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تُؤْذُوْا خَالِدًا فَاِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ صَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى

---

❶ رواه أبو نعيم في معرفة الصحابة (١/ ٣٨١، ٣٨٢) بسند لا بأس به. والطبراني في في الأوسط (٤٦٧١) وقال الهيثمي: اسناده حسن. (مجمع الزوائد ٥/ ١٤٨) علمًا أن بعض الرواة ذكروا الرواية بسياق فيه طول، والبعض اختصروا. وهو مما يتعلق بالسيرة والتاريخ؛ فلا بأس بقبولها۔ ابن سعد ٣/ ١٢٠۔ فيه الواقدي. وهو معروف حاله؛ اسد الغابة: ٢/ ٤٣٦.

❷ ٢/ ٤٣٩.

Marfat.com

الْكُفَّارِ . ❶

''خالد کو اذیت نہ پہنچاؤ، وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، جسے اللہ نے کفار پر برسایا ہے۔''

---

❶ صحيح ابن حبان: ٧٠٩١؛ فضائل الصحابه لأحمد بن حنبل، تحقيق د. وصى الله عباس (١/ ٦٥، ٦٦)، دار ابن الجوزى، الثانية ١٤٢٠هـ. وقال الهيثمى فى مجمع الزوائد (٩/ ٣٥٠) رواه الطبرانى فى الصغير (٥٨٠) وفى الكبير (٣٨٠١) والبزار (٢٥٥٢)۔ وقال رجال الطبراني ثقات۔ وإسناده صحيح. وإسناده فضائل الصحابه صحيح أيضًا. راجع مصادر الرواية فى صحيح ابن حبان (١٥/ ٥٦٥، ٥٦٦) ابوحسان۔ مؤسسة الرسالة، بيروت ثالثة، ١٤١٨هـ. هكذا اشتهر فى كتب السيرة والتاريخ إلا أنه غير صحيح. والروايات فى هذا مراسيل كلها ولا يزول اليقين بالإحتمال. فإن إسلامه متحقق. بل صرّح ابن إسحاق وغيره أنه ورقة بن نوفل وعبيدالله بن جحش وعثمان بن الحويرث وزيد بن عمرو بن نُفيل رفضوا عبادة الأوثان فى الجاهلية، ودخلوا فى دين النصارى بحثًا عن دين سماوي، ثم لما ظهر الإسلامُ أسلم كلهم...... (الروض الأنف ٢/ ٣٤٧)۔ وكونه أنه تنصر ذكره ابن إسحاق فى السيرة (٢٤١) مرسلًا۔ وابن سعد فى طبقاته (٨/ ٩٧)، عن الواقدى وهو متروك، والحاكم فى المستدرك (٤/ ٢١) مرسلاً۔ ورواه موصولًا (٤/ ٢٢) وفيه الواقدى ومن مرسل الزهرى، ومراسيله ضعيفة. التلخيص الحبير (٤/ ١١١)۔ والبيهقى فى الدلائل (٣/ ٤٦٠)، والطبرى فى تاريخه (٢/ ٢١٣) من مرسل عروة.

فثبت أنه فان بالحبشة على الإسلام ولم يتنصرتم تزوج الرسول ﷺ أم حبيبة وأصدق عنه النجاشى. كما هو مشهور. (ابومحمد)

روايات صحيحة فى نكاح ام حبيبة عند ابى داؤد (٢٠٩٣) والنسائى (٦/ ١١٦) باب الصداق، وأحمد (٦/ ٤٢٧)، لم تذكر شيء من نصرانيته وراجع صحيح ابن حبان (٦٠٢٧).

Marfat.com

(۵) حضرت ام الحکم بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(ام الحکم: دانا، عقلمند)

حضرت ام الحکم رضی اللہ عنہا قریش کے سردار حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ کی دختر ہیں، جو اُمّ المومنین اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں۔ اُم الحکم رضی اللہ عنہا نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور جب آیت ﴿وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ نازل ہوئی [1] تو یہ عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھیں، جس نے انھیں طلاق دے دی اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے انھیں اپنی زوجیت میں لے لیا، ام الحکم رضی اللہ عنہا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عثمان کی والدہ ہیں، جو ابن ام الحکم کہلاتے تھے۔ [3]

---

[1] ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام رملہ بنت ابوسفیان ہے۔ حبشہ میں پیدا ہونے والی اپنی بیٹی حبیبہ بنت عبیداللہ بن جحش کے نام پر ان کی کنیت ام حبیبہ ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا قدیم الاسلام ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ انھوں نے اسلام کی خاطر باپ، بھائی، خاندان، قبیلہ اور وطن چھوڑ دیا۔ اس صابرہ خاتون کے ساتھ نبی کریم ﷺ نے ۵ھ میں نکاح کیا۔ یہ نکاح حبشہ میں ہی پڑھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ۴۴ھ میں ہوئی۔

[2] مکمل آیت یوں ہے: ﴿وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (الممتحنة: ۶۰/ ۱۰)

''اور کافر عورتوں کی عصمتیں روک کر نہ رکھو اور تم مانگ لو جو تم نے خرچ کیا ہے اور وہ (کفار) مانگ لیں جو انھوں نے خرچ کیا ہے۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے، وہ تمھارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔''

[3] اسد الغابة ۳/ ۹۷۰.

Marfat.com

(۱) حضرت عیاض بن غنم فہری رضی اللہ عنہ

ام الحکم رضی اللہ عنہا کے سابق شوہر حضرت عیاض بن غنم فہری رضی اللہ عنہ حدیبیہ سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ شام میں اپنے چچا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے تھے۔ انتہائی سخی انسان تھے۔ لوگ انھیں زاد الراکب کہتے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ اپنا توشہ لوگوں کو کھلا دیا کرتے تھے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تو اپنا اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلا دیتے۔

فاتح جزیرہ عیاض بن غنم قریشی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث بھی روایت کی ہیں، ان مرویات میں سے ایک حدیث یہ ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے:

جو شخص شراب پیتا ہے اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور وہ مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے۔ اگر دوبارہ پیتا ہے تو اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور اگر مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر تیسری یا چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے دوزخیوں کی پیپ پلائے۔ [1]

(۲) عبد اللہ بن عثمان بن عبد اللہ ثقفی

ام الحکم رضی اللہ عنہا کا دوسرا شوہر عبد اللہ بن عثمان بن عبد اللہ بن ربیعہ ثقفی ہے۔ غزوۂ حنین میں قریش کا حلیف تھا، یہ غزوۂ طائف میں مارا گیا۔ [2]

احمد بن علی بن عبد القادر مقریزی لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا:

لعنك الله فانك كنت تبغض قريشا [3]

''تجھ پر اللہ کی لعنت ہو تو قریش سے بغض رکھتا تھا۔''

---

[1] ابویعلی: ٦٨٢٧، إسناده ضعيف جدا. انظر: مجمع الزوائد (٥/ ٧٠)، مسند ابی یعلی. تحقيق إرشاد الحق اثری (٢/ ٢٠٢/ ٦٧٦٢) [2] انساب الاشراف ٢/ ٨٣.
[3] امتاع الاسماع ٦/ ١٦١، دار الكتب العلمية، لبنان.

Marfat.com

(۶) حضرت اُم کلثوم بنت ابوبکر صدیق رحمہا اللہ

(اُمّ کلثوم: پُرکشش)

یہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، اس اعتبار سے نبی کریم ﷺ کی خواہر نسبتی ہیں۔ ان کی والدہ حبیبہ بنت خارجہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی والدہ ہیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ام رومان رضی اللہ عنہا تھا۔)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم رحمہا اللہ کی پیدائش نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ہوئی تھی، لہٰذا یہ صحابیہ نہیں ہیں۔ ❶

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو وصیت کی تھی کہ میرے اندازے کے مطابق تمھاری سوتیلی والدہ اگر میری وفات کے بعد لڑکی جنے تو اس کا نام ام کلثوم رکھنا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ (پیش گوئی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کرامت شمار کی جاتی ہے۔ ❷

ام کلثوم دختر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت (مرسل) یوں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عورتوں کو مارنے پیٹنے سے منع کیا اور اس کے بعد مردوں نے عورتوں کے بارے میں (ان کے سر چڑھنے کی) شکایت کی، اس پر آپ ﷺ نے اس مار پیٹ سے علیحدگی اختیار کر لی اور فرمایا کہ آلِ محمد پر ایک رات ایسی بھی گزری ہے کہ جس میں ستر عورتوں کو پیٹا گیا۔ ❸

---

❶ اسد الغابة ٣/ ١٠١٤. ❷ ایضاً۔

❸ ایضاً۔ نوٹ: مستورات کی مار پیٹ سے متعلق شرعی موقف جاننے کے لیے ہماری کتاب ''مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن'' کا مطالعہ کیجیے۔

Marfat.com

(۱) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

اُم کلثوم رحمہا اللہ کا نکاح طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا، ان سے ان کے تین بچے زکریا، یوسف اور عائشہ نامی پیدا ہوئے۔ پھر ان کے شوہر طلحہ رضی اللہ عنہ جنگ جمل (۱۰ جمادی الثانی ۳۶ھ) میں شہید ہوگئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن کو مکہ لے گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن کے ساتھ اس کی عدت میں ہی حج کیا۔ ❶

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ چار ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی جانب سے نبی کریم ﷺ کے ہم زلف ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ام کلثوم رحمہا اللہ، زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن فارعہ بنت ابوسفیان اور حضرت اُمّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی بہن قریبہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں آئیں۔ ❷

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان قریشی تیمی رضی اللہ عنہ سابقین الی الاسلام، عشرہ مبشرہ اور اصحابِ شوریٰ میں سے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ترغیب پر مسلمان ہوئے۔ جب مسلمان ہوئے تو انھیں نوفل بن خویلد نے حضرت ابوبکر اور طلحہ کو پکڑ کر ایک رسی میں باندھ دیا، اسی وجہ سے ان دونوں کو قرینین کہتے ہیں۔ غزوۂ بدر کے وقت شام میں تھے مگر جب واپس آئے انھیں نبی کریم ﷺ کی طرف سے مالِ غنیمت بھی ملا اور بدر میں شرکت کے ثواب کے بھی حقدار ٹھہرے۔ احد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے، آپ رضی اللہ عنہ بیعتِ رضوان میں بھی شریک تھے۔ غزوۂ احد میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنے آپ کو سپر (ڈھال) بھی بنایا اور آپ ﷺ کی طرف آنے والے تیروں کو روکتے رہے، اس دوران میں ان کی انگلی تیر لگنے سے بیکار ہوگئی۔ ان کے سر پر تلوار کا وار بھی کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں احد کے دن طلحة الخیر کہہ کر پکارا، غزوۂ تبوک میں طلحة الفیاض اور

❶ طبقات ابن سعد ۸/ ۲۹۹.

❷ الإصابة ۵/ ۴۲۲، دار هجر.

Marfat.com

غزوۂ حنین میں طلحۃ الجود فرمایا۔ ❶

احد میں رسول اللہ ﷺ نے دو زرہیں پہنے ہوئے جب پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو (گرانی کی وجہ سے) نہ چڑھ سکے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نیچے بیٹھ گئے اور آپ ﷺ ان پر پیر رکھ کر پہاڑ پر چڑھے، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طلحہ نے (جنت کو) واجب کرلیا۔ ❷

ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ ❸ سے کون مراد ہے؟ اعرابی نے جب آپ سے یہ پوچھا تو آپ نے کچھ جواب نہ دیا، اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر جواب نہ دیا، اس نے پھر پوچھا مگر آپ نے پھر بھی جواب نہ دیا، اس کے بعد طلحہ رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے سے سبز لباس پہنے ہوئے نکلے، رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھ کر یہ فرمایا کہ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کے بارے میں پوچھنے والا سائل کہاں ہے؟ اعرابی نے کہا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے (طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا: دیکھو یہ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ ہے۔ ❹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے میں، طلحہ اور زبیر ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں نے یہ آیت نازل کی ہے:

﴿ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ ﴾ ❺

''اور ہم ان کے سینوں میں جو بھی کینہ ہے نکال دیں گے، بھائی بھائی بن کر

---

❶ المعجم الكبير : ١٩٧ ـ والحاكم في المستدرك (٥/ ٥٦) وسكت عنه الذهبي مناقب طلحة: مجمع الزوائد (٩/ ١٤٤).

❷ ترمذی : ٣٧٣٨ ـ حسن صحيح غريب.

❸ ترمذی : ٣٢٠٣ ـ وقال: حسن غريب.

❹ یہ سورۃ الاحزاب کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ٭ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ۝ ﴾ (الاحزاب : ٣٣/ ٢٣)
''مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنھوں نے وہ بات سچ کہی جس پر انھوں نے اللہ سے عہد کیا، پھر ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وہ ہے جو انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے کچھ بھی نہیں بدلا۔''

❺ الحجر : ١٥/ ٤٧.

Marfat.com

تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔'' ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہو جانے کے بعد ان کے لیے رحمت کی دعا مانگی۔ ❷

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو یہ شعر پڑھتے سنا:

فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقه
اذا ماهو استغنی ویبعده الفقر

''وہ ایک شخص تھے کہ دولت مندی ان کو ان کے دوست کے نزدیک لے جاتی تھی اور فقیری ومحتاجی ان کو دور رکھتی تھی۔''

یعنی جب ان کے پاس مال ہوتا تھا تو اپنے دوستوں سے ملتے اور ان کی حاجت برآری کرتے تھے اور جب ان کے پاس دولت نہ ہوتی بلکہ خود حاجت مند ہوتے تو کسی کے پاس نہ جاتے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شعر کے مصداق تو ابومحمد طلحہ بن عبید اللہ تھے، اللہ ان پر رحم کریں۔ ❸

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو ایک یہ شرف حاصل ہوا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو احد پہاڑ سے اتار کر صخرہ میں لایا گیا تو آپ ﷺ کے جسم مبارک سے دوہری زرہ اتارنا بہت ہی مشکل تھا، تاہم طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اپنی گود میں بٹھا کر آہستہ آہستہ نرمی سے وہ زرہ اتار لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے طلحہ بن عبید اللہ کی پُرمحبت خدمت قبول کر لی ہے۔ ❹

(۲) حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت

---

❶ ابن سعد: ۳/ ۲۰۵، ۲۰۶.

❷ تاریخ دمشق: ۲۵/ ۱۱۵، وسنده ضعیف.

❸ تاریخ دمشق: ۲۵/ ۹۷، اسد الغابة ۲/ ۱۱۷-۱۱۸، ۱۲۰-۱۲۱.

❹ البداية والنهاية لابن كثير ٤/ ٣٥، نفیس اکیڈمی کراچی، ط: ۱۹۸۷ء.

Marfat.com

عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے ہوا، جن سے ابراہیم، موسیٰ، ام حمید اور ام عثمان چار بچے پیدا ہوئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن کو پیغام بھیجا کہ سالم بن عبداللہ بن عمر کو دودھ پلا دیں تاکہ سالم ان کے پاس (رضاعی بھانجا بننے کی وجہ سے) آ جا سکیں۔ حضرت ام کلثوم نے حضرت سالم کو تین بار دودھ پلایا پھر بیمار ہو گئیں۔ ❶

عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یوم الحرہ میں ایک سر لشکر تھے۔ وہ اس روز قتل ہونے سے بچ گئے، ان کی وفات بعد میں ہوئی۔ ❷

---

❶ مؤطا امام مالك: ١٢٨٣؛ طبقات ابن سعد ٨/ ٣٠٠.

❷ طبقات ابن سعد ٥/ ١٥٤.

Marfat.com

(۷) حضرت اُمّ کلثوم بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

(اُمّ کلثوم: پُرکشش)

اُمّ کلثوم بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، ام کلثوم بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں علامہ بلاذری نے لکھا ہے:

اختها لابيها وامها ❶

"یہ ان (حضرت سودہ رضی اللہ عنہا) کی عینی (حقیقی) بہن تھیں۔"

حضرت حویطب بن عبد العزی رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ (اُمّ کلثوم) ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں، یہ حضرت حویطب بن عبد العزی (بن ابی قیس بن عبد ود) رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، جن سے حضرت ابوالحکم (عبدالرحمٰن) بن حویطب رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ❷

حضرت حویطب رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام زینب بنت علقمہ بن غزوان تھا۔ ❸

حضرت حویطب رضی اللہ عنہ مکہ کے نومسلموں اور مؤلفة القلوب ❹ میں سے تھے، حنین میں

---

❶ انساب الاشراف ۲/ ۳۸. ❷ الاصابة ۸/ ۵۱٦.

❸ طبقات ابن سعد ۵/ ۳۳۳.

❹ تالیفِ قلب زکوٰۃ کا ایک مصرف ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ﴾ (التوبة: ۹/ ٦۰) "صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور ان پر مقرر عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور گردنیں چھڑانے میں اور تاوان بھرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافر میں (خرچ کرنے کے لیے ہیں)۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔"

Marfat.com

نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ان کو نبی ﷺ نے سو اونٹ دیے تھے۔ یہ منجملہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حدودِ حرم کی تجدید (کعبہ کے پتھروں کی مرمت وغیرہ) پر مامور کیا تھا، یہ ان لوگوں میں سے بھی ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تدفین میں شامل تھے۔ [1]

حضرت حویطب رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے حسن سلوک کا اندازہ ان کے اسلام قبول کرنے کے واقعے سے لگایا جا سکتا ہے، چنانچہ حضرت حویطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو میں بہت ہی خوفزدہ تھا...... میں اپنے اہل وعیال کو ایک محفوظ مقام پر پہنچا کر عوف کے باغ میں جا ٹھہرا۔ اتنے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ملے، ان سے پہلے سے شناسائی تھی، جان پہچان ہمیشہ فائدہ دیتی ہے۔ میں نے انھیں سلام کیا اور ان سے ساری بات ذکر کی، وہ کہنے لگے اپنے گھر والوں کو لاؤ تمھیں امن ہے۔ انھوں نے جا کر رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی، جس سے مجھے کافی اطمینان ہوگیا، پھر ابوذر رضی اللہ عنہ مجھے کہنے لگے: ابو محمد! کب تک ایسے ہی رہو گے، تم سے کئی بھلائی کے کام رہ گئے، جب کہ رسول اللہ ﷺ تم لوگوں سے بڑھ کر اچھا سلوک کرنے والے ہیں، سب سے بردبار ہیں۔ ان کی شرافت وعزت تمھاری شرافت وعزت ہوگی۔ میں نے کہا: میں تمھارے ساتھ جاتا ہوں۔ وہ کہنے لگے: یاد رکھنا جونہی نبی ﷺ پر نظر پڑے تو کہنا:

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله.

''اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔''

چنانچہ جب میں نے یہ کلمات کہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا:

وعليك السلام.

''اور آپ پر سلام ہو۔''

پھر میں نے شہادتین پڑھیں، جس سے آپ ﷺ کو بڑی مسرت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] اسد الغابة ١/ ٦٢٨.

Marfat.com

اللہ کا شکر ہے جس نے تمھیں ہدایت سے نوازا۔ ❶

حضرت حویطب رضی اللہ عنہ کو ان کے اسلام قبول کرنے سے قبل امان دینا نبی کریم ﷺ کا ان سے حسن سلوک ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے چالیس ہزار درہم قرض مانگا تو انھوں نے آپ ﷺ کو قرض دے دیا۔ ❷

حویطب رضی اللہ عنہ کی وفات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے آخر میں ۵۴ھ میں ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی، بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں ان سے مروی ایک حدیث مؤطا امام مالک میں ہے۔ ❸

---

❶ ابن سعد: ٦/ ١٢٨۔ الاصابة ١/ ٦٦٠.

❷ ابن سعد ٦/ ١٢٩۔ اسد الغابة ١/ ٦٢٩.

❸ أيضاً.

Marfat.com

(۸) حضرت امیمہ/ امینہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(امیمہ: رہنمائی کرنے والی، ارادہ۔ امینہ: امانتدار عورت)

یہ ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں، آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ ہیں۔ ❶

اکثر اصحابِ سیر نے ان کا نام امیمہ جبکہ ابن سعد نے ان کا نام امینہ لکھا ہے۔

حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن ہیں۔ ❷

حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کے ایک بیٹے کا نام عبدالرحمٰن بن صفوان جبکہ دوسرے کا نام ابوسفیان بن حویطب ہے۔ ❸

(۱) حضرت حویطب رضی اللہ عنہ

ان کے شوہر کا نام حویطب بن عبدالعزی رضی اللہ عنہ ہے۔ ❹ (حضرت حویطب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اُمّ کلثوم بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے حالات میں پیچھے گزرا ہے۔)

(۲) حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ

حضرت حویطب رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا سے صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ ❺

ابووہب صفوان رضی اللہ عنہ کا والد دشمنِ اسلام اور قتیلِ بدر امیہ بن خلف جبکہ والدہ صفیہ بنت

❶ طبقات ابن سعد ۸/ ۱۷٤ .
❷ انساب الاشراف ۲/ ۷۵ ، امتاع الاسماع ٦/ ۱٦۱ .
❸ ایضاً . ❹ أیضاً .
❺ ایضاً .

Marfat.com

معمر بن حبیب ہے۔ صفوان فتح مکہ کے وقت جدہ بھاگ گئے تھے، آپ ﷺ نے اپنی چادر یا عمامہ بطورِ علامت بھیج کر صفوان کو دو ماہ کے لیے امان دی۔ جب صفوان آئے تو نبی کریم ﷺ نے انھیں سواری سے اترنے کا کہا مگر وہ (ڈر کے مارے) سواری سے نیچے نہیں اتر رہے تھے، کہتے ہیں جب تک آپ مجھ سے صاف صاف بیان نہ کردیں میں نہیں اتروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا، اترو تمھیں چار ماہ کی امان دی جاتی ہے، یہ اترے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حنین تک گئے، آپ ﷺ نے ان سے کچھ ہتھیار عاریتاً مانگے، انھوں نے کہا: آپ عاریتاً مانگتے ہیں یا غصباً (جبراً)، آپ ﷺ نے فرمایا: خوشی سے بطور عاریت، اگر وہ تلف ہوجائیں تو ان کا تاوان دیا جائے گا۔ یہ ہتھیار غزوۂ حنین میں کفار کی طرف سے تھے۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے حنین کے دن مال دیا، مجھے آپ ﷺ سے بہت ہی زیادہ بغض تھا مگر آپ مجھے برابر دیتے رہے یہاں تک کہ آپ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہوگئے، جب صفوان نے نبی ﷺ کی عطا کی کیفیت دیکھی تو کہا کہ اللہ کی قسم! اس قدر بخشش نبی کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا۔ پس یہ اسلام لے آئے، پہلے مؤلفۃ القلوب سے تھے، پھر ان کا اسلام بہت اچھا ہوگیا، مکہ میں رہتے تھے، ان سے کہا گیا جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوجائے گا اور جو ہجرت نہ کرے اس کا اسلام قبول ہی نہیں ہوگا، لہٰذا یہ مدینہ میں ہجرت کرکے آگئے اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی کیفیت بیان کی تو آپ نے فرمایا:

فتح (مکہ) کے بعد ہجرت ضروری نہیں۔ ❶

ہجرت کے بعد پھر اذنِ نبوی سے مکے واپس آگئے اور وہیں مقیم رہے۔ جس زمانے میں لوگ مکہ سے جنگ جمل کو نکلے ان کی وفات ہوئی۔ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں ان کی وفات ہوئی) یہ جنگ شوال ۳۶ھ میں ہوئی۔ صفوان رضی اللہ عنہ لوگوں کو جنگِ جمل

---

❶ مسلم: ۲۳۱۳؛ مؤطا امام مالك: ۱۱۵٤؛ اسد الغابة ۲/ ۷۱۔ ۷۲.

Marfat.com

میں شریک ہونے کی ترغیب دیتے تھے۔ ❶

یہ زمانہ جاہلیت میں بھی اشرافِ قریش اور (غرباء و مساکین اور مسافروں کو کھانا) کھلانے والوں میں سے تھے۔ ❷

(۳) حضرت عبداللہ بن معاویہ عبدی رضی اللہ عنہ

حضرت صفون بن امیہ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا سے عبداللہ بن معاویہ عبدی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ ❸

---

❶ اسد الغابۃ ۲/ ۷۲، طبقات ابن سعد ۵/ ۳۳۱.

❷ اسد الغابۃ ۲/ ۷۲. ❸ انساب الاشراف ۲/ ۷۲.

Marfat.com

(۹) حضرت جویریہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(جویریہ: خوشیاں بکھیرنے والی)

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا ہے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سگی بہن ہیں۔ ❶

(۱) حضرت سائب بن ابی حبیش رضی اللہ عنہ

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے سائب بن ابی حبیش رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا مگر ان سے ان کی اولاد نہ ہوئی۔ ❷

ابو حبیش کا نام اہیب تھا۔

حضرت سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی رضی اللہ عنہ قریشی اسدی ہیں۔ ❸

ان کی والدہ ام جمیل بنت فاکہ بن مغیرہ مخزومیہ ہیں۔ سائب رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے خیبر میں سے تیس وسق کھجوریں انھیں کھانے کے لیے دیں۔ ❹ ان کی عمر بھی کافی زیادہ ہوگئی تھی۔ مدینے میں ان کی بہت بڑی حویلی تھی۔ ❺

حضرت سائب رضی اللہ عنہ عظیم اخلاق کے حامل تھے، ان کے اوصاف کے بارے میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایسے آدمی ہیں کہ جن میں ہم کوئی عیب نہیں جانتے، جبکہ

---

❶ طبقات ابن سعد ۸/ ۱۷۵؛ الاصابۃ ۸/ ۱۱۶ .

❷ انساب الاشراف ۲/ ۷۵ .

❸ اسد الغابۃ ۱/ ۸۵۷ .

❹ الاصابۃ ۲/ ۳۵۶ .

❺ طبقات ابن سعد ۱/ ۶۳ .

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی نہ کوئی عیب (خامی) میں نہ بیان کرسکوں۔ ❶

سائب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مدینہ ہی میں وفات پائی۔ ❷

(۲) حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن امیہ رضی اللہ عنہ

حضرت سائب بن ابی حبیش رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن امیہ نے نکاح کیا۔ ❸

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ سے بھی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ ❹

حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ تھیں۔ ان کے والد حارث نے طاعونِ عمواس میں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن کی والدہ فاطمہ سے نکاح کیا۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں ہی پرورش پائی۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی وفات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ❺

---

❶ الاستیعاب: ۲/ ۱۳۸؛ اسد الغابة ۱/ ۸۵۷.

❷ الإصابة ۲/ ۳۵۶.

❸ طبقات ابن سعد ۸/ ۱۷۵.

❹ امتاع الاسماع ۶/ ۱۵۰.

❺ اسد الغابة ۲/ ۳۹۷-۳۹۸.

Marfat.com

(۱۰) حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا

(حمنہ: پکا ہوا انگور)

حضرت حمنہ بنت جحش بن رياب اسدیہ رضی اللہ عنہا ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عینی (حقیقی) بہن ہیں۔ ❶

حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبد المطلب تھا جو کہ نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ہیں۔ ❷

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر افک کے سلسلے میں بھی حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کا نام آتا ہے۔ اس واقعہ میں منافقین کے ساتھ جو مسلمان شریک ہوگئے تھے ان میں حضرت حسان، مسطح اور حضرت حمنہ بھی تھیں رضی اللہ عنہم۔ چنانچہ صحیح بخاری میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ زینب بنت جحش کی بہن حمنہ میرے خلاف ہوگئیں۔ ❸

فتح الباری میں ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنی پرہیزگاری کی وجہ سے اس موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ انھوں نے اس سلسلے میں خاموشی اختیار کی تھی۔ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا مہاجرات میں سے ہیں۔ انھوں نے استحاضہ سے متعلق مسئلہ بھی نبی ﷺ سے دریافت کیا تھا۔

آپ ﷺ غزوۂ احد میں اسلامی لشکر کے ساتھ تھیں، جہاں پیاسوں کو پانی پلانے،

---

❶ الاستيعاب فی معرفة الاصحاب لابن عبد البر ٤/ ٣٧٤، دارالكتب العلمية، لبنان، ط: ٢٠٠٢ء.

❷ انساب الاشراف ٢/ ٧١؛ اسد الغابة ٣/ ٧٩٨.

❸ بخاری: ٤١٤١.

Marfat.com

زخمیوں کی نقل وحمل اوران کی مرہم پٹی میں بہت سرگرم رہیں۔ ❶

جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ احد سے واپس ہوئے تو عورتیں اپنے اپنے شوہروں کے بارے میں پوچھنے لگیں۔لیکن کسی نے انھیں کوئی بات نہیں بتائی۔آخر کاروہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں۔آپ ﷺ سے جس عورت نے جو پوچھا آپ ﷺ نے (صاف صاف) بتادیا۔آپ کے پاس حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے فرمایا کہ حمنہ! اپنے بھائی عبداللہ بن جحش پراللہ کی رضا اورثواب کے لیے صبر کرو۔آپ بولیں: انا للّٰہ وانا الیہ رجعون اللہ اس پررحم کریں اوربخش دیں۔

پھرآپ ﷺ نے فرمایا: حمنہ! اپنے شوہر مصعب پراللہ کی رضا کے لیے صبر کرو۔وہ کہتی ہیں کہ ہائے لڑائی تیرا برا ہو۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورت میں مرد کے لیے ایک ایسا گوشہ ہے جومرد کے لیے کچھ نہیں۔عورت کوجتنی محبت اپنے شوہر سے ہوتی ہے اتنی کسی سے نہیں ہوتی۔ان سے نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ تم نے مصعب کی موت پروہ سب کیوں کہا جودوسروں کی موت پرنہیں کہا؟ وہ عرض کرتی ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ان کے یتیم بچوں کا خیال آ گیا تھا۔ ❷

(۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں مگران سے ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ ❸

(۲) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

---

❶ اسد الغابة ٣/ ٧٩٨.

❷ طبقات ابن سعد ٨/ ١٧٥ فيه ضعف۔ تاريخ الامم والملوك ٢/ ١٩١.

❸ انساب الاشراف ٢/ ٧١۔

نوٹ:......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی پیچھے بیان ہوچکے ہیں۔

Marfat.com

کے نکاح میں آئیں۔ ❶

حضرت مصعب بن عمیر بن ہاشم رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے۔ یہ سابقون اولون میں سے ہیں۔ انھوں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب نبی ﷺ دارِ ارقم میں قیام پذیر تھے۔ انھوں نے قوم اور ماں کے ڈر سے اسلام ظاہر نہ کیا، وہ وقتاً فوقتاً نبی کریم ﷺ سے ملتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہ عبدری نے انھیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے خاندان کو بتا دیا، جنھوں نے انھیں گھر میں بند کر دیا، تا آنکہ وہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ یہ مکہ مکرمہ کے حسین وجمیل، دولت مند، عمدہ لباس پہننے والے اور ناز ونعمت میں پلے ہوئے نوجوان تھے۔ ❷

وہاں سے واپسی پر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کو انصار کے ان بارہ آدمیوں کے ساتھ دین کی تعلیم اور قرآن پڑھانے کے لیے بھیجا گیا تھا جنھوں نے عقبہ اولیٰ کی رات کو آپ ﷺ کی بیعت کی تھی۔ انھوں نے مدینے میں اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سکونت اختیار کی تھی۔ مدینے میں انھیں معلم القرآن کہتے تھے۔ ❸

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ پہلے مہاجر ہیں، ان کے بعد عمرو بن ام مکتوم، عمار بن یاسر، سعد بن ابی وقاص، عبد اللہ بن مسعود اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم نے ہجرت کی۔ ان حضرات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی پہنچ گئے۔ ❹

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آگئے، ان کے جسم پر چمڑے کے پیوند لگی ایک چادر تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی یہ صورتِ حال دیکھی تو ناز ونعمت والی سابقہ زندگی اور موجودہ حالت کا احساس کر کے آبدیدہ ہوگئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارا کیا حال ہوگا جب تم میں سے کوئی صبح ایک جوڑے میں کرے گا اور شام دوسرے کپڑوں میں کرے گا اور اس کے آگے ایک برتن رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا۔ تم اپنے گھروں پر اس طرح پردے

❶ الاستیعاب ٤/ ٣٧٤.
❷ اسد الغابة ٣/ ١٩٦۔ ١٩٧.
❸ ایضاً.
❹ ایضاً.

Marfat.com

آویزاں کرو گے جس طرح کعبے کو غلاف پہنایا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ پھر تو ہم اس دن بہت اچھی حالت میں ہوں گے، محنت و مشقت سے فارغ اور عبادت ہی کے لیے وقف ہوں گے تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَاَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ. ❶

''تم ان دن کے مقابلے میں آج زیادہ بہتر ہو۔''

مصعب رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی لاش کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ وہ چہرے کے بل زمین پر گرے پڑے تھے۔ جنگ میں آپ ﷺ کا علم بھی ان کے پاس تھا، آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾﴾ ❷

''مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنھوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انھوں نے اللہ سے عہد کیا، پھر ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وہ ہے جو انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے کچھ بھی نہیں بدلا۔''

بلاشبہ اللہ کا رسول گواہ ہے کہ تم قیامت کے دن شہیدوں میں ہو گے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگو! آؤ ان کی زیارت کرو اور ان پر سلام بھیجو۔ ❸

آپ رضی اللہ عنہ اصحابِ بدر میں سے بھی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ ابن قمیہ لیثی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر چالیس برس کے قریب تھی۔ ❹

دنیا کو اس انداز میں خیر باد کہا کہ کفن کے لیے صرف ایک چھوٹی سی چادر دستیاب تھی،

---

❶ ترمذی، صفة القيامة، حديث على فى ذكر مصعب بن عمير، ح: ٢٤٧٦۔ فيه ضعف لكنه محتمل وله شواهد.

❷ الاحزاب: ٣٣/ ٢٣.

❸ اسد الغابة ٣/ ١٩٧؛ ابن سعد ٣/ ١١٣.

❹ اسد الغابہ ٣/ ١٩٦.

Marfat.com

جس سے ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پیر ننگے ہو جاتے اور پیر ڈھانپے جاتے تو سر کھلا رہ جاتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان کا سر چادر سے ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ ❶

آپ رضی اللہ عنہ نے زینب نامی ایک بیٹی یادگار چھوڑی۔ ❷

(۳) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

جب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ احد میں شہید ہو گئے تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی، جن سے محمد بن طلحہ اور عمران بن طلحہ پیدا ہوئے۔ ❸

محمد بن طلحہ کے بارے میں بعض روایات میں ہے کہ جب وہ پیدا ہوئے تو حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا انھیں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اللہ کے رسول! اس کا نام رکھ دیجیے، آپ ﷺ نے ان کا نام محمد رکھا اور ان کے سر پر دستِ مبارک پھیرا۔ ❹

---

❶ بخاری: ۱۲۷۵؛ اسد الغابة ۳/ ۱۹۷ .
❷ اسد الغابة ۳/ ۱۹۷ .
❸ الاستیعاب ٤/ ۳۷٤۔

نوٹ: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، ان کے حالات ام کلثوم بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے تذکرے میں بیان ہو چکے ہیں۔

❹ الاصابة ۳/ ۳۵۷۔ ابن سعد ۷/ ۵۷ .

Marfat.com

(۱۱) حضرت رقیہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما

(رقیہ: ترقی، بلندی)

ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی یہ بیٹی اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی علاتی ❶ (باپ کی طرف سے) بہن ہیں۔ ان کی والدہ کا نام اُم کلثوم بنت علی بن ابی طالب ہے، ان کی نانی حضرت فاطمہ بنت رسول ﷺ ہیں۔ ❷

نوٹ: ......اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کی والدہ کا نام حضرت زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا ہے۔ ❸

حضرت ابراہیم بن نعیم نحام عدوی رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی رقیہ کا نکاح حضرت ابراہیم بن نعیم نحام عدوی رضی اللہ عنہ سے کیا تھا۔ ❹ حضرت ابراہیم بن نعیم رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت زینب بنت قسامہ رضی اللہ عنہا ہیں جو پہلے

---

❶ اُمّ المومنین حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا نے اپنے پہلے شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت خنیس رضی اللہ عنہ احد میں زخمی ہو گئے اور انھی زخموں سے ان کی وفات ہوگئی۔ جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئیں تو ۳ھ میں نبی کریم ﷺ نے اس صوامہ وقوامہ خاتون سے شادی کرلی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام حضرت زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا (اخت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ) تھا۔ یہی زینب رضی اللہ عنہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بھی والدہ تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۴۵ھ (یا ۴۷ھ) میں ہوئی۔

❷ انساب الاشراف ۲/ ۶۱.

❸ اسد الغابة ۳/ ۷۹۵.

❹ الإصابة ۱/ ۳۴۸.

Marfat.com

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ چودہ سال کے ہی تھے کہ ان میں طلاق واقع ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے کہ میں نازک، پاکیزہ عورت کا کس کو بتاؤں جو اُس سے نکاح کرے گا اس کا خسر میں ہوں گا۔ آپ ﷺ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کی جانب نظر کرنے لگے تو حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ شاید آپ کی مراد مجھ سے ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے ان (زینب بنت قسامہ رضی اللہ عنہا) سے نکاح کرلیا۔ ان سے ان کے ابراہیم بن نعیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ❶

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعبداللہ بن مندہ نے ابراہیم بن نعیم نحام رضی اللہ عنہ کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابراہیم بن نحام کا ایک غلام تھا جسے انھوں نے مدبر کردیا تھا۔ ❷ پھر انھیں اس کی قیمت کی ضرورت پیش آئی تو انھوں نے اسے آٹھ سو درہم میں فروخت کردیا۔ ❸

یوم حرہ میں حضرت ابراہیم بن نعیم رضی اللہ عنہ بھی ایک سرکردہ شخص تھے۔ اسی روز ذوالحجہ ۲۳ھ میں شہید کردیے گئے۔ ❹

---

❶ طبقات ابن سعد ٥/ ١٥٣.

❷ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کا مالک اسے کہہ دے کہ میرے بعد تو آزاد ہے۔ آقا کی وفات کے بعد ایسا غلام شرعاً آزاد ہوتا ہے۔

❸ اسد الغابة ١/ ١٠٤.

❹ طبقات ابن سعد ٥/ ١٥٣.

Marfat.com

(۱۲) حضرت رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(رملہ: ریتلی زمین، ریت کا ٹیلہ)

حضرت رملہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی علاتی (باپ شریک) بہن ہیں۔ (واضح رہے کہ اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نام بھی رملہ ہے۔)

(۱) محمد بن ابی حذیفہ عبشمی

حضرت رملہ رضی اللہ عنہا پہلے محمد بن ابی حذیفہ عبشمی بن عتبہ بن ربیعہ کے نکاح میں تھیں۔ ❶

محمد بن ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حبشہ میں ہوئی۔ یہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو عامریہ کے بیٹے ہیں۔ ❷

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ماموں کے بیٹے ہیں۔ جب ان کے والد ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انھیں اپنی کفالت میں لے لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب وہ جوان ہوئے تو انھوں نے مصر جانے کی اجازت طلب کی تو انھوں نے اجازت دے دی۔ مصر میں یہ ان لوگوں میں شامل ہو گئے جنھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی تھی۔ انھیں ایک آزاد کردہ غلام رشدین نے قتل کر دیا تھا۔ ❸

(۲) حضرت سعید بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

محمد بن ابوحذیفہ کے بعد حضرت رملہ رضی اللہ عنہا سے سعید بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ ان سے ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ❹

---

❶ انساب الاشراف ۲/ ۷۵.
❷ الاستیعاب ۳/ ۴۲۵.
❸ اسد الغابة ۳/ ۱۳۰.
❹ انساب الاشراف ۲/ ۷۵.

Marfat.com

حضرت سعید بن عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ کی والدہ فاطمہ بنت الولید بن عبد شمس تھیں۔ ①

حضرت سعید بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں محمد (بن سعید) پیدا ہوئے۔ جن کی والدہ حضرت رملہ بنت ابوسفیان بن حرب بن امیہ تھیں، حضرت سعید رضی اللہ عنہ قلیل الحدیث تھے۔ ②

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں خراج و جنگ کے لیے خراسان کا حاکم مقرر کیا تھا۔ ③

---

① طبقات ابن سعد ٥/ ١٤١.
② ایضاً.
③ ایضاً ٤/ ١١٩.

Marfat.com

(۱۳) حضرت زینب بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(زینب: حسین، مہک دار پودا)

اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے توسط سے حضرت زینب بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خواہر نسبتی ہیں۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ

علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ حضرت زینب دختر ابوسفیان بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں، حضرت عروہ بن مسعود نے فرمایا کہ جب میں ایمان لایا تو میری کئی بیویاں تھیں، جن میں چار کا تعلق قریش سے تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان میں سے چار کا انتخاب کرلو۔ میں نے جو انتخاب کیا اس میں زینب بنت ابوسفیان بھی شامل تھیں۔ ①

حضرت عروہ بن مسعود بن معتب بن مالک ثقفی رضی اللہ عنہ کی والدہ سبیعہ بنت عبد شمس بن عبد مناف قریشیہ تھیں۔ یہ عروہ رضی اللہ عنہ وہی شخص ہیں جنھیں قریش نے نبی ﷺ کے پاس واقعہ حدیبیہ میں بھیجا تھا، انھوں نے صلح حدیبیہ میں بڑا اہم کردار ادا کیا تھا جب آپ نے اللہ کے حکم سے حدیبیہ میں پڑاؤ کیا اور آپ کو قریش کے مذموم ارادوں کی خبر ملی تو آپ نے بدیل بن ورقا کے ذریعے انھیں پیغام بھیجا کہ ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے صرف عمرے کے ارادے

① ترمذی: ۱۱٤۸۔ وسنن ابن ماجة: ۱۹۵۲، ۱۹۵۳۔ الإصابة: ۱۳/ ٤۳۰۔ راجع لمعرفة التفصيل: التلخيص الحبير ۳/ ۱۱۹۰ ...... (۱۵۲۷) وإرواء الغليل (٦/ ۲۹۱ (۱۸۸۳) حيث صححه بمجموع الطرق والشواهد. وصححه ابن حبان وغيره. انظر تفصيل هنالك۔ معرفة الصحابة لابی نعيم: ۷٦۵۹؛ اسد الغابة ۲/ ۸۔ ۸٤۱.

Marfat.com

سے آئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ مسلسل لڑائیوں نے قریش کو بھی کمزور کر دیا ہے، انھیں بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے اب اگر وہ چاہیں تو میں ایک مدت تک ان سے صلح کے لیے تیار ہوں۔ اس عرصے میں وہ میرے اور عوام (کفار مشرکین عرب) کے درمیان نہ آئیں پھر اگر میں کامیاب ہو جاؤں تو وہ چاہیں اسلام قبول کر لیں اور اگر میں ناکام رہوں تو انھیں بھی آرام مل جائے گا اور اگر انھیں میری پیشکش سے انکار ہے تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک میرا سر تن سے جدا نہیں ہو جاتا، میں اس دین کے لیے برابر لڑتا رہوں گا یا پھر اللہ اسے نافذ ہی کر دے گا۔

بدیل نے کہا کہ قریش تک آپ کی گفتگو میں پہنچاؤں گا چنانچہ وہ واپس ہوئے اور قریش کے یہاں پہنچے اور کہا کہ ہم تمہارے پاس اس شخص (نبی کریم ﷺ) کے یہاں سے آرہے ہیں اور ہم نے اسے ایک بات کہتے سنا ہے، اگر تم چاہو تو تمہارے سامنے ہم اسے بیان کر سکتے ہیں۔

قریش کے بے وقوفوں نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ تم اس شخص کی کوئی بات ہمیں سناؤ۔ جو لوگ صائب الرائے تھے، انھوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جو کچھ تم نے سنا ہے ہم سے بیان کر دو۔

انھوں نے کہا کہ میں نے اسے (آنحضرت ﷺ) کو یہ کہتے سنا ہے اور پھر جو کچھ انھوں نے آنحضور ﷺ سے سنا تھا، سب بیان کر دیا۔

اس پر عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (جو اس وقت تک کفار کے ساتھ تھے) کھڑے ہوئے اور کہا اے قوم کے لوگو! کیا تم مجھ پر باپ کی طرح شفقت نہیں رکھتے۔

سب نے کہا کیوں نہیں! ضرور رکھتے ہیں۔

عروہ نے پھر کہا کیا میں بیٹے کی طرح تمہارا خیر خواہ نہیں ہوں؟

انھوں نے کہا کیوں نہیں ہے۔

عروہ نے پھر کہا تم لوگ مجھ پر کسی قسم کی تہمت لگا سکتے ہو؟

Marfat.com

انھوں نے کہا کہ نہیں۔

انھوں نے پوچھا کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے عکاظ والوں کو تمھاری مدد کے لیے کہا تھا اور جب انھوں نے انکار کیا تو میں نے اپنے گھرانے، اولاد اور ان تمام لوگوں کو تمھارے پاس لاکر کھڑا کر دیا تھا جنھوں نے میرا کہنا مانا تھا؟

قریش نے کہا کیوں نہیں (آپ کی باتیں درست ہیں)

اس کے بعد انھوں نے کہا دیکھو اب اس شخص (نبی کریم ﷺ) نے تمھارے سامنے ایک اچھی تجویز رکھی ہے، اسے تم قبول کرلو اور مجھے اس کے پاس (گفتگو کے لیے) جانے دو، سب نے کہا آپ ضرور جایئے۔ چنانچہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے گفتگو شروع کی۔

آپ ﷺ نے ان سے بھی وہی باتیں کہیں جو آپ بدیل سے کہہ چکے تھے۔

عروہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت کہا۔ محمد (ﷺ)! بتاؤ اگر آپ نے اپنی قوم کو تباہ کر دیا تو کیا اپنے سے پہلے کسی بھی عرب کے متعلق سنا ہے کہ اس نے اپنے خاندان کا نام ونشان مٹا دیا ہو لیکن اگر دوسری بات واقع ہوئی (یعنی ہم آپ پر غالب ہوئے) تو میں تو اللہ کی قسم تمھارے ساتھیوں کے منہ دیکھتا ہوں یہ پنچ لوگ یہی کریں گے، اس وقت یہ سب لوگ بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے۔

اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے امصص ببظر اللات (ابے جا! لات بت کی شرمگاہ چوس لے) کیا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے۔

عروہ نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟

لوگوں نے بتایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

عروہ نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمھارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا جس کا اب تک میں بدلہ نہیں دے سکا ہوں تو تمھیں ضرور جواب دیتا۔

بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ سے پھر گفتگو کرنے لگے اور گفتگو کرتے ہوئے آپ کی

Marfat.com

ڈاڑھی مبارک پکڑ لیا کرتے تھے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے تھے، تلوار لٹکائے ہوئے سر پر خود پہنے۔ عروہ جب بھی نبی کریم ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کی طرف لے جاتے تو مغیرہ رضی اللہ عنہ تلوار کی کوتہی کو ان کے ہاتھ پر مارتے اور ان سے کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی سے اپنا ہاتھ الگ رکھ۔

عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟

لوگوں نے بتایا کہ مغیرہ بن شعبہ۔

عروہ نے انھیں مخاطب کر کے کہا اے دغا باز! کیا میں نے تیری دغا بازی کی سزا سے تجھ کو نہیں بچایا؟

اصل میں مغیرہ رضی اللہ عنہ (اسلام لانے سے پہلے) جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھ رہے تھے پھر ان سب کو قتل کر کے ان کا مال لے لیا تھا۔ اس کے بعد (مدینہ) آئے اور اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے (تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کا مال بھی رکھ دیا کہ جو چاہیں اس کے متعلق حکم فرمائیں) لیکن آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تیرا اسلام تو میں قبول کرتا ہوں، رہا یہ مال تو میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیونکہ یہ دغا بازی سے ہاتھ آیا ہے جسے میں لے نہیں سکتا۔

پھر عروہ رضی اللہ عنہ گھور گھور کر رسول کریم ﷺ کے اصحاب کی نقل و حرکت دیکھتے رہے۔ پھر راوی نے بیان کیا کہ قسم اللہ کی اگر کبھی رسول اللہ ﷺ تھوکا بھی تو آپ کے اصحاب نے اپنے ہاتھوں پر اسے لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔ کسی کام کا اگر آپ نے حکم دیا تو اس کی بجا آوری میں ایک دوسرے پر لوگ سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ آپ وضو کرنے لگے تو ایسا معلوم ہوا کہ آپ کے وضو کے پانی پر لڑائی ہو جائے گی (یعنی ہر شخص اس پانی کو لینے کی کوشش کرتا تھا) جب آپ گفتگو کرنے لگتے تو سب پر خاموشی چھا جاتی۔ آپ کی تعظیم کا یہ حال تھا کہ آپ کے ساتھی نظر بھر کر آپ کو دیکھ بھی نہیں سکتے تھے۔

Marfat.com

خیر عروہ جب اپنے ساتھیوں سے جا کر ملے تو ان سے کہا اے لوگو! قسم اللہ کی، میں بادشاہوں کے دربار میں بھی وفد لے کر گیا ہوں، قیصر و کسریٰ اور نجاشی سب کے دربار میں لیکن اللہ کی قسم میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے ساتھی اس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد (ﷺ) کے اصحاب آپ کی کرتے ہیں۔ قسم اللہ کی اگر محمد ﷺ نے تھوک بھی دیا تو ان کے اصحاب نے اسے اپنے ہاتھوں پر لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔ آپ نے انہیں اگر کوئی حکم دیا تو ہر شخص نے اسے بجالانے میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کی۔ آپ نے اگر وضو کیا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ کے وضو کے پانی پر لڑائی ہو جائے گی۔ آپ نے جب گفتگو شروع کی تو ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ ان کے دلوں میں آپ کی تعظیم کا یہ عالم تھا کہ آپ کو نظر بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتے۔ انھوں نے تمھارے سامنے ایک بھلی صورت رکھی ہے، تمھیں چاہیے کہ اسے قبول کرلو۔ یہ قریش کے پاس واپس آئے تو ان سے کہا کہ تم لوگوں پر ایک واضح امر پیش ہے اس کو قبول کرو۔ [1]

رسول اللہ ﷺ جب اہل طائف (ثقیف) کے مقابلے (۸ھ) سے واپس ہوئے تو عروہ بن مسعود بن معتب آپ کے پاس آنے کے لیے آپ کے پیچھے چلے۔ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ پہنچنے سے قبل وہ آپ ﷺ سے آملے اور انھوں نے اسلام قبول کرلیا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ مجھے میری قوم کے پاس اشاعت اسلام کے لیے جانے کی اجازت دے دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمھیں قتل کر دیں گے۔ آپ ﷺ کو ان کی مقاومت و مزاحمت سے جو انھوں نے محاصرے کی حالت میں آپ ﷺ کے مقابلے میں ظاہر کی تھی معلوم ہو چکا تھا کہ وہ بہت مغرور ہیں، اس لیے ان کی بات پر کان نہ دھریں گے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! وہ لوگ

---

[1] هذه القصة بطولها رواها الإمام البخاري في صحيحة (۲۷۳۱، ۲۷۳۲)، كتاب الشروط، الشروط في الجهاد. ورواها المحدّثون وأصحاب السير- وهي ايضا في صحيح مسلم (۱۷۸۳، ۱۷۸٦)، كتاب الجهاد والسير، باب صلح الحديبية- اسد الغابة ۲/ ۵۵۲.

Marfat.com

اس کی جرأت کہاں کر سکتے ہیں، ان کا حال تو یہ ہے کہ اگر میں سو رہا ہوں تو وہ مجھے جگانے کی ہمت نہیں کرتے۔ ❶

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم میں بہت محبوب تھے، قوم ان کی اطاعت گزار تھی۔ آپ انھیں دعوت دین دینے کے لیے گئے اور یہ امید کر لی کہ ان کے مرتبے کی وجہ سے وہ لوگ ان کی مخالفت نہیں کریں گے۔ جب یہ ان سے نزدیک ہوئے اور ان لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اور ان پر اپنا دین ظاہر کیا۔ ان لوگوں نے ہر طرف سے ان پر تیر چلانا شروع کر دیے۔ ایک تیر ایسا لگا کہ شہید ہو گئے۔ ❷

عروہ رضی اللہ عنہ سے (ان کی وفات سے قبل) پوچھا گیا کہ اپنے قتل سے متعلق تمھارا کیا خیال ہے؟ انھوں نے کہا عزت و کرامت کہ اسی سے مجھے اللہ نے بزرگی دی، اللہ بزرگ و برتر نے شہادت کو میرے پاس بھیجا ہے، جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے ہیں مجھ میں ان شہیدوں جیسی کوئی چیز نہیں، اس سے قبل کہ رسول اللہ ﷺ یہاں سے کوچ کر جائیں مجھے بھی ان (شہداء) کے ساتھ دفنا دو، چنانچہ ان لوگوں نے ان کی تدفین انھی لوگوں کے ساتھ کر دی۔ لوگ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس قوم میں عروہ کا حال صاحبِ یٰس ❸ کے اپنی قوم میں حال کی مانند ہے۔ ❹

---

❶ حاكم ٣/ ٦١٦۔ الاصابة ٤/ ٨١۔ معرفة الصحابة، سيرة ابن هشام ٢/ ٥٣٧ ورجح ابن كثير رواية ابن اسحاق فى إسلام عروة و استشهاده (البداية والنهاية (٥/ ٢٩).

❷ حاكم ٣/ ٦١٦۔ فى إسناده لحاكم ابن لهيعة وهو علة الحديث۔ إلا أنه الرواية جاءت من عدة طرق مرسلة فيتقوى. أنظر: معرفة الصحابة لأبى نعيم ٤/ ٤١٨٨ (٢٢٨١). وليس فى سنده ابن لهيعة وهى رواية حسنة الإسناد۔ اسد الغابة ٢/ ٥٥٢۔

❸ اس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے:

﴿وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْــَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

Marfat.com

حضرت قتادہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ﴾ (اور انھوں نے کہا یہ قرآن ان دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا؟) کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ یہ قول ولید بن مغیرہ مخزومی ابوخالد کا تھا، وہ کہتا تھا کہ محمد جو کچھ کہتے ہیں اگر حق ہوتا تو قرآن مجھ پر یا عروہ بن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا اور قریتین سے مراد مکہ اور طائف ہے۔ ❶

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اپنے مُردوں (یعنی جو قریب الموت ہوں) کو لا الہ الا اللّٰہ کی تلقین کرو، کیونکہ وہ (کلمہ) گناہوں کو منہدم کر دیتا ہے جس طرح بھید بنیادوں کو منہدم کر دیتی ہے۔ عرض کیا گیا اللہ کے رسول! زندوں کے لیے اس کی کیا کیفیت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زندوں (کے

⇐ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ۝ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ۝ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ۝ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ۝﴾

(یٰس ۳۶/ ۲۰-۲۷)

"اور شہر کے سب سے دور کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا، اس نے کہا اے میری قوم! ان رسولوں کی پیروی کرو۔ ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتے اور وہ سیدھی راہ پائے ہوئے ہیں۔ اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ کیا میں اس کے سوا ایسے معبود بنالوں کہ اگر رحمان میرے بارے میں کسی نقصان کا ارادہ کرے تو ان کی سفارش میرے کسی کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے بچائیں گے۔ یقیناً میں تو اس وقت ضرور کھلی گمراہی میں ہوں گا۔ بے شک میں تمھارے رب پر ایمان لایا ہوں، سو مجھ سے سنو۔ اسے کہا گیا جنت میں داخل ہو جا۔ اس نے کہا اے کاش! میری قوم جان لے۔ اس بات کو کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے معزز لوگوں میں سے بنا دیا۔"

❹ ایضاً.

❶ تفسیر طبری ۱۰/ ۲۷.

Marfat.com

گناہوں) کے لیے تو وہ بہت منہدم کرنے والی چیز ہے۔ ❶

عروہ بن مسعود شکل وصورت میں سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ تھے۔ چنانچہ معراج کے موقع پر آپ کو انبیاء کرام دکھائے گئے۔ آپ نے عیسیٰ بن مریم کو دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں:

میں نے جنھیں دیکھا ہے ان میں سے وہ عروہ بن مسعود سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ ❷

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جسے لوگ ابوالملیح کہتے تھے۔ وہ اپنے والد کی شہادت کے بعد قارب بن اسود کے ساتھ اسلام لایا۔ ❸

---

❶ معرفة الصحابة لأبى نعيم (٤/ ٢١٨٨)، وابن حجر فى الإصابة (٦/ ١٦٠)، وضعف ابن حجر سنده فى الإصابة۔ وراجع الضعفاء الكبير للعقيلى (١/ ٦٥) ترجمه إبراهيم بن محمد۔ اسد الغابة ٢/ ٥٥٣ .

❷ مسلم: ١٦٧ .

❸ اسد الغابة ٢/ ٥٥٣ .

Marfat.com

(۱۴) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

(زینب: مہک دار پودا، حسین)

یہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا ام المومنین میمونہ بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا کی اخیافی (ماں جائی) بہن تھیں، ❶ ابن الاثیر نے انھیں اُم المومنین قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کا ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہونا صرف ابوعمر کا قول ہے۔ ❷

ان کی والدہ ہند ہیں۔ یہ زینب ام المساکین کہلاتی تھیں۔ ❸

(۱) حضرت طفیل بن حارث بن مطلب رضی اللہ عنہ

ایک روایت کے مطابق زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا پہلے حضرت طفیل بن حارث بن مطلب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ❹

حضرت طفیل بن حارث قریشی مطلبی کی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ثقفیہ ہیں۔

❶ اگر ان سے اُمّ المومنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا مراد لی جائیں تو دریں صورت یہ زینب رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خواہر نسبتی نہیں ہوسکتیں البتہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے نکاح کرنے سے پہلے آپ ﷺ کی نسبتی بہن قرار پائیں گی۔ کیونکہ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احد کے بعد ۳ھ میں نکاح کیا تھا، دو تین ماہ کے بعد ۴ھ ذوالحجہ یا محرم میں ان کا وقت اجل آ گیا۔ ان کی بہن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اس اعتبار سے نبی کریم ﷺ کی خواہر نسبتی بن گئیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو ۷ھ میں اُمّ المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔

نوٹ: ابن اثیر رحمہ اللہ نے اُمّ المومنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور زینب بنت خزیمہ نامی خاتون کا تذکرہ نہیں کیا۔

❷ اسد الغابة، ۲/ ۵۵۲۔ ۵۵۳. ❸ امتاع الاسماع ۶/ ۱۲۹.

❹ اسد الغابة ۳/ ۸۳۹.

Marfat.com

یہ، ان کے بھائی عبیدہ بن حارث اور حصین بن حارث بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ بدر میں شہید ہوئے۔ ان کی وفات ۳۱ یا ۳۲ھ میں ہوئی۔ ان کی اور ان کے بھائی حصین کی وفات ایک ہی سال ہوئی۔ پہلے حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان کے چار ماہ بعد حضرت حصین رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ ❶

(۲) حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا پہلے شوہر حضرت طفیل بن حارث رضی اللہ عنہ کے بعد ان کے بھائی حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں آ گئیں۔ ❷

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بنو ثقیف سے تھیں۔ حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی اولاد میں معاویہ، عون، منقذ، الحارث، محمد، ابراہیم، ربطہ، خدیجہ، سخیلہ، صفیہ مختلف امہات سے تھیں، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے دس سال بڑے تھے۔ ❸

آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم بن ابی الارقم میں داخل ہونے اور اس میں دعوت دینے سے پہلے مسلمان ہوئے۔ ❹

انھوں نے اپنے دونوں بھائیوں حضرت طفیل اور حصین نیز مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینے کی طرف ہجرت کی۔ نبی کریم ﷺ کے ہاں عبیدہ رضی اللہ عنہ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ودان سے واپس آ کر بقیہ ماہ صفر اور کچھ دن ربیع الاول ۱ھ کے مدینہ میں (بغیر جہاد) قیام کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مدینے سے عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو ساٹھ مہاجر سواروں کے ساتھ (جہاد کے لیے) روانہ کیا۔ ان سواروں میں کوئی شخص انصار میں سے نہ تھا۔ یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے باندھا۔

ثنیۃ المرہ میں پہنچ کر حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ مشرکوں سے ہوا۔ اس وقت مشرکین کے سردار ابوسفیان بن حرب تھے۔ (جو بعد میں مسلمان ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ) اس معرکے میں جس نے

❶ ایضاً ۲/ ۱۰۸.
❷ اسد الغابة ۳/ ۱۲۹.
❸ طبقات ابن سعد ۳/ ۱۸۱.
❹ ایضاً.

Marfat.com

سب سے پہلے فی سبیل اللہ تیر چلایا وہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تھے، یہ اسلام میں اول معرکہ تھا۔ ❶

پھر عبیدہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تو مقابلے کے لیے ربیعہ کے بیٹے عتبہ و شیبہ اور ولید بن عتبہ نکلے اور مقابلے کے لیے پکارا۔ تین انصاری ان کے مقابلے کے لیے نکلے......

مشرکین میں سے کسی نے آواز دی: محمد! ہماری قوم والوں (مہاجرین) میں سے ہمارے برابر والوں کو بھیجیں۔

آپ ﷺ نے (ان کی آواز سن کر) فرمایا: اے حمزہ اٹھو، علی اٹھو، عبیدہ اٹھو۔

حضرت عبیدہ نے عتبہ سے مقابلہ کیا اور ایک نے دوسرے پر حملہ کر کے اپنے مقابل کو مجروح کیا اور حضرت حمزہ نے شیبہ سے مقابلہ کر کے اسے وہیں مار ڈالا اور حضرت علی نے ولید سے مقابلہ کر کے اسے وہیں قتل کر دیا۔ اس کے بعد ان دونوں نے عتبہ پر حملہ کیا اور اسے بھی قتل کر دیا۔ پھر دونوں حضرت عبیدہ کو اٹھا کر ان کی فرودگاہ ❷ میں لے آئے۔

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں جو مسلمان شریک تھے حضرت عبیدہ ان سب سے معمر تھے۔ (اس لڑائی میں) ان کا پاؤں کٹ گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر ابوطالب مجھے دیکھتے تو سمجھتے کہ میرے اس شعر کا عبیدہ مجھ سے زیادہ حق دار ہے ۔

ونسلمه حتى نصرّع حوله ونذهل عن ابنائنا والحلائل

''ہم آپ (ﷺ) کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ ہم ان کے گرد مقتول ہو کر گر جائیں اور ہم اپنے فرزندوں اور عورتوں کو بھی ان کی حمایت میں فراموش کر دیں گے۔'' ❸

---

❶ فتح الباری ۷/ ۲۹۸۔ حدیث صحیح روایة أبی داؤد۔ انظر: صحیح البخاری (۳۹۶۵، ۳۹۶۶)، وأبوداؤد (۲۶۶۵).

❷ اترنے کی جگہ، ٹھہرنے کی جگہ۔

❸ یہ قصہ دراصل صحیح بخاری، دیگر کتب حدیث میں وارد ہے۔ حاکم: ۳/ ۱۸۸۔ سکت عنه الذهبی فی التلخیص إلا أنه من مراسیل الزهری الإمام۔ اسد الغابة ۲/ ۴۹۳۔ ۴۹۴.

Marfat.com

(۱۵) حضرت زینب بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا

(زینب: حسین، مہک دار پودا)

حضرت زینب بنت عمر رضی اللہ عنہ اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی علاتی (باپ شریک) بہن تھیں۔ ان کی والدہ ام ولد حضرت فکیہہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ یہ حضرت عبد الرحمٰن بن عمر اصغر رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ ❶

بلاذری لکھتے ہیں:

حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور عاصم بن عمر کی اخیافی (ماں شریک) بہن تھیں اور ان کی ماں جمیلہ بنت عاصم بن ثابت تھیں۔ ❷

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ

حضرت زینب بنت عمر رضی اللہ عنہا سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی۔ ❸

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

عبد اللہ بن عبد اللہ بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اذاۃ بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی۔ ❹

ابو عمر نے ان کے نسب میں معتمر اور عبد اللہ کے درمیانی نام گرا دیے ہیں۔ یہ قریشی ہیں، عدوی ہیں۔ یہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب ریاح پر مل جاتا ہے۔ ❺

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کی

❶ امتاع الاسماع ۶/ ۱۴۷.
❷ انساب الاشراف ۲/ ۶۱.
❸ امتاع الاسماع ۶/ ۱۴۷.
❹ طبقات ابن سعد ۴/ ۲۳۶.

Marfat.com

❺ اسد الغابة ٢/ ٢٦٢ .

طرف ہجرت کی اور دونوں حضرت رفاعہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ کے پاس اترے۔ ❶

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن سراقہ صحابی ہیں اور احد میں شامل ہوئے۔ ❷

آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ❸

---

❶ طبقات ابن سعد ٣/ ٢٣٦ .

❷ البداية والنهاية ٧/ ٢٩١ ۔ ورجحّ ابن حجر فی الإصابة صُحبته (٨/ ٢٥، ٢٦) .

❸ انساب الاشراف ٢/ ٦١ .

Marfat.com

(۱۶) حضرت سلمیٰ بنت عمیس رضی اللہ عنہا

(سلمیٰ: سلامتی، اطاعت، تسلیم)

حضرت سلمیٰ بنت عمیس رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ یہ ان بہنوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

اَلْاَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ. [1]

''یہ سب بہنیں ایمان والی ہیں۔''

یہ مومن بہنیں اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی اُمّ الفضل بنت الحارث، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور حضرت سلمیٰ بنت عمیس بن معد خثعمیہ ہیں۔ [2]

آپ رضی اللہ عنہا عمیس بن معد بن تمیم بن حارث بن کعب کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہند یعنی خولہ بنت عوف بن زہیر حمیریہ ہیں۔ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا شروع اسلام میں اپنی بہن اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ [3]

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے مکہ مکرمہ میں دعوتِ اسلامی کو پیش آمدہ مشکلات اور مسلمانوں کو پہنچنے والے مصائب و آلام کا مشاہدہ کیا۔ اپنی بہن اسماء اور ان کے شوہر جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو مومنوں کی جماعت کے ساتھ ہجرتِ حبشہ کرتے دیکھا۔

---

[1] سنن الکبری للنسائی: ۸۳۲۸.

[2] الاستیعاب ۴/ ۳۱۷- ۳۲۰؛ اسد الغابۃ ۳/ ۸۵۳.

[3] طبقات ابن سعد ۸/ ۲۰۳.

Marfat.com

(۱) حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ ❶

بعض اہل سیر نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی رفیقۂ حیات کا نام اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا لکھا ہے مگر یہ درست نہیں، بلکہ یہ تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بچوں کی خالہ تھیں، اس کا اندازہ اس واقعے سے بھی لگایا جاسکتا ہے، نبی کریم ﷺ کی جب عمرۃ القضاء (۷ھ) کے موقع پر قیام مکہ کی مدت پوری ہوگئی تو قریش حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے صاحب (نبی ﷺ) سے کہو کہ مدت پوری ہوگئی اور اب وہ ہمارے یہاں سے چلے جائیں۔ چنانچہ نبی ﷺ جب (مکہ سے) روانہ ہونے لگے تو اس وقت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک بچی (عمارہ) چچا! چچا! کی آواز لگاتی ہوئی پیچھے آگئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھ لے لیا، اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے اور فرمایا کہ اپنی چچا زاد بہن کو بھی ساتھ لے لو، تو انھوں نے اسے اپنے ساتھ سوار کرلیا، پھر حضرت علی، حضرت زید (بن حارثہ) اور حضرت جعفر (بن ابوطالب) رضی اللہ عنہم کا اس بچی کے سلسلے میں جھگڑا (اختلاف) ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرے چچا کی بچی ہے لہٰذا میں اس کا زیادہ مستحق ہوں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے چچا کی بھی بچی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں بھی ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بھائی کی بچی ہے۔ نبی ﷺ نے بچی کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا:

اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ

''خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے۔''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ .

''تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔''

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

---

❶ طبقات ابن سعد ۸/ ۲۰۳.

Marfat.com

اَشْبَھْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ.

''تم صورت اور عادات اور اخلاق میں مجھ سے مشابہ ہو۔''

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا

''تم ہمارے بھائی بھی ہو اور مولا بھی۔''☆ ❶

ابویعلی/ابوعمارہ حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف ابن زہرہ ہیں۔ ❷

آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے دو سال بڑے تھے۔ ❸

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے چچا اور رضاعی بھائی تھے۔ انھیں بھی ابولہب کی باندی ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ ❹ والدہ کی طرف سے آپ ﷺ کے قریبی رشتے دار بھی بنتے ہیں۔ اس لیے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ہالہ بنت عبد مناف حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کی چچا زاد بہن لگتی ہیں۔ ❺

☆ اس حدیث کی شرح میں مولانا محمد داود راز رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے رضاعی بھائی تھے۔ اسی لیے ان کی صاحبزادی نے آپ کو چچا کہہ کر پکارا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس بچی کو اپنی بھتیجی اس لیے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بھائی بنا دیا تھا۔ زید رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے لفظ مولانا سے خطاب فرمایا۔ مولیٰ اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مالک آزاد کر دے۔ آپ نے حضرت زید کو آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ جب آپ نے یہ لڑکی از روئے انصاف حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دلوائی تو اوروں کا دل خوش کرنے کے لیے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تیرا ہوں، تو میرا ہے۔ مطلب یہ کہ ہم تم دونوں ایک ہی دادا کی اولاد ہیں۔ (شرح صحیح بخاری ٤/ ٧٥-٧٨٦، مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

❶ بخاري، الصلح، كيف يكتب هذا ما صالح......، ح: ٢٦٩٩.

❷ الاستيعاب: ١/ ٢٥١. ❸ اسد الغابة ١/ ٦٠٣.

❹ بخاري: ٥١٠٠؛ مسلم: ١٤٤٧. ❺ الاصابة ١/ ٦٤٣.

Marfat.com

حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی امۃ اللہ پیدا ہوئی۔ ❶

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بعثت کے دوسرے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کے اسلام قبول کرنے کا سبب ابوجہل بن ہشام کی نبی کریم ﷺ کے خلاف زبان درازی کا ایک واقعہ بن گیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی حمایت و مدافعت میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ ❷

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ کے پاس اترے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ ❸

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اس غزوے میں ان کی بڑی سخت آزمائش کی گئی جو بہت مشہور ہے۔ انھوں نے شیبہ بن ربیعہ کو (مبارزت میں) لڑ کر قتل کیا، اور عتبہ بن ربیعہ کے قتل میں یہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما شریک تھے۔ نیز انھوں نے طعیمہ بن عدی بن نوفل کو قتل کیا جو مطعم بن عدی کا بھائی تھا۔ غزوۂ بدر میں آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر جنگ کی۔ غزوۂ اُحد ۱۵ شوال ۳ھ شہید ہونے سے پہلے اکتیس کفار کو قتل کیا تھا۔ ان کی شہادت کے بعد ان کا مثلہ بنایا گیا۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً ۵۷ برس تھی۔ ❹

ان کا لقب سید الشہداء ہے۔ ❺

ان کے حق میں نبی کریم ﷺ قیامت کے دن گواہی دیں گے چنانچہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احد کے دو دو شہیدوں کو ملا کر ایک ہی کپڑے کا کفن دیا، پھر آپ دریافت کرتے ہیں: ان میں سے قرآن کسے زیادہ یاد ہے؟ کسی ایک کی

---

❶ انساب الاشراف ٢/ ٨٣.

❷ تاريخ الامم والملوك: ١/ ٧٨-٧٩- سبب إسلام حمزة وردت مراسيل لا تقوم بها الحجة بمثلها- لكنه أسلم مبكرًا. كما في السيرة لابن هشام ١/ ٢٩١، ٢٩٢- والمعجم الكبير للطبراني (٣/ ١٥٢)، طبقات ابن سعد (٣/ ٩).

❸ طبقات ابن سعد ١/ ١٢٨.   ❹ اسد الغابة ١/ ٦٠٤-٦٠٦.

❺ اسد الغابة ١/ ٦٠٣؛ الإصابة ٢/ ٢٦١؛ وصحيح البخاري (٤٠٧٢) قصة شهادته.

Marfat.com

طرف اشارہ سے بتایا جاتا تو آپ لحد (بغلی قبر) میں اسی کو آگے (قبلہ کی جانب) کرتے اور فرماتے: میں قیامت کے دن ان کے حق میں گواہی دوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے سب کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا، نہ انھیں غسل دیا گیا اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔ ❶

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بھانجے عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ ایک قبر میں دفن کیے گئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن میں ایک چھوٹی سی چادر دی گئی تھی، وہ اگر ان کے سر پر ڈالی جاتی تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر ان کے پیر بند کیے جاتے تو ان کا سر کھل جاتا، لہٰذا اس چادر سے ان کا سر بند کردیا گیا اور پیروں پر کچھ اذخر (گھاس) رکھ دیا گیا۔ ❷

(۲) حضرت شداد بن اسامہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت سلمٰی بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت شداد بن اسامہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا، ان سے ان کے دو بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمٰن پیدا ہوئے۔ ❸

حضرت عبد اللہ بن شداد کی بہت شہرت ہوئی، الطبقات الکبریٰ اور الاصابہ میں ہے کہ یہ بیٹا فقیہ، محدث اور عالم فاضل تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا ماں شریک بھائی تھا۔ وہ ام الفضل کی جانب سے حضرت عباس بن عبد المطلب کے بیٹے کی خالہ کا بیٹا تھا، وہ حضرت خالد بن ولید کی خالہ کا بیٹا تھا۔ اسی طرح وہ حضرت جعفر بن ابو طالب کے تمام بچوں کی خالہ کا فرزند تھا۔ ❹

حضرت شداد بن اسامہ بن عمرو بن عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ بنو ہاشم کے حلیف تھے۔ یہ پہلے مدینے میں رہتے تھے بعد ازاں کوفہ چلے گئے۔ ❺

❶ بخاری، الجنائز، من یقدم فی اللحد، ح: ۱۳۴۳.

❷ ورد فی البخاری فی الجنائز (۱۲۷۴، ۱۲۷۵) فی حق مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، وعند الحاکم فی المستدرك (۱/ ۵۱۹، ۵۲۰) فی الجنائز. فی حق حمزة بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ. وهو صحیح ایضًا.

❸ ایضاً ۳/ ۸۵۳. اسد الغابة ۱/ ۶۰۷.

❹ طبقات ابن سعد ۸/ ۲۸۲؛ الاصابة ۳/ ۶۰.

❺ اسد الغابة ۱/ ۱۰۲۶.

Marfat.com

ان کو الھاد یا ہادی بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مہمانوں کے لیے رات کو آگ روشن کیا کرتے تھے۔ ❶

حضرت شداد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت جعفر بن ابوطالب اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہم کے ہم زلف تھے، کیونکہ حضرت سلمٰی بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے اور سلمٰی رضی اللہ عنہا اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں جو حضرت جعفر، حضرت ابوبکر اور حضرت علی کی زوجیت میں (یکے بعد دیگرے) رہیں، اور وہ اُمّ المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی مادر زاد بہن تھیں۔ ❷

شداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر یا عصر ❸ کی دو نمازوں میں سے ایک نماز میں ہمارے پاس آئے اور اپنے دونوں نواسوں حسن وحسین میں سے ایک کو لیے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے آگے بڑھ کر اپنے نواسے کو داہنے قدم کے پاس بٹھا کر نماز کی نیت باندھی اور دورانِ نماز میں ایک سجدے کو بہت طول دیا، میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ سجدے میں پڑے ہیں اور ایک لڑکا (نواسا) آپ کی پشت پر ہے۔ پھر میں سجدے میں چلا گیا۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایک سجدہ اس قدر دراز کیا کہ ہمیں گمان ہوا کہ کوئی نئی بات پیدا ہوگئی یا آپ پر وحی آنے لگی ہے۔ آپ نے جواب دیا: ایسا کچھ بھی نہ تھا، بلکہ میرا بیٹا (نواسا) مجھ پر سوار ہوگیا تھا اس وجہ سے میں نے جلدی کرنے کو ناپسند کیا۔ ❹

---

❶ ایضاً.

❷ ایضاً.

❸ نسائی کی روایت میں مغرب یا عشاء کے الفاظ ہیں۔

❹ نسائی: ۱۱٤۲. (صحیح) مسند أحمد (۳/ ۲۹٤)؛ تحفة الأشراف: ٤/ ۱٤۸، ۱٤۹، حدیث: ٤۸۳۲.

Marfat.com

(۱۷) حضرت سیرین رضی اللہ عنہا

(سیرین: خوش رہنے والی)

حضرت سیرین رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی خالہ یعنی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ حاکم اسکندریہ مصر مقوقس نے ماریہ اور سیرین دو بہنیں، ایک خصی غلام مابور، ایک خچر شہباء اور ایک ریشمی حلہ بطور ہدیہ روانہ کیا تھا۔ بقول محمد بن اسحاق مقوقس نے آپ ﷺ کو چار کنیزیں روانہ کی تھیں، جن میں ایک (ام ولد) ماریہ ام ابراہیم (بن محمد رسول اللہ ﷺ) تھیں اور دوسری سیرین۔ [1]

جب نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو آپ ﷺ حضرت سیرین رضی اللہ عنہا کو اپنے بیٹے کی وفات پر رونے سے منع کرتے، چنانچہ حضرت سیرین رضی اللہ عنہا سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے لخت جگر فوت ہونے لگے تو جب بھی میں (سیرین رضی اللہ عنہا) اور (میری بہن) ماریہ روتیں تو آپ ﷺ رونے سے منع کرتے۔ بعد از وفات حضرت فضل بن عباس نے بچے کو نہلایا، نبی کریم ﷺ اور حضرت عباس چارپائی پر بیٹھے تھے۔ بچے کو اٹھا کر لے چلے تو نبی کریم ﷺ کو قبر کی ایک طرف بیٹھے دیکھا۔ بچے کی قبر میں حضرت فضل، حضرت عباس اور حضرت اسامہ بن زید اترے اور اسی دن سورج کو گہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ کسوف کی وجہ سے موتِ ابراہیم ہے۔

---

[1] اسد الغابة ٣/ ٨٦١، ٩٣٠؛ ثقات ابن حبان ٣/ ١٨٥؛ الإصابة ١٣/ ٥٠٩، دار هجر.

Marfat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسوف (سورج گرہن) کی وجہ نہ تو کسی کی موت ہوسکتی ہے نہ حیات۔ ❶

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن اس دن لگا جس دن آپ کے بیٹے ابراہیم فوت ہوئے، اس پر بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ گرہن ابراہیم کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گرہن کسی کی موت وحیات سے نہیں لگتا۔ البتہ جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھا کرو اور دعا کیا کرو۔ ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے، یہ آپ کے بیٹے کو دودھ پلانے والی انا کے خاوند تھے۔ آپ ﷺ نے ابراہیم کو گود میں لیا، پیار کیا اور سونگھا، پھر اس کے بعد ہم اس کے ہاں پھر گئے تو دیکھا کہ اس وقت ابراہیم دم توڑ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں آنسو سے بھر آئیں۔ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ یارسول اللہ! اور آپ بھی لوگوں کی طرح بے صبری کرنے لگے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ابن عوف! یہ بے صبری نہیں یہ تو رحمت ہے۔ پھر آپ دوبارہ روئے اور فرمایا: آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے پر زبان سے ہم وہی کہیں گے جو ہمارے رب کو پسند ہو۔ ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔ ❸

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

جو کنیزیں مقوقس نے نبی کریم ﷺ کو روانہ کی تھیں ان میں سے ایک کنیز آپ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دے دی تھی۔ ان سے ان کا بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا۔ ❹

---

❶ المعجم الكبير: ٧٧٥، جز: ٢٤۔ جداً وكلاهما متروك قال الهيثمى فى المجمع (٩/ ١٦٣) وقال: رواه الطبرانى بإسنادين فى أحدهما الواقدى. والآخر محمد بن الحسن.

❷ بخارى: ١٠٤٣.　❸ بخارى: ١٣٠٣.

❹ ايضاً ٣/ ٩٣٠۔ رواه الحارث بن أسامة فى مسنده (٤٥١ بغية) "رواه البزار والطبرانى فى الأوسط، ورجال البزار رجال الصحيح" وابن أبى عاصم فى الأحاد والمثانى (٣١٢٣)، والبزار فى مسنده (١٩٣٥)، والطبرانى فى الأوسط (٣٥٤٩)، قال الهيثمى فى كشف الأستار (١٩٣٥).

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے شاعر ابوالحسام حضرت حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید رضی اللہ عنہ خزرجی انصاری ہیں۔ ان کی والدہ حضرت فریعہ بنت خالد بن خنس ہیں۔

جب نبی کریم ﷺ کے مخالفین مشرکین قریش ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب، عبداللہ بن زبعری، عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب آپ کی ہجو کرتے تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کا جواب دیتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام بھی ان کی حمایت اور تائید کرتے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازیبا کلمات ☆ کہنے والیوں کے جواب میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ان (حسان رضی اللہ عنہ) کے لیے اس بات کی امید رکھتی ہوں کہ اللہ انھیں جنت میں داخل کرے، اس لیے کہ وہ اپنی زبان سے رسول اللہ ﷺ کی حمایت کیا کرتے تھے، کیا ان کا یہ شعر (تمھیں یاد) نہیں:

فان ابی ووالده وعرضی
لعرض محمد منکم وقاء

''یقیناً میرے والد، دادا اور میری آبرو حضرت محمد (ﷺ) کی آبرو کے لیے لوگوں کے سامنے سپر (ڈھال) ہے۔'' [1]

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عمر کے ساٹھ سال جاہلیت میں اور ساٹھ سال اسلام میں گزرے، وفات (۴۰ھ یا ۵۰ھ یا ۵۴ھ) کے وقت ان کی عمر ۱۲۰ برس تھی۔ اسی طرح ان کے والد ثابت، ان کے دادا منذر اور ان کے پردادا حرام بن عمرو، ان سب کی عمریں ایک سو بیس سال کے قریب ہوئی ہیں۔ ان کے سوا عرب میں ایک نسل کی چار پشتیں ایسی نہیں

☆ غالباً وہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو متنفر اور بدظن کرنا چاہتی تھیں، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ منافقین کے پراپیگنڈے کا شکار ہوکر اُمّ المومنین پر الزام لگانے والوں میں شامل ہوگئے تھے۔ مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ان کے بارے میں دل بالکل صاف تھا، اس لیے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ناموسِ رسالت کا دفاع کرتے تھے۔

[1] بخاری: ۴۱۴۱؛ مسلم: ۲۷۷۰؛ اسد الغابة ۱/ ۵۴۹، ۵۲۲.

Marfat.com

ہیں کہ جن کی عمر ۱۲۰ برس ہو۔ سعید بن عبد الرحمٰن (حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور حضرت سیرین رضی اللہ عنہا کے پوتے) بیان کرتے ہیں کہ میرے والد عبد الرحمٰن (بن حسان) کے سامنے ان کے باپ دادا کی عمر کا ذکر کیا گیا تو وہ اپنے بستر پر لیٹے رہے اور ہنسے، اس کے بعد وفات پا گئے، اس وقت ان کی عمر اڑتالیس برس تھی۔ ❶

❶ اسد الغابة ١/ ٥٥٣؛ الإصابة (٢/ ٥٢٥).

Marfat.com

(۱۸) حضرت صخرہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(صخرہ: چٹان، مضبوط)

حضرت صخرہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کی علاتی (ماں شریک) بہن ہیں۔ صخرہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی عمرو ہے۔ ❶

سعید بن اخنس بن شریق ثقفی

صخرہ رضی اللہ عنہا سعید بن اخنس بن شریق ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ حضرت صخرہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے بارے میں علامہ بلاذری لکھتے ہیں:

سعيد بن الاخنس بن شريق كانت عنده صخرة بنت ابي سفيان. ❷

''سعید بن اخنس بن شریک کے نکاح میں صخرہ بنت ابی سفیان تھیں۔''

حضرت صخرہ رضی اللہ عنہا سے اس (سعید بن اخنس) کی اولاد بھی ہوئی تھی۔ جس میں حضرت ابوبکر بن سعید بھی ہیں۔ ❸

حضرت ابوبکر بن سعید کے بارے میں انساب الاشراف میں ہے:

وكان يروى عن خالته ام حبيبة. ❹

''اور وہ اپنی خالہ اُمّ حبیبہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں۔''

سعید بن اخنس بن شریق کا اسلام قبول کرنا اور دیگر حالات پردۂ اخفاء میں ہیں۔

---

❶ طبقات ابن سعد ۸/ ۱۷۵، (۸/ ۲٤۰ دار صادر بیروت)

❷ انساب الاشراف ۲/ ۷۲؛ امتاع السماع ٦/ ۱٦۱، ۱٦۲.

❸ ایضاً. ❹ انساب الإشراف: ۲/ ۷۲.

Marfat.com

(۱۹) حضرت صفیہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا

(صفیہ: منتخب، برگزیدہ عورت)

حضرت صفیہ بنت عمر بن خطاب عدوی رضی اللہ عنہا کو ابوالقاسم طبرانی نے صحابیات میں شمار کیا ہے۔ ❶

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ صفیہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا غزوۂ خیبر (۷ھ) میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ ❷

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

شوہر کا نام

حضرت صفیہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے شوہر کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

---

❶ المعجم الكبير: ۸۱۵، جز: ۲٤، نیز دیکھیں اسد الغابة ۳/ ۸۷۰؛ الإصابة (۱۳/ ٥٤٦)؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم (٥/ ٢٦٦).

❷ اسد الغابة ۳/ ۸۷۰.

Marfat.com

(۲۰) حضرت عزہ/ درہ/ حمنہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(عزہ: طاقتور، عزت والی؛ دُرہ: موتی، زیور، چھوٹا طوطا؛ حمنہ: پکا ہوا انگور)

حضرت عزہ بنت ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ امویہ قریشیہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ ❶

ایک روایت میں حضرت عزہ رضی اللہ عنہا کا نام دُرہ اور حمنہ بھی مذکور ہے۔ ❷

اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ درہ (حمنہ/عزہ) دختر ابوسفیان کے بارے میں غور کریں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیا کروں؟

میں نے عرض کیا: آپ اس سے نکاح کرلیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ اس امر کو پسند کرتی ہیں؟

میں نے عرض کیا: میں آپ کو چھوڑنا نہیں چاہتی لیکن میں یہ ضرور چاہتی ہوں کہ آپ کی محبت میں جو خاتون ہو وہ میری بہن ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن وہ تو میرے لیے حلال نہیں ہوسکتی۔

میں نے عرض کیا: لیکن میں نے سنا ہے کہ آپ زینب بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے

---

❶ الاستيعاب ٤/ ٤٣٩؛ اسد الغابة ٣/ ٨١٩، ٨٨٥.

❷ الاصابة ٨/ ١٣٢ - اسد الغابة ، ايضاً.

Marfat.com

ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ تو میری ربیبہ ❶ ہے، اس لیے کہ میں نے اور اس کے باپ نے ثویبہ ❷ کا دودھ پیا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تم عورتیں نکاح کے لیے اپنی بیٹیاں اور بہنیں مجھ پر پیش نہ کیا کرو۔ ❸

شوہر کا نام

حضرت عزہ/ درہ/ حمنہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

---

❶ یہ اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھی جو نبی کریم ﷺ کی پرورش میں تھی۔ اس لیے اسے ربیبہ کہا گیا، ربائب سے نکاح کرنا حرام ہے جیسا کہ محرمات کے تذکرے میں اللہ نے ﴿وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ﴾ (النساء ٤/ ٢٣) کا بھی ذکر کیا ہے۔

❷ یہ ابولہب کی لونڈی تھیں۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ ان کے اسلام قبول کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن مندہ ان کے اسلام قبول کرنے کے قائل ہیں۔ (اسد الغابة ٣/ ٧٨١) بعض ثویبہ کو توبیہ لکھتے اور بولتے ہیں جو کہ درست نہیں۔

❸ بخاری: ٥١٠١؛ مسلم: ١٤٤٩؛ نسائی: ٣٢٨٦؛ اسد الغابة ٣/ ٨١٩۔ ٨٢٠.

Marfat.com

(۲۱) حضرت عمرہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

(عمرہ: سر ڈھانپنے والی چیز)

حضرت عمرہ بنت ابوضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک رضی اللہ عنہا خزاعیہ مصطلقیہ ہیں۔ عمرہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا ❶ کی بہن ہیں۔ ❷

محمد بن عمرو بن حارث بن ابوضرار نے اپنی پھوپھی عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سرسبز اور شیریں ہے جسے اس کی کوئی چیز مل گئی اللہ تعالیٰ کی اس میں برکت ہوتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے مال میں تصرف کرتے ہیں انھیں قیامت کے دن آگ نصیب ہوگی۔'' ❸

شوہر کا نام

ان کے خاوند کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

---

❶ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا تعلق بنو مصطلق سے ہے۔ یہ غزوہ مریسیع میں جنگی قیدی بن گئی تھیں۔ غزوہ سے قبل یہ مسافع بن صفوان مصطلقی کی بیوی اور قوم کے سردار حارث کی بیٹی تھیں۔ جب جنگی قیدیوں کو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام میں تقسیم کیا تو جویریہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں جنھوں نے ان سے مکاتبت کرلی۔ (یعنی اگر وہ مطلوبہ رقم ادا کردیں تو آزاد ہیں) نبی کریم ﷺ نے زرِ مکاتبت ادا کرکے ان سے (۵ھ کے آخر میں) نکاح کرلیا۔ جب لشکر نے سنا کہ یہ قیدی اب رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار بن گئے ہیں تو انھوں نے سب قیدیوں کو رہا کردیا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام برہ تھا، نبی ﷺ نے تبدیل کرکے جویریہ رکھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ۵۶ھ میں ہوئی۔ ❷ الإصابة (١٤/ ٤٨).

❸ المعجم الكبير: ٨٥٠، ٨٥١، جزء: ٢٤؛ اسد الغابة ٣/ ٨٨٨۔ ورواها ابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني (٣٢٩٧)۔ قال الهيثمي في المجمع (٢٤٧١٠) إسناده حسن.

Marfat.com

(۲۲) حضرت فارعہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(فارعہ: پہاڑ کا بلند حصہ)

حضرت فارعہ بنت ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس رضی اللہ عنہا امویہ قریشیہ خاتون ہیں۔ انھوں نے اپنے شوہر کے ساتھ مدینے کی طرف ہجرت کی۔ ❶

حضرت ابواحمد عبد بن جحش بن ریاب الاسدی رضی اللہ عنہ

حضرت فارعہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کا نام ابواحمد عبد بن جحش بن ریاب الاسدی تھا۔ ان کا نام عبد تھا۔ ان کی والدہ حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب تھیں۔ یہ اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی اور نبی کریم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ❷

یہ سابقین اولین میں سے تھے۔ انھوں نے پہلے حبشہ کی جانب ہجرت کی اور پھر ہجرت کر کے مدینہ آ گئے۔ بدر اور دوسرے غزوات میں شریک رہے۔ ❸

جب مسلمان فاتحانہ حیثیت سے مکہ داخل ہوئے اور دشمنان اسلام کی قوتیں ٹوٹ گئیں۔ اس وقت حضرت ابواحمد رضی اللہ عنہ نے سب کے سامنے اپنے گھر کا مطالبہ کر دیا جو مکے والوں نے ابن علقمہ عامر کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے چپکے سے کہلا دیا، انھوں نے جا کر ابواحمد رضی اللہ عنہ کے کان میں کچھ کہہ دیا۔ اس کے بعد پھر آخر دم تک انھوں نے مکان کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ بعد میں ان کی اولاد

---

❶ اسد الغابة ٣/ ٨٩٨؛ الإصابة ١٤/ ٨٢.

❷ اسد الغابة ایضاً؛ الاستیعاب ٢/ ٣٤١؛ طبقات ابن سعد ٤/ ٧٦؛ الإصابة (١٢/ ١٠).

❸ الاصابة ٧/ ٣٧.

Marfat.com

سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعے کہلایا تھا کہ تم اس مکان کو جانے دو۔ اس کے عوض تمھیں خلد بریں میں قصر (محل) ملے گا۔ ❶

ابواحمد اور ان کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہما اپنے مکی مکانات خالی کر گئے تھے، ایک دن عتبہ بن ربیعہ، عباس بن عبدالمطلب اور ابوجہل بن ہشام وہاں سے گزرے۔ عتبہ نے دروازے پر دستک دی، وہاں کوئی نہ تھا۔ جب اس نے یہ حالت دیکھی تو اس نے دردناک آہ بھری اور یہ شعر پڑھا۔

وكـل دارٍ وان طـالـت سلا متهـا
يـومـا ستُـدركهـا الـنكباءُ والحوبُ

"ہر مکان خواہ وہ ایک طویلے عرصے تک بہ خیر و عافیت رہا ہو، ایک دن اس پر مصائب اور حوادث ٹوٹ پڑیں گے۔"

آہ! بنو جحش کے گھر خالی ہوگئے ہیں! ابوجہل نے کہا: تمھیں اس پر کیوں رونا آیا۔ یہ ہمارے بھتیجے کی کارگزاری ہے جس نے ہماری جمعیت کا شیرازہ بکھیر دیا۔ ہمارے درمیان تفرقہ پیدا ہوگیا ہے اور تعلقات منقطع ہوگئے ہیں۔ ❷

ابواحمد رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی عبد اللہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں مبشر بن عبد المنذر کے پاس آکر ٹھہرے۔ ❸ ابواحمد شاعر بھی تھے۔ ❹

اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دونوں بھائیوں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور عبیداللہ کی وفات رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ہی ہوگئی تھی۔ ان میں سے بڑے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ احد میں شہید ہوئے اور چھوٹا بھائی عبیداللہ سرزمینِ حبشہ میں نصرانی ہوکر مرگیا تھا۔ ❺

---

❶ طبقات ابن سعد ٤/ ٧٢، فيه الواقدي، إسناده ضعيف جداً.

❷ اسد الغابة ٣/ ٤٣٤. ❸ ايضاً. ❹ ايضاً.

❺ الاصابة ٧/ ٣٧- ليس هناك دليل صحيح صريح على أنه عبيد الله بن جحش مات نصرانيًا. الروايات كلها في ذلك مرسلة. وقد تقدم ذكره. (ابواحمد)

Marfat.com

علامہ ابن اثیر کا موقف تو یہ ہے کہ ابواحمد رضی اللہ عنہ اپنی بہن زینب بنت جحش (اُمّ المومنین) کے بعد فوت ہوئے۔ [1]

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی انھوں نے لکھا ہے کہ ان کی وفات بیس ہجری میں ہوئی۔ [2]

البتہ ایک حدیث سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کے بھائی (ابواحمد رضی اللہ عنہ) ان سے پہلے فوت ہوئے تھے (اور یہی درست ہے) چنانچہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اُمّ المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کی وفات ہوئی تھی۔ انھوں نے خوشبو منگوائی اور استعمال کی، پھر فرمایا: واللہ! مجھے خوشبو کے استعمال کی حاجت اور خواہش نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو برسر منبر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. [3]

"اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ سوگ منائے، صرف شوہر کے لیے چار مہینے دس دن کا سوگ ہے۔"

اُمّ المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے شریعت کی پاسداری کے لیے خوشبو استعمال کی تاکہ بھائی کی وفات پر تین دن کے سوگ کی تکمیل واضح ہوجائے۔ حضرت زینب کے دو بھائی تو حیاتِ نبوی میں فوت ہوچکے تھے، لہٰذا یہ بھائی ابواحمد عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی ہوسکتے ہیں اور یہ بھی اپنی بہن اُمّ المومنین سے قبل ہی فوت ہوئے۔

[1] اسد الغابة ٣/ ٤٣٤. [2] ایضاً ٣/ ٨٣٧.

[3] بخاری، الطلاق، تحد المتوفی عنها [زوجها] اربعة اشهر وعشرا، ح: ٥٣٣٥.

Marfat.com

(۲۳) حضرت فاطمہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا

(فاطمہ: آتش جہنم سے بچائی ہوئی عورت، دودھ چھڑانے والی)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ ان کی والدہ کا نام حضرت اُمّ کلثوم بنت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہا اور نانی ❶ کا نام حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہا

❶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خاندانِ نبوت سے تعلق پیدا کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کی تمنا ظاہر کی، یہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطالبہ منظور کرتے ہوئے حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ یہ نکاح ۱۷ھ میں ۴۰ ہزار درہم مہر پر ہوا۔ تزویج اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا واقعہ معتمد مؤرخوں نے بتفصیل لکھا ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں، ابن قتیبہ نے معارف میں اور ابن اثیر نے الکامل اور اسد الغابہ میں تصریح کے ساتھ لکھا ہے کہ اُمّ کلثوم بنت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینے کی عورتوں میں (عمدہ) چادریں تقسیم کیں، ایک عمدہ چادر بچ گئی تو ایک شخص نے ان سے مخاطب ہو کر کہا: امیر المومنین! اعط هذا ابنة رسول الله ﷺ التی عندك يريدون ام كلثوم بنت علی (بخاری، الجهاد، حمل النساء القرب الى الناس الغزو، ح: ۲۸۸۱) ''یہ (چادر) رسول اللہ ﷺ کی نواسی کو دے دیجیے جو آپ کے گھر میں ہیں۔ ان کی مراد اُمّ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا تھیں۔'' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اُمّ سلیط رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ مستحق ہیں۔ اُمّ سلیط رضی اللہ عنہا ان انصاری خواتین سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ (اُمّ سلیط رضی اللہ عنہا) غزوہ اُحد میں ہمارے لیے (پانی کے) مشکیزے اٹھا کر لاتی تھیں۔

علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ اس میں صاف تصریح ہے کہ اُمّ کلثوم جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں خاندان نبوت سے تھیں۔ (دیکھیے، الفاروق، ص: ۳۷۸، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور) ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زید بن عمر اکبر اور رقیہ پیدا ہوئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان سے عون بن جعفر نے نکاح کر لیا تھا۔ (اسد الغابة ۳/ ۱۰۱۷)

⇦⇦

Marfat.com

ہے۔ حضرت زید بن عمر بن خطاب ان کے عینی (حقیقی) بھائی ہیں۔ ❶

حضرت فاطمہ بنت عمر رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی علاتی (باپ شریک) بہن ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ

علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کی شادی حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ سے کردی اور ان کے بطن سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن پیدا ہوئے۔ ❷

حضرت عبد الرحمٰن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ قریشی عدوی ہیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔

ان کی والدہ حضرت لبابہ بنت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہا ہیں، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ابولبابہ! یہ (بچہ) تمھارا کیا لگتا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا نواسہ

⇦ الکلینی نے بھی لکھا ہے کہ حضرت اُمّ کلثوم عمر (رضی اللہ عنہ) کے نکاح میں تھیں کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی وفات ہوگئی۔
(فروع الکافی، المتوفی عنها زوجها المدخول بها این تعتد، ۲/ ۲۲۱، ط: هند)

ابوجعفر طوسی نے لکھا ہے کہ حضرت اُمّ کلثوم اور ان کے بیٹے زید بن عمر بن خطاب کا انتقال ایک ساتھ ہوا۔ یہ بھی پتا نہ چل سکا کہ ان دونوں میں سے کس کی روح پہلے قبض ہوئی۔ ان دونوں کی نماز جنازہ بھی اکٹھی ادا کی گئی۔ (تهذیب الاحکام، المیراث ۲/ ۳۸۰، ط: ایران)

ابن شہر آشوب مازندرانی نے لکھا: ”حضرت فاطمہ علیہا السلام سے حسن، حسین، زینب الکبریٰ اور اُمّ کلثوم پیدا ہوئیں۔ اُمّ کلثوم سے عمر نے شادی کی۔ (مناقب آلِ ابی طالب ۳/ ۶۲، بمبئی، هند)

زین الدین عاملی نے شادی کے ایک مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا: نبی ﷺ نے اپنی بیٹی کی شادی عثمان سے کی، اسی طرح علی نے اپنی بیٹی اُمّ کلثوم کی شادی عمر سے کی اور یہ دونوں ہاشمی نہیں ہیں۔
(مسالك الافهام، النكاح، جلد اول، ط: ۱۲۸۲هـ، ایران)

❶ طبقات ابن سعد ۸/ ٤٦٣؛ الإصابة: ١٤/ ٥٠٥؛ انساب الاشراف ٢/ ٦١.

❷ اسد الغابة ٢/ ٤١٣؛ انساب الاشراف ایضاً.

Marfat.com

ہے۔ آپ نے فرمایا:

مَا رَأَيْتُ مَوْلُوْدًا قَطُّ اَصْغَرَ خَلْقًا مِنْهُ.

''اس سے چھوٹے قد کا بچہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔''

آپ ﷺ نے کھجور چبا کر انھیں گھٹی دی، ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انھیں برکت کی دعا دی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ پورے قد کے آدمی بن گئے۔ جس مجمع میں بھی ہوتے دوسرے لوگوں سے بلند قامت لگتے۔ ❶

جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ کی عمر چھ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بہت مشابہ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انھیں دیکھتے تو یہ شعر پڑھتے تھے۔

اخـوكـم غيـر اشيـب قـد اتـاكـم
بـحـمـدالـلّـه عـادلـه الشبـاب

''اللہ کا شکر ہے تمھارے بھائی آئے ہیں جو ابھی بوڑھے نہیں ہوئے۔ ان کا شباب ابھی کامل و مکمل ہے۔'' ❷

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالحمید کو کوفے کا حاکم بنایا تھا۔ ❸

---

❶ ثقات ابن حبان (٣/ ٢٥٠)؛ تاريخ دمشق ٣٤/ ٣٦٩؛ جمهرة نسب قريش وأخبارها (٢/ ٨٢٢) تحقيق و شرح محمود محمد شاكر مجلة العرب الرياض المملكة العربية السعودية، ط: ٢، ١٤١٩هـ.

❷ اسد الغابة، ٢/ ٤١٣، الاصابة ٤/ ٣٠٧.

❸ اسد الغابة ٢/ ٤١٣.

Marfat.com

(۲۴) حضرت قریبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(قریبہ: قرابت والی عورت)

حضرت قریبہ بنت ابوسفیان بن حرب امویہ رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ ❶
حضرت قریبہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ کی وساطت سے نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہن ہیں۔

حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ

ان کے شوہر حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ انھیں اہل بدر میں سے چودہ مردوں نے نکاح کا پیغام بھیجا مگر انھوں نے انکار کردیا اور حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا، حضرت قریبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ (عقیل رضی اللہ عنہ) بدر کے دن اس کے محبوب لوگوں میں سے تھے یعنی ان کے والد (ابوسفیان)، ان کے بھائی حنظلہ، دادا عتبہ، ان کے بھائی شیبہ اور جو بدر کے معرکے میں مشرکین کا ساتھ دے رہے تھے۔ ❷

حضرت ابویزید عقیل بن ابوطالب (عبد مناف) بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبدمناف رضی اللہ عنہ قریشی ہاشمی ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد ہیں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے علاتی (باپ شریک) بھائی تھے۔ یہ اپنے دونوں بھائیوں سے بڑے تھے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دس برس جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیس برس بڑے تھے۔ ان کی

❶ الاصابة ٨/ ٣٣٧.
❷ الاصابة ایضاً.

Marfat.com

والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا تھیں۔ ❶

حضرت عقیل رضی اللہ عنہ جو مشرکین کے ساتھ جبراً شریک تھے، یہ اسی روز قید کر لیے گئے، ان کے پاس کچھ بھی مال نہ تھا تو ان کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا فدیہ دیا، پھر واقعہ حدیبیہ سے قبل مسلمان ہو کر آ گئے تھے اور ۸ھ میں انھوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی اور غزوۂ موتہ میں شریک تھے۔ پھر وہاں سے لوٹ کر آئے۔ پھر ان کو ایک مرض لاحق ہو گیا۔ ❷

حضرت عقیل رضی اللہ عنہ قریش کے ان چار اشخاص میں سے تھے جن کے پاس لوگ جاتے اور انھیں اپنا حکم بناتے، دوسرے شخص مخرمہ بن نوفل زہری، تیسرے ابوجہم بن حذیفہ عدوی اور چوتھے حویطب بن عبدالعزی عامری۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ قریش کے معائب جبکہ باقی تین لوگ ان کے محاسن بیان کرتے تھے۔ ،معائب قریش کو کثرت سے بیان کرنے کی وجہ سے قریش حضرت عقیل رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتے تھے۔ ❸

حضرت عقیل رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جدا ہو کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام چلے گئے۔ وہ ان کی خالہ فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ کے شوہر تھے۔ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے تو انھوں نے ان کی میزبانی کی اور اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے انھیں کپڑے پہنائے۔ جب شام ہوئی تو انھوں نے انھیں رات کے کھانے کے لیے بلایا جو روٹی، نمک اور ترکاری پر مشتمل تھا۔ ❹

حضرت عقیل رضی اللہ عنہ سے احادیث بہت کم مروی ہیں۔ جب حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو لوگوں نے کہا کہ تم دونوں میں موافقت رہے اور تمہارے بیٹے بیٹیاں کثرت سے ہوں،

❶ اسد الغابة ٢/ ٥٧٣.

❷ الإصابة : ٧/ ٢٢٢؛ اسد الغابة ٢/ ٥٧٤.

❸ الإصابة ٧/ ٢٢٢، ٢٢٧؛ اسد الغابة : ٢/ ٣٧٤، ٣٧٥.

❹ اسد الغابة ٢/ ٥٧٤.

Marfat.com

تو انھوں نے کہا کہ یہ نہ کہو کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کہو:

"اللہ تمھارے لیے برکت دیں، تم پر برکت نازل کریں اور تمھارے لیے اس بیوی میں برکت دیں۔" ❶

حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی وفات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ❷

---

❶ سنن نسائی ٤/ ١٠٧ (٣٣٧٣)؛ احمد ٣/ ٤٥٢، ابن ماجة: ١٩٠٦؛ إسناده صحيح. انظر: صحيح سنن ابن ماجة: ١٥٤٧/ ١٩٠٦، وآداب الزفاف ص (٩٠).

❷ اسد الغابة ٢/ ٥٧٥.

Marfat.com

(۲۵) حضرت قریبہ الصغری بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا

(قریبہ: قرابت والی، الصغری: چھوٹی عورت)

حضرت قریبہ الصغری رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ❶ کی بہن ہیں۔ ❷

حضرت قریبہ الصغری رضی اللہ عنہا سخت طبع خاتون تھیں۔ ❸

صلح حدیبیہ تک انھوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، البتہ بعد میں انھوں نے اسلام قبول کرلیا۔ ❹

(۱) منبہ بن حجاج

حضرت قریبہ الصغری رضی اللہ عنہا منبہ بن حجاج بن عامر کے نکاح میں تھیں۔ منبہ اور اس کے

---

❶ اُمّ المومنین اُمّ سلمہ ہند بنت ابوامیہ بن مغیرہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا قریشی مخزومی خاتون ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی کی زوجیت میں تھیں یہ آپ ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے اور دودھ شریک بھائی تھے۔ وہاں ان سے سلمہ، عمر، درہ اور زینب پیدا ہوئیں۔ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے زخموں کی وجہ سے فوت ہوگئے تو نبی ﷺ نے ان کے چار یتیم اور بے کس بچوں پر ترس کھا کر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ۴ھ میں نکاح کرلیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بعد ازاں ہجرت مدینہ کے لیے مکہ سے مدینہ کا سفر طے کیا۔

آیت تطہیر ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ اس وقت نازل ہوئی جب نبی ﷺ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں قیام پذیر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو اہل بیت میں شامل قرار دیا۔

آپ رضی اللہ عنہا تمام امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے آخر میں ۵۹ھ میں فوت ہوئیں۔

❷ تاریخ الامم والملوك ۳/ ۲۲۰. ❸ طبقات ابن سعد ۸/ ۱۸۹.

❹ تاریخ طبری ۳/ ۲۲۰، انساب الاشراف ۲/ ٦٦، امتاع الاسماع ٦/ ۱۵۷.

Marfat.com

بھائی کی ماں نبیہ اروی بنت عمیلہ بن سباق تھیں۔ وہ (منبہ) رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیتا اور طعن کرتا تھا۔ بدر کے موقع پر قتل ہوا۔ غزوۂ بدر میں یہ مشرکین کی معاونت کرتا تھا۔ ❶

(۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حضرت قریبہ الصغری رضی اللہ عنہا سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا مگر (مشرکات سے نکاح کی حرمت نازل ہونے کے بعد) مشرکہ ہونے کی وجہ سے صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ نے انھیں طلاق دے دی۔ ❷

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح رضی اللہ عنہ قریشی عدوی ہیں۔ ان کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن عبد اللہ تھیں۔ جو راجح قول کے مطابق ابوجہل کی چچا زاد بہن تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ واقعہ فیل کے تیرہ برس بعد پیدا ہوئے۔ قریش باہمی لڑائی یا غیر قوم سے جنگ کے دوران میں حضرت عمر کو ہی اپنا سفیر بنا کر بھیجتے تھے۔ ❸

مسلمانوں کی تعداد ساٹھ سے کم تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ انھوں نے بعثت نبوی کے چھٹے سال چھبیس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ ❹

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام نبی کریم ﷺ کی دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھا، آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی تھی:

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْكَ بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. ❺

---

❶ امتاع الاسماع ٦/ ١٥٣؛ سیرة النبی لابن هشام ١/ ٢٤٨.

❷ تاریخ الامم والملوك ٣/ ٢٢٠؛ انساب الاشراف ٢/ ٦٦؛ انظر صحیح البخاری (٢٧٣٢، ٥٢٨٧)؛ وفتح الباری (٩/ ٤١٨، ٤١٩).

❸ الإصابة (٧/ ٣١٢)؛ الاستیعاب ٣/ ٣٣٥؛ اسد الغابة ٢/ ٦٤١؛ تاریخ الخلفاء للسیوطی، ص: ١٣٠، مکتبه خلیل، لاهور.

❹ الإصابة: ٧/ ٣١٣؛ اسد الغابة ٢/ ٦٤١، ٦٤٢؛ طبقات ابن سعد ٣/ ٢٦٩.

❺ ترمذی، المناقب، مناقب ابی حفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ح: ٣٦٨١. وقال الترمذی: حسن صحیح.

Marfat.com

''اللہ! ان دو آدمیوں ابو جہل (عمرو بن ہشام) یا عمر بن خطاب میں جو آپ کو پسندیدہ ہو اس سے اسلام کو قوت عطا کر دیجیے۔''

نوٹ: ......ابو جہل میں بہت سی صلاحیتیں موجود تھیں مگر اس نے ان صلاحیتوں کو اسلام دشمنی کے لیے استعمال کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر اس قدر بلند آواز سے اللہ اکبر کہا گیا کہ ان کی تکبیر کی آواز مکہ کی گلیوں میں سنی گئی۔ ❶

ابو حفص عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو سردارانِ قریش آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا چاہتے تھے تاہم آپ کے حلیف عاص بن وائل سہمی نے آپ کی جان بچائی۔ ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ما زلنا اعزةً منذ اسلم عمر رضي الله عنه . ❸

''جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تب سے ہم عزت وقوت والے ہو گئے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد کوئی دوسرا نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ ❹

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ . ❺

''یقیناً اللہ نے عمر کی زبان پر حق جاری کر دیا ہے، لہٰذا وہ حق بات ہی کہتے ہیں۔''

اس کا ایک بڑا ثبوت موافقات عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے مواقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق حکم نازل کیا۔ اس سلسلے کے درج ذیل مواقع بہت نمایاں ہیں:

---

❶ السيرة لابن اسحاق ١/ ٢٢٣؛ سيرة ابن هشام (١/ ٣٤٦).

❷ بخاري، المناقب، ٦٥_٣٨٦٤.

❸ بخاري، المناقب، مناقب عمر بن خطاب رضي الله عنه : ٣٦٨٤.

❹ ترمذي، المناقب، مناقب ابی حفص عمر بن خطاب رضي الله عنه : ٣٦٨٦. وقال: حسن غريب.

❺ ابوداؤد: ٢٩٦٢؛ سنن ترمذي (٣٦٨٢). وقال: حسن غريب.

Marfat.com

۱: مسلمان عورتیں حجاب میں رہیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تمنا تھی تو اللہ تعالیٰ نے حجاب کا حکم نازل کردیا۔ ❶

۲: بدر کے قیدیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق آیات نازل کیں۔ ❷

۳: مقامِ ابراہیم کے پاس نماز پڑھی جائے، یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ تھا تو اس پر اللہ نے یہ آیت اتار دی: ﴿ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ﴾ ❸
''اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔'' ❹

۴: حرمتِ خمر کا حکم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بار بار التجا سے نازل ہوا۔ ❺

۵: رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ کے بارے میں آیات بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی چاہت کے مطابق نازل ہوئی تھیں۔ ❻

۶: سورۃ التحریم کی آیات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی چاہت کے مطابق نازل ہوئیں، نساء النبی ﷺ باہمی رشک کی بنا پر آپ ﷺ کے خلاف اکٹھی ہوگئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ بعید نہیں کہ نبی ﷺ طلاق دے دیں اور اللہ آپ کو تم سے بہتر ازواج عطا کردے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

﴿ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ

---

❶ بخاری: ٤٤٨٣۔ اس سلسلے میں سورۃ النور آیت ۳۱، ۶۰، الاحزاب: ۳۲، ۳۳، ۵۳، ۵۵ اور ۵۹ کا مطالعہ کیجیے۔

❷ مسلم: ١٧٦٣۔ دیکھیے سورۃ الانفال آیات ٦٧۔٦٨.

❸ البقرة: ٢/ ١٢٥. ❹ بخاری: ٤٠٢.

❺ ترمذی: ٣٠٤٩، ایضاً، من سورة المائدة. دیکھیے البقرة: ٢١٩، النساء: ٤٣، المائدة: ٩٠۔٩١.

❻ بخاری، التفسیر، قوله استغفرلهم اولا تستغفرلهم...... : ٤٦٧٠۔ دیکھیے سورۃ التوبة، ٨٠، ٨٤.

Marfat.com

مُؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝ ❶

''ان کا رب قریب ہے، اگر وہ تمھیں طلاق دے دیں کہ تمھارے بدلے آپ کو تم سے بہتر بیویاں دے دے، جو اسلام والیاں، ایمان والیاں، اطاعت کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں ہوں، شوہر دیدہ اور کنواریاں ہوں۔'' ❷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتے تھے۔ ❸ وہ نبی کریم ﷺ کے مقابلے میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتے تھے، جب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے نبی کریم ﷺ سے نان ونفقہ بڑھانے کا مطالبہ کیا ❹ تو آپ ﷺ رنجیدہ ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ حکم دیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کی گردن اڑا دوں؟ ❺

وفات النبی ﷺ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتہائی پریشان ہونا بھی آپ ﷺ سے محبت کی

---

❶ التحریم : ٦٦/ ٥ .

❷ بخاری، التفسیر، عسی ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا : ٤٤٨٣ .

❸ بخاری، الایمان والنذور، کیف کانت یمین النبی ﷺ : ٦٦٣٢ .

❹ نبی کریم ﷺ نے امہات کو اپنے ساتھ رہنے نہ رہنے کا اختیار دے دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے تخییر کے بارے میں قرآن نازل کردیا تھا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ (الاحزاب : ٣٣/ ٢٨-٢٩) ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ رکھتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ سامان دے دوں اور تمھیں رخصت کر دوں، اچھے طریقے سے رخصت کرنا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخری گھر کا ارادہ رکھتی ہو تو بے شک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

سب نے دوسرا آپشن ہی قبول کیا۔ رضی اللہ عنہن

❺ مسلم، الطلاق، فی الایلا و اعتزال ...... ١٤٧٩ .

Marfat.com

وجہ سے تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ مہاجرین سے بھی ہیں، اس لیے انھیں ہجرت کا اجر و ثواب بھی حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بدر، احد، احزاب، بیعتِ رضوان، خیبر، فتح مکہ، حنین وغیرہ میں شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کفار پر بہت سخت تھے۔ غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ ❶

غزوۂ احد کے موقع پر کفار و مشرکین کو ترکی بہ ترکی جواب دیا تھا۔ ❷

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پیش گوئی بھی کی تھی، چنانچہ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ احد پر چڑھے جبکہ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا کہ احد ٹھہر جا۔ فليس عليك الا نبي وصديق او شهيدان. ❸

''تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید (ہونے والے اشخاص) ہیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت نبی ﷺ کے شہر میں ہونے کی دعا بھی مانگی تھی۔ ❹ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کرلی۔ نیز انھوں نے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدفون ہونے کی تمنا کی تو وہ بھی قبول ہوگئی۔ ❺

ذوالحجہ کی آخری تاریخوں میں آپ رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ تین دن بیمار رہ کر یکم محرم کو ۲۴ھ میں وفات پا گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

ولید بن عبدالملک کے زمانے میں حجرے کی دیوار گر گئی تو اسے بناتے وقت ایک پاؤں نظر آیا تو لوگ گھبرا گئے، انھوں نے سمجھا کہ نبی ﷺ کا قدم ہے، لیکن کوئی ایسا آدمی نہیں تھا

---

❶ اسد الغابة ٢/ ٦٤٦ـ ٦٤٨. ❷ بخاری، المغازی، غزوة احد: ٤٠٤٣.

❸ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ: ٣٦٨٦.

❹ بخاری: ١٨٩٠.

❺ بخاری: ٣٧٠٠.

Marfat.com

جسے آپ ﷺ کا پاؤں مبارک پہچاننے میں یقینی علم ہوتا۔ تا آنکہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے لوگوں سے کہا: واللہ! یہ نبی ﷺ کا قدم نہیں بلکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں ہے۔ ❶

(۳) حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قریبہ الصغری رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تو بعد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ ❷

حضرت معاویہ بن صخر (ابوسفیان) بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف رضی اللہ عنہ قریشی اموی ہیں۔ ان کی ماں ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ عنہا تھیں۔ ان کا سارا خاندان فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا تھا۔ ان کے بھائی اور والد بھی اسی موقع پر مسلمان ہوئے۔ ❸

البتہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عمرۃ قضاء (۷ھ) کے موقع پر اسلام قبول کر چکے تھے مگر انھوں نے اپنا اسلام ظاہر نہ کیا۔ ❹

چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت معاویہ بن ابوسفیان صخر رضی اللہ عنہ اہل ایمان کے خالو ہیں اور رب العالمین کے رسول ﷺ کی (طرف آنے والی) وحی کے کاتب ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں: میں عمرہ قضاء کے موقع پر اسلام لایا تھا لیکن اپنے والد کی وجہ سے اسلام کو چھپائے رکھا۔ جب میرے والد کو پتا چلا تو کہنے لگے: تمھارا یہ بھائی یزید (بن ابوسفیان) تم سے اچھا ہے۔ جو اپنے باپ دادا کے دین پر قائم ہے۔ میں نے باپ سے کہا: میں نے (اسلام قبول کرنے سے قبل) سوچ بچار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

---

❶ بخاری، الجنائز، ۱۳۹۰.

❷ بخاری: ۲۷۳۲، ۵۲۸۷؛ تاریخ طبری ۳/ ۲۲۰؛ انساب الاشراف ۲/ ٦٦؛ امتاع الاسماع ٦/ ۱۵۷.

❸ الاستیعاب ۳/ ٤٧٠؛ اسد الغابة ۳/ ۲۱۵.

❹ اسد الغابة ایضاً.

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ جب عمرہ قضاء کے لیے مکے آئے تو میں اس وقت آپ ﷺ کی تصدیق کر چکا تھا۔ پھر جب مکہ فتح ہوا تو میں نے اپنا اسلام ظاہر کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے خوش آمدید کہا۔ ❶

چونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے اسلام ظاہر نہیں کیا تھا اس لیے بعض صحابہ مثلاً سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ آپ فتح سے پہلے مسلمان نہ تھے۔ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ابھی بچے ہی تھے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے انھیں گدی سے پکڑا اور ہاتھ سے تھپتھپایا، پھر فرمایا:

اِذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ .

''جا کر معاویہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔''

وہ آپ کے کاتب تھے۔ میں (عبداللہ) بھاگا بھاگا گیا (اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے) میں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری دیں۔ انھیں آپ کی ضرورت ہے۔ ❸

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ . ❹

''اللہ! انھیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دیجیے اور لوگوں کو ان کے ذریعے سے ہدایت عطا کیجیے۔''

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حمص کے گورنر حضرت عمر بن سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے

---

❶ البداية والنهاية ٨/ ٣٣.

❷ صحیح مسلم مع الشرح النووی ١/ ٤٠٢، قدیمی کتب خانه، کراچی، ط: ٢، ١٩٥٦ء.

❸ مسند احمد ١/ ٢٩٢؛ مسلم: ٢٦٠٤.

❹ ترمذی، المناقب، مناقب معاوية بن ابی سفيان رضی الله عنه: ٣٨٤٢. وقال الترمذی: حسن غريب.

Marfat.com

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو گورنر بنادیا تو لوگوں نے کہا: آپ نے عمیر رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے معاویہ رضی اللہ عنہ کو گورنر بنادیا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لا تذکروا معاویة الا بخیر.

''معاویہ کا صرف خیر اور بھلائی کے ساتھ ذکر کرو۔''

میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ. ❶

''اللہ! ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دیجیے۔''

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ. ❷

''اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھایے اور انھیں عذاب سے محفوظ رکھیے۔''

ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضو کا برتن لے کر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے جارہے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے برتن پکڑلیا، جس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے شکوہ کیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو وضو کروانے لگے۔ وضو کے دوران میں رسول اللہ ﷺ نے ایک یا دو مرتبہ سر اوپر اٹھایا تو فرمایا:

يَا مُعَاوِيَةُ! إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْدِلْ.

''معاویہ! اگر آپ کو حکومت ملے تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور عدل سے کام لینا۔''

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

❶ ترمذی، المناقب، مناقب معاویة ابن ابی سفیان: ۳۸۴۲؛ والمتن، صحیح لغیره بما قبله.

❷ مسند احمد ۱۲۸/٤، (حسن)؛ فضائل الصحابة لأحمد (۲/ ۱۱۵۵) تحقیق د: وصی اللہ عباس.

Marfat.com

نبی ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے مجھے یقین تھا کہ حکومت کے ذریعے میری آزمائش ہوگی حتیٰ کہ مجھے حکومت مل گئی۔ ❶

حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ انھوں نے (نبی ﷺ کے عمرہ ادا کر لینے کے بعد) مروہ کے پاس آپ ﷺ کے بال کاٹے۔ ❷

حدیث مصطفیٰ ﷺ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خدمتِ خلق کا شعبہ قائم کر دیا۔

ابومریم ازدی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنایا:

مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ.

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا سرپرست (حکمران) بنایا اور اس نے مسلمانوں کی ضرورتیں پوری نہ کیں جبکہ لوگ حاجت مند ہوں، ضرورت مند ہوں اور محتاج ہوں تو اللہ بھی اس کی حاجت، ضرورت اور کام پورا نہیں کرے گا۔''

یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مقرر کر دیا۔ ❸

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ آرمینیہ کے لشکر میں شامل تھے۔ لشکر کو بھوک اور مختلف مصائب نے آلیا تو انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

---

❶ مسند أحمد ٤/ ١٠١؛ مسند ابی یعلی (٧٣٤٢)، والبیهقی فی الدلائل (٤٤٧٦).

❷ بخاری: ١٧٣٠ـ مسند احمد ٤/ ٩٧.

❸ ابوداؤد، الخراج والامارة والفیء، فیما یلزم الامام من امر الرعیة: ٢٩٤٨ـ الحدیث صحیح. وقد صححه الحاکم فی المستدرك (٧٠٢٧) ووافقه الذهبی وصححه العلامة الألبانی فی صحیح سنن ابی داؤد (٢٦١٤).

Marfat.com

مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔''

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بلا کر پوچھا: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لشکر کو واپس بلا لیا اور اسے ہر طرح کی ضروری اشیاء مہیا کیں۔ ❶

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حدیث نبوی سے رہنمائی لیتے تھے۔ ایک دفعہ انھوں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، لیکن طویل نہ ہو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا نے لکھا: السلام علیك اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ.

''جو شخص لوگوں کی ناراضی مول لے کر اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے اللہ اسے لوگوں سے مستغنی کر دیتا ہے اور جو لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اللہ کی ناراضی مول لیتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔''

(وہ اس کے ساتھ جو بھی سلوک کریں) والسلام علیك. ❷

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ تو (احترام کے لیے) کھڑے ہو گئے مگر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن

---

❶ مسند احمد ٤/ ٣٦٢ سنده صحيح.

❷ ترمذى: ٢٤١٤؛ صحيح سنن ترمذى، حديث: ١٩٦٧۔ بل رُوى موقوفاً ومرفوعاً عند الترمذى فى الزهد، والحديث صحيح بشواهده. وصححه العلامة الألبانى فى تخريج المشكاة (٥٠٥٨)؛ العقيدة الطحاوية (٢٧٨).

Marfat.com

عامر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . ❶

"جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں وہ اپنی جگہ آگ (جہنم) میں بنالے۔"

اس حدیث سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی عاجزی وانکساری اور حدیثِ مصطفیٰ ﷺ کی پاسداری کرنے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ ایک ہی وتر پڑھتے ہیں، آپ ان کے بارے میں کچھ کہیں گے؟ آپ نے فرمایا:

انه فقيه . "وہ فقیہ ہیں۔" ❷

یعنی وہ دین کو سمجھتے ہیں، ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا اور نہ ان کے اس فعل پر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو خطبے کے دوران میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ۶۳ سال (قمری) کی عمر میں فوت ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۶۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آج میں بھی ۶۳ کی عمر میں ہوں۔ ❸

ان کی تمنا تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حنین اور طائف کے غزوات میں شرکت کی۔ حنین کے مالِ غنیمت میں سے نبی کریم ﷺ نے انھیں سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی دی تھی۔ ❹

---

❶ ابوداؤد، الادب، فی قيام الرجل للرجل: ٥٢٢٩؛ رواه الترمذی فی الأدب (٢٧٥٤، ٢٧٥٥)، وقال: حديث حسن.

❷ بخاری، المناقب، ذكر معاوية رضی اللہ عنہ: ٣٧٦٩.

❸ مسند احمد ٤/ ٩٧.

❹ طبقات ابن سعد ٧/ ١٢٨.

Marfat.com

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا لشکر شام پر چڑھائی کے لیے بھیجا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ دونوں شریک تھے۔ جب حضرت یزید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کا جانشین مقرر کر دیا۔ جب خلیفہ کو خبر شہادت موصول ہوئی تو انھوں نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے یزید رضی اللہ عنہ کی تعزیت کی۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ نے اس کا جانشین کسے مقرر کیا ہے؟ جب خلیفہ سے معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام سنا تو ابوسفیان نے اس صلہ رحمی کو سراہا۔ (1)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے طرابلس، عمودیہ، شمشاط، ملطیہ قبرص اور قسطنطنیہ کو فتح کیا۔ سب سے پہلا بحری بیڑا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہی سمندر میں اتارا تھا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا پہلا بحری بیڑہ ۲۷ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں نکلا جس نے قبرص کو فتح کیا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا (جن کی قبر قبرص میں ہے) فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا.

”میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں سوار ہو کر جہاد کرے گا اس کے لیے جنت واجب ہو گی۔“

ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا:

اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ.

”میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر روم کے دارالحکومت پر چڑھائی کرے گا اس کے لیے مغفرت ہے۔“

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے پھر کہا: کیا میں بھی ان میں شامل ہوں۔ آپ نے فرمایا:

(1) اسد الغابة ۳/ ۲۱۵.

Marfat.com

نہیں۔ (آپ پہلے لشکر میں ہوں گی۔) ❶

چنانچہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے عہد میں (اپنے شوہر عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کے لیے) سمندری سفر اختیار کیا اور (واپسی پر) خچر سے گر کر شہید ہو گئیں۔ ❷

قیصر روم کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خوب رسوا کیا، اسے ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔ جب قیصر روم نے دیکھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں مشغول ہیں تو وہ اپنے عظیم لشکروں کے ساتھ بعض شہروں کو فتح کرنے کے لیے قریب آ گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے لکھا: ارے ملعون! اللہ کی قسم! اگر تو باز نہ آیا اور اپنے ملک واپس نہ گیا تو میں اپنے چچا زاد بھائی (علی رضی اللہ عنہ) کے ساتھ صلح کر کے تیرے خلاف نکلوں گا اور تجھے تیرے سارے شہروں سے نکال دوں گا اور تیری سرزمین کو اس کی فراخی کے باوجود تجھ پر تنگ کر دوں گا۔ ❸

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیس سال تک خلیفہ رہے۔ پیشتر ازیں بیس سال امیرِ شام رہ چکے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں چار سال دمشق کے والی (گورنر)، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں بارہ سال دمشق و شام کے والی، چار سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں اور چھ ماہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں والی رہے۔ ۴۱ھ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت سے دستبردار ہو کر ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس بیعت سے افتراق کا خاتمہ ہو گیا اور اس سال کا نام عام الجماعۃ (اتفاق کا سال) رکھا گیا۔ ❹

---

❶ بخاري، الجهاد، ما قيل في قتال الروم: ٢٩٢٤.

❷ بخاري، التعبير، رؤيا بالنهار: ٧٠٠٢.

نوٹ: ......حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کی قبر قبرص میں ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے دلائل النبوۃ، از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار، اردو ترجمہ از راقم بنام: صداقت نبوت محمدی، ص: ۲۸-۳۰)

❸ البداية والنهاية ٧/ ٣٤٥.

❹ الإصابة: ١/ ٢٢٩؛ اسد الغابة ٣/ ٢١٦.

Marfat.com

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے اپنا رخسار زمین پر رکھا، پھر پہلو بدلا اور دوسرا رخسار زمین پر رکھا اور رونے لگے؛ پھر یہ کہا: اللہ! آپ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ﴾ ❶

''بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے، جسے چاہے گا۔''

اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْنِيْ فِيْمَنْ تَشَآءُ اَنْ تَغْفِرَ لَهُ. ❷

''اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل کر دیجیے جنھیں آپ اپنی مشیت سے معاف کرنے والے ہیں۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۶۰ھ کو رجب کے مہینے میں (تقریباً آٹھ دہائیاں زندگی گزارنے کے بعد) وفات پائی۔ ❸

(۴) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت قریبہ الصغری رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو ان کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا:

اتتزوج طعينة امير المؤمنين؟

مطلب یہ ہے کہ تم نے امیر المومنین کی چھوڑی ہوئی خاتون سے شادی کر لی ہے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی تو حضرت قریبہ الصغری رضی اللہ عنہا سے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی، ان سے ام حکیم (بنت عبدالرحمٰن) اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن

---

❶ النساء: ٤/ ١١٦.

❷ المحتضرين: ٣٤٠؛ تاريخ دمشق ٥٩/ ٢٢٦؛ البداية والنهاية ٨/ ١٥٢.

❸ ايضاً ٣/ ٢١٦.

Marfat.com

پیدا ہوئے۔ ❶

ایک دن حضرت قریبہ الصغری رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: دیکھو! اللہ کی قسم! مجھے آپ سے ڈرایا گیا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: تمھارا معاملہ تمھارے ہاتھ میں ہے۔ وہ کہتی ہیں: میں ابن صدیق رضی اللہ عنہ پر کسی کو ترجیح دینے والی نہیں، پھر انھیں طلاق نہیں ہوئی اور اپنے نکاح پر قائم رہیں۔ ❷

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی رضی اللہ عنہ قریشی تیمی ہیں۔ ان کا نام عبدالکعبہ یا عبدالعزی تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔

یہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے بیٹے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام حضرت ام رومان (بنت عامر بن عویمر کنانیہ) رضی اللہ عنہا ہے۔ یہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی تھے۔ انھوں نے حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا، ان کا اسلام بہت عمدہ تھا (نفاق کی آمیزش نہ تھی) خوش طبعی بھی کرتے تھے۔ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ ❸

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے خاندان کی چار پشتوں کو شرف صحابیت حاصل ہے: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوقحافہ یعنی باپ، بیٹا، پوتا اور پڑپوتا سب صحابی ہیں۔ ❹

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بہادر اور بہت اچھے تیر انداز تھے۔ غزوۂ بدر اور احد میں کفار کی طرف سے شریک تھے۔ جب (میدان جنگ میں) انھوں نے اپنے لڑنے کے لیے مقابل طلب کیا تو ان کے والد محترم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے مقابلے پر جانے کے لیے تیار ہوئے

---

❶ امتاع الاسماع ٦/ ١٥٢، ١٥٧.

❷ طبقات ابن سعد ٨/ ١٨٩.

❸ اسد الغابة ٢/ ٣٠٠، ٤٢٥؛ انظر تحفة الأشراف للمزی (٧/ ١٩٤-١٩٥).

❹ ایضاً ٢/ ٤٢٥.

Marfat.com

مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! آپ میری ہی خدمت میں رہیں۔ ❶

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ یمامہ میں بھی شریک تھے اور اس دن اہل یمامہ کے ساتھ بڑے بڑے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ یہی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہیں جنھوں نے محکم یمامہ بن طفیل کو قتل کیا تھا۔ جس سے قلعہ کی شکستہ جانب خالی ہوگئی اور مسلمان اسی جانب سے قلعہ میں داخل ہوگئے۔ ❷

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جنگ جمل میں بھی شریک تھے۔ ❸

آپ رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے جو مسواک یہ کر رہے تھے وہی مسواک نبی کریم ﷺ نے مرض الموت میں استعمال کی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ عبدالرحمٰن کے پاس تازہ مسواک تھی جو وہ کر رہے تھے (یا تازہ مسواک استعمال کے لیے تھی) آپ ﷺ اس مسواک کی طرف دیکھتے رہے۔ چنانچہ میں نے ان سے لے لی، اسے دانتوں سے چبا کر، جھاڑ کر اور صاف کر کے آپ ﷺ کو دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر عمدہ مسواک کی کہ میں نے آپ کو اس سے اچھے طریقے سے مسواک کرتے کبھی نہیں دیکھا۔ مسواک سے فارغ ہوتے ہی آپ نے (سر مبارک اٹھا کر) اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی اٹھائی اور تین بار کہا:

فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

''اللہ! بہترین رفیق۔''

پھر آپ کا انتقال ہوگیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مات بین حاقنتی

---

❶ حاکم ۳/ ۴۷۴؛ اسد الغابة ۲/ ۴۲۵.

❷ اسد الغابه ۲/ ۴۲۵.

❸ ایضاً ۲/ ۴۲۶.

Marfat.com

وذاقنتی آپ کی وفات ہوئی تو سر میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔ ❶

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ مدینے میں رہتے تھے، یزید کی بیعت مکمل ہونے سے پہلے ہی مکے چلے گئے اور وہیں فوت ہوئے۔ ان کی موت ناگہانی تھی۔ مکہ سے چند میل کے فاصلے پر ایک حبشی نامی جگہ میں سوتے کے سوتے ہی رہ گئے۔ وہاں سے ان کی لاش لائی گئی اور مکہ کے بالائی حصے میں مدفون ہوئے۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کے ارادے سے مکہ تشریف لائیں تو ان کی قبر پر گئیں اور یہ اشعار کہے:

وكنا كندماني جذعة حقبة
من الدهر حتى قيل لن يتصدعا
فلما تفرقنا كاني ومالكا
لطول اجتماع لم نبت ليلة معا

"ہم جذعہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے حتیٰ کہ کہا جانے لگا کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے جب ہم جدا ہوئے تو گویا میں اور مالک طویل مدت تک اکٹھا رہنے کے بعد بھی ایسے تھے جیسے ہم ایک رات بھی اکٹھے نہ رہے تھے۔"

پھر فرمانے لگیں: اللہ کی قسم! اگر میں موجود ہوتی تو تمہیں جائے وفات پر ہی دفن کیا جاتا اور اگر میں تمہاری وفات کے وقت موجود ہوتی تو (یہاں قبر پر) تمہاری زیارت کرنے نہ آتی۔ ❷

اکثر اہل سیر اور مؤرخین کے مطابق ان کی وفات ۵۳ھ میں ہوئی۔ ❸

---

❶ بخاری، المغازی، ح: ٤٤٣٨.

❷ مستدرك للحاكم (٣/ ٥٤٠)؛ مشكاة المصابيح: ١٧١٨.

❸ اسد الغابة ٢/ ٤٢٧؛ البداية والنهاية ٨/ ١٢١.

Marfat.com

(۲۶) حضرت قریبہ (ثویبہ) الکبریٰ بنت ابو امیہ رضی اللہ عنہا

(قریبہ: قرابت والی، ثویبہ: واپس آنا، الکبریٰ: بڑی عورت)

حضرت قریبہ (الکبریٰ) بنت ابو امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم رضی اللہ عنہا قریشیہ مخزومیہ ہیں۔ ان کا ذکر اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے جو ان کی (علاتی) ہمشیر تھیں۔ ❶

زمعہ بن اسود بن مطلب

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن حضرت قریبہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا نکاح زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی سے ہوا۔ (بعض نے ان کا نام ثویبہ الکبریٰ بیان کیا ہے) ان سے ان کے بیٹے عبداللہ، وہب، یزید اور حارث پیدا ہوئے۔ زمعہ بن اسود ان پانچ لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے شعب ابی طالب میں محصوری کا عہد توڑنے کا منصوبہ بنایا۔ ❷

زمعہ بن اسود اکابر قریش اور شرفاء (بااثر) قریش میں سے تھا۔ غزوۂ بدر میں مشرکین کی طرف سے شامل تھا۔ اس کی والدہ اروی بنت حذیفہ بن مسعر بن سعید بن سہم تھیں۔ زمعہ جاہلیت میں خطبائے قریش میں سے ایک تھا۔ یہ ان لوگوں میں شامل تھا جو مسلمانوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝٩٥﴾ ❸

"بے شک ہم آپ کے لیے مذاق اڑانے والوں کے مقابلے میں کافی ہیں۔"

زمعہ بن اسود غزوۂ بدر کے موقع پر کفر کی حالت میں مارا گیا۔ ❹

---

❶ اسد الغابة ٣/ ٩١٨.
❷ امتاع الاسماع ٦/ ١٣٩، ١٤٩.
❸ الحجر: ١٥/ ٩٥.
❹ امتاع الاسماع ٦/ ١٣٩.

Marfat.com

(۲۷) حضرت لبابہ الصغریٰ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

(لبابہ: دانا، عقلمند عورت، الصغریٰ: چھوٹی عورت)

حضرت لبابہ الصغریٰ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن حزن بن بجیر بن حزم بن دویبہ بن عبد اللہ بن ہلال اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ ان کی والدہ فاختہ بنت عامر ثقفیہ ہیں۔ یہ مشہور صحابی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ [1]

حضرت لبابہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی اُمّ الفضل لبابہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ [2]

حضرت لبابہ الصغریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بارے میں ابن اثیر کا کہنا ہے کہ ان کا صحابیہ ہونا اور اسلام مخدوش ہے۔ [3] مگر صحیح یہ ہے کہ وہ صحابیہ ہیں جیسا کہ ابن سعد رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ لبابہ الصغریٰ رضی اللہ عنہا نے ہجرت کے بعد اسلام قبول کیا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ [4]

ولید بن مغیرہ

حضرت لبابہ الصغریٰ رضی اللہ عنہا ابو شمس ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی کے نکاح میں تھیں۔ [5]

---

1. الاصابة ۸/ ۳۵۱؛ اسد الغابة ۱/ ٦٦١، ۳/ ۹۲۵.
2. اسد الغابة ۱/ ٦٦١.
3. ایضاً.
4. طبقات ابن سعد ۸/ ۳۰۰، الاصابة ۸/ ۳۵۱، انساب الاشراف ۲/ ۸٤؛ امتاع الاسماع ٦/ ۱۷۰.
5. انساب الاشراف ۲/ ۸٤.

Marfat.com

ولید مسلمانوں کا بہت بڑا حریف تھا۔ ابوجہل کا حقیقی چچا اور قریش کا انتہائی زیرک آدمی تھا۔ پیچیدہ مسائل کی گتھیاں سلجھانے کے لیے قریش اسی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ❶

یہ بہت مالدار تاجر تھا، اس کی دولت مجموعی طور پر قریش کے برابر تھی۔ سب قریش مل کر ایک سال بیت اللہ پر غلاف چڑھاتے تھے اور اگلے سال ولید بن مغیرہ اکیلا ہی غلاف چڑھاتا تھا۔ ❷

ولید بن مغیرہ ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہتا ہے: محمد! مجھے قرآن سناؤ، آپ ﷺ نے اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾﴾ ❸

"بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

ولید کہنے لگا: ذرا دوبارہ پڑھو! آپ ﷺ نے اسی آیت کی دوبارہ تلاوت کی۔ ❹

یہ کلام سن کر ولید واپس بنی مخزوم کی مجلس میں جا کر کہتا ہے کہ اللہ کی قسم! میں ابھی ابھی محمد سے ایسا کلام سن کر آ رہا ہوں جو کسی انسان کا کلام ہو سکتا ہے نہ جن کا۔ اللہ کی قسم! محمد کے کلام میں بڑی شیرینی ہے، اس کی بنیاد بڑی پائیدار ہے، اس کی ٹہنیاں بہت ثمر آور ہیں۔ اس کلام (قرآن) میں بڑی قبولیت اور جاذبیت ہے۔ قریش کہنے لگے: ولید صابی ہو گئے ہیں۔ واللہ! اگر ولید صابی ہو گئے تو تمام قریش صابی ہو جائیں گے کیونکہ ولید بن مغیرہ کو

---

❶ ایضاً ١/ ١٥٠. ❷ ایضاً.

❸ النحل: ١٦/ ٩٠.

❹ دلائل النبوة للبيهقي ٢/ ١٩٩، دارالاشاعت، کراچی؛ المستدرك (٢/ ٥٥٠)، وصححه على شرط البخاري ووافقه الذهبي؛ صحيح بمجموع الطرق، انظر: دلائل (٢/ ١٤٣)؛ وشعب الايمان (١/ ١٥٦).

Marfat.com

ریحان کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

ایام حج میں حجاج کرام کو نبی کریم ﷺ سے دور رکھنے اور متنفر کرنے کے لیے بھی ولید کی رائے سے قریش نے یہ منصوبہ طے کیا کہ لوگوں سے کہیں گے کہ محمد نے جادو کے زور پر مکہ کے پُرامن معاشرے میں فساد برپا کر دیا ہے۔ اس پر ولید کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آیات نازل کیں۔

﴿ذَرْنِیْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾﴾ ❶

”چھوڑ مجھے اور اس شخص کو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔ اور میں نے اسے لمبا چوڑا مال عطا کیا۔ اور حاضر رہنے والے بیٹے (عطا کیے)۔ اور میں نے اس کے لیے سامان تیار کیا، ہر طرح تیار کرنا۔ پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں۔“ ❷

قرآن کریم کی تاثیر اور انجذاب کے آگے قریش بے بس تھے مگر عصبیت کی وجہ سے اس کی صداقت کا انکار کرتے تھے اور اپنی شکست خوردگی چھپاتے تھے۔ ولید بھی انہی مایوس اور متعصب لوگوں میں سے ایک تھا۔ ایک دن کہنے لگا: جو بات محمد کہہ رہا ہے اگر یہ سچ ہوتی تو قرآن مجھ پر یا ابو مسعود ثقفی پر اترتا، کیونکہ وہ اہل طائف کا سردار ہے اور مکہ کے سب سے زیادہ محترم قبیلہ قریش کا سردار ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کیں:

﴿وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا ؕ وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾﴾ ❸

---

❶ المدثر: ٧٤/ ١١-١٥.

❷ رواه الحاكم في المستدرك (٢/ ٥٥٠)، وصححه على شرط البخاري. بل الطرق المرفوعة والمرسلة تشد بعضها بعضاً؛ دلائل النبوة للبيهقي: ٥١٥.

❸ الزخرف: ٤٣/ ٣١، ٣٢.

Marfat.com

''اور انھوں نے کہا یہ قرآن ان دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا؟ کیا وہ (اے نبی!) آپ کے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے خود ان کے درمیان ان کی معیشت دنیا کی زندگی میں تقسیم کی اور ان میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کیا، تاکہ ان کا بعض، بعض کو تابع بنالے اور آپ کے رب کی رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔'' (1)

ولید بن مغیرہ، امیہ بن خلف اور ابوجہل نے ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کو جب آپ ان کے پاس سے گزرے تو برے القابات سے پکارا اور مذاق اڑایا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:

﴿وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰﴾ (2)

''اور بلاشبہ یقیناً آپ سے پہلے کئی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا، تو ان لوگوں کو جنھوں نے ان میں سے مذاق اڑایا تھا، اسی چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔''

علی بن برہان الدین حلبی نے ولید بن مغیرہ کے انجام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ولید ایک دفعہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرا جو تیر بنا رہا تھا، اتفاق سے ایک تیر اس کے کپڑے میں الجھ گیا۔ مگر اس نے تکبر کی وجہ سے راستے میں رک کر اور جھک کر تیر نکالنے کو اپنی شان کے خلاف سمجھا اور اسی طرح گھر چلا گیا۔ چلنے سے وہ تیر اس کی پنڈلی کی ایک رگ میں چبھ گیا۔ جس کی وجہ سے زہر پھیل گیا اور اسی سے مر گیا۔ (3)

(1) انساب الاشراف ۱/ ۱۵۲. (2) الانعام: ٦/ ١٠.
(3) سیرت حلبیة ۱/ ۳٤٥، ط: ۱۹۹۹، دارالاشاعت، کراچی.

Marfat.com

(۲۸) حضرت ام الفضل لبابہ الکبریٰ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

(لبابہ: دانا عورت، عقلمند۔ الکبریٰ: بڑی عورت)

حضرت اُمّ الفضل لبابہ الکبریٰ بنت حارث بن حزن بن بجیر رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی عینی (حقیقی) بہن، ہند (خولہ) بنت عوف زہیر بن حارث کنانیہ کی بیٹی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ [1]

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی والدہ کو سسرال کے لحاظ سے اکرم الناس کہا جاتا ہے، اس لیے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے شوہر رسول اللہ ﷺ تھے۔

حضرت اُمّ الفضل لبابۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے یکے بعد دیگرے شوہر حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت سلمیٰ بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے یکے بعد دیگرے شوہر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت لبابہ الصغری رضی اللہ عنہا یعنی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی والدہ کا شوہر ولید بن مغیرہ تھا۔

اور مغیرہ قریش کے سرداروں میں سے تھا اور جناب عباس، جعفر، محمد بن ابوبکر، یحییٰ بن

---

[1] صحيح الجامع: ٢٧٦٣؛ سنن نسائی الكبرى: ٨٣٢٨؛ والحاكم فی المستدرك (٤/ ٣٥)، وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبی؛ طبقات ابن سعد ٨/ ١٩٨؛ اسد الغابة ٣/ ١٩٢٥.

Marfat.com

علی اور خالد بن ولید کی اولاد ان کی ممانی کی اولاد تھی۔ ❶

مکہ میں حضرت لبابہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد پہلی خاتون ہیں جو مسلمان ہوئیں۔ ❷

انھوں نے ہجرت مدینہ کا ارادہ کیا مگر ہجرت نہ کرسکیں۔ ان کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں اور میری والدہ کمزور خواتین اور ناتواں بچوں ❸ میں سے تھے۔ ❹

انھوں نے بعد میں ۷ھ میں ہجرت کی۔

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا ان نجیب خواتین میں سے ہیں جنھوں نے چھ بیٹوں کو جنم دیا۔ اس عہد میں یہ شرف صرف انھیں حاصل ہوا، عبداللہ بن یزید ہلالی کہتا ہے۔

ما ولدت نجیبة من فحل

بجبل تعلمه او سهل

---

❶ اسد الغابة ۳/ ۹۲۵.

❷ ایضاً، سیر اعلام النبلاء للذهبی ۲/ ۳۱۵؛ الاشراف ۲/ ۸۳؛ تهذیب الکمال ۱۱/ ۷۷۰؛ طبقات ابن سعد ۸/ ۲۷۷).

❸ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے رعایت دی تھی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٩٨﴾ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٩٩﴾﴾ (النساء: ٤/ ٩٧-٩٩) ''بے شک وہ لوگ جنھیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، کہتے ہیں تم کس کام میں تھے؟ وہ کہتے ہیں ہم اس سرزمین میں نہایت کمزور تھے۔ وہ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟ تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔ مگر وہ نہایت کمزور مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ کسی تدبیر کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کوئی راستہ پاتے ہیں۔ تو یہ لوگ، اللہ قریب ہے کہ انھیں معاف کردے اور اللہ بے حد معاف کرنے والا، نہایت بخشنے والا ہے۔''

❹ بخاری: ٤٥٩٧.

Marfat.com

کستة مــن بـــطــن ام الــفـضــل
اکــرم بهــا مــن کهــلة وکهــل
عــم الـنـبـی الـمـصـطفی ذی الفضل
وخــاتــم الــرسل وخیر الــرسل ❶

''ہمارے علم کے مطابق کسی نجیب عورت نے ایک جوان مرد سے جو دشمن کے مقابلے میں پہاڑ اور دوستوں کے لیے نرم خو ہے، اس طرح چھ بیٹے نہیں جنے جس طرح کہ اُمّ الفضل کے بطن سے تولد ہوئے۔ وہ خاتون اپنی کہولت اور عمر رسیدہ بزرگ جو برگزیدہ نبی، خاتم الرسل اور خیر الرسل کا قابل احترام چچا ہے کی وجہ سے کتنی معزز اور مکرم ہے۔''

یہ چھ بیٹے یہ ہیں: (۱) فضل (۲) عبد اللہ (۳) عبید اللہ (۴) معبد (۵) قثم (۶) عبدالرحمٰن۔ ساتویں ام حبیب نامی بیٹی تھی۔ ❷

حضرت اُمّ الفضل لبابہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور ان کی بہنوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلْاَخَـوَاتُ مُـؤْمِـنَاتٌ مَیْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ ﷺ وَ أُمُّ الْـفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ وَسَلْمٰی امْرَاَةُ حَمْزَةَ وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ اختهن لِاُمِّهِنَّ ❸

''(یہ چاروں) بہنیں مومن ہیں: نبی کی بیوی میمونہ، ام الفضل بنت حارث، حمزہ کی بیوی سلمٰی اور اسماء بنت عمیس، یہ سب ماں جائی بہنیں تھیں۔''

اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا عابدہ وزاہدہ خاتون تھیں۔ آپ ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتی تھیں۔ ❹

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا ایک بہادر خاتون تھیں چنانچہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ایک غلام ابورافع بیان کرتے ہیں کہ میں پتھر کے پیالے بنانے کا کام کرتا تھا اور جس کمرے میں زم زم کا کنواں تھا اس میں بیٹھ کر پتھر کے پیالے تراشا کرتا تھا، اللہ کی قسم!

---

❶ الاستیعاب ٤/ ٤٦١؛ اسد الغابة ٣/ ٩٢٥.
❷ انساب الاشراف ٢/ ٨٣.
❸ سنن الکبریٰ للنسائی: ٨٣٢٨.
❹ طبقات ابن سعد ٨/ ٢٠٣.

Marfat.com

وہ بیٹھا پیالے بنا رہا تھا اور میرے پاس اُمّ الفضل (رضی اللہ عنہا) بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ ابولہب آیا (جس نے بدر میں خود جانے کی بجائے عاص بن ہشام کو بھیج دیا تھا)، وہ آ کر حجرے کے پردے کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کی پشت میری طرف تھی، لوگوں نے اچانک کہا: وہ دیکھو! ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آ رہے ہیں۔ وہ آیا تو اس سے ابولہب نے کہا: ادھر میرے پاس آؤ اور سناؤ مقامِ بدر سے کیا خبر لائے ہو؟ وہ ابولہب کے پاس بیٹھ گیا اور لوگ وہاں کھڑے ہوگئے، ابولہب نے کہا: میرے بھتیجے! بتاؤ وہاں ہمارے لوگوں کے ساتھ کیا بیتی؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! جب ہمارا مسلمانوں سے آمنا سامنا ہوا تو ہم نے ان کے آگے اپنے کندھے جھکا دیے۔ انھوں نے جس طرح چاہا ہمیں قتل کیا اور جس طرح چاہا ہمیں گرفتار کیا۔ اللہ کی قسم! میں اپنی قوم کو ملامت نہیں کرتا، ہم سفید رنگ کے افراد سے ملے جو سفید و سیاہ دھاریوں والے گھوڑوں پر سوار تھے۔ وہ آسمان اور زمین کے درمیان پھیلے ہوئے تھے اور کوئی چیز ان کے سامنے ٹھہرتی نہ تھی۔

ابورافع کہتے ہیں میں نے اپنے ہاتھ سے حجرے کا پردہ اٹھایا اور پھر بلند آواز سے کہا: اللہ کی قسم! یہ فرشتے تھے۔ [1]

---

[1] بدر میں فرشتوں کے نزول کا تذکرہ قرآن نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ ﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۲۳، ۱۲۷) ''اور بلاشبہ یقیناً اللہ نے بدر میں تمھاری مدد کی، جب کہ تم نہایت کمزور تھے، پس اللہ سے ڈرو، تاکہ تم شکر کرو۔ جب تو ایمان والوں سے کہہ رہا تھا کیا تمھیں کسی طرح کافی نہ ہوگا کہ تمھارا رب تین ہزار فرشتوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے، جو اتارے ہوئے ہوں۔ کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو اور ڈرتے رہو اور وہ اپنے اسی جوش میں تم پر آ پڑیں تو تمھارا رب پانچ ہزار فرشتوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے گا، جو خاص نشان والے ہوں گے۔ اور اللہ نے اسے نہیں بنایا ⇐

Marfat.com

میری یہ بات سن کر ابولہب نے میرے چہرے پر زناٹے دار طمانچہ رسید کیا، میں اس کے مقابلے پر کھڑا ہوا تو اس نے مجھے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ پھر وہ میری چھاتی پر چڑھ کر مجھے زدوکوب کرنے لگا، میں کمزور آدمی تھا۔ اُمّ الفضل (رضی اللہ عنہا) یہ صورتِ حال دیکھ کر اٹھی، اس نے کمرے سے لاٹھی پکڑی اور زور سے اس کے سر پر دے ماری، جس سے اس کے سر میں گہرا زخم آیا اور اُمّ الفضل (رضی اللہ عنہا) نے غصے سے کہا: کیا اس کے آقا کو غائب پا کر تو نے اسے کمزور سمجھ لیا ہے!

ابولہب خائب و خاسر ہو کر وہاں سے چلا گیا...... اللہ کی قسم! سات دن کے بعد وہ عدسہ (طاعون کی ایک قسم، جس سے پھوڑے نکل آتے ہیں) کی بیماری میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ ☆ ❶

کعب بن اشرف ایک یہودی سردار تھا، وہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو اذیت دیا کرتا تھا۔ لوگوں کو ان کے خلاف لڑائی کے لیے انگیخت کیا کرتا تھا۔ اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا اور دیگر مسلمان خواتین کی اپنے اشعار میں تشبیب کرتا تھا۔ اس سے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو مزید تکلیف ہوتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ اس کے شر کا قلع قمع کر دیں۔ ❷

⇐⇐ مگر تمھارے لیے ایک خوشخبری اور تا کہ تمھارے دل اس کے ساتھ مطمئن ہو جائیں اور مدد نہیں ہے مگر اللہ کے پاس سے، جو سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔ تا کہ وہ ان لوگوں کا ایک حصہ کاٹ دے جنھوں نے کفر کیا، یا انھیں ذلیل کر دے، پس وہ ناکام واپس لوٹ جائیں۔'' (نیز دیکھیے: الانفال: ۸/ ۷۔۱۴)

☆ اس ظالم کا حشر قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝﴾ (اللھب ۱۱۱/ ۱۔۵) ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ (خود) ہلاک ہو گیا۔ نہ اس کے کام اس کا مال آیا اور نہ جو کچھ اس نے کمایا۔ عنقریب وہ شعلے والی آگ میں داخل ہو گا۔ اور اس کی بیوی (بھی آگ میں داخل ہو گی) جو ایندھن اٹھانے والی ہے۔ اس کی گردن میں مضبوط بٹی ہوئی رسی ہو گی۔''

❶ البداية والنهاية ۲/ ۳۹۔ ۴۰.

❷ البداية والنهاية ۴/ ۸.

Marfat.com

چنانچہ انھوں نے اس فتنے کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔ ❶

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے تیس احادیث بھی روایت کی ہیں، جن میں سے تین صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہیں۔ ایک متفق علیہ ہے۔ ایک صرف بخاری میں اور ایک صرف مسلم میں ہے، ان کی مرویات صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ ❷

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا کو یہ فضل وشرف بھی حاصل ہے کہ انھوں نے سید شباب اهل الجنة حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دودھ بھی پلایا ہے، وہ کہتی ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ایک حصہ میرے گھر میں ہے، آپ نے فرمایا، اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری بیٹی فاطمہ ایک بیٹے کو جنم دے گی جسے آپ دودھ پلائیں گی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔ امّ الفضل رضی اللہ عنہا نے انھیں پکڑلیا، حالانکہ آپ انھیں بھوسے دے رہے تھے۔ بچے نے آپ ﷺ پر پیشاب کردیا تو اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا نے اس کی چٹکی لی جس سے وہ رو پڑا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے میرے بیٹے کے بارے میں مجھے تکلیف دی۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس پر چھینٹے مار دیے۔ ❸

ایک حدیث میں ہے اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے پاس لائی تھیں۔ جب بچے نے پیشاب کردیا تو آپ نے بچہ اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا کو پکڑادیا۔ کپڑوں پر پانی کے چھینٹے مار دیے، پھر آپ نے فرمایا:

''اگر بچہ پیشاب کردے تو چھینٹے مار دیا کرو اور اگر بچی پیشاب کردے تو کپڑے

---

❶ اس کے قتل کا تفصیلی واقعہ دیکھیے صحیح بخاری، المغازی، قتل كعب بن الاشرف، ح: ٤٠٣٧.

❷ سیر اعلام النبلاء ٢/ ٣١٥؛ یہ بات طبقات ابن سعد اور ان کے طریق سے ابن حجر نے الإصابة: (١٤/ ٤٧٦) میں نقل کی ہے۔

❸ صحيح الجامع: ٣١٨١؛ طبقات ابن سعد ٨/ ٢٧٨)، بسند جيد.

❹ الاصابة ٨/ ٥٠٦.

Marfat.com

کو دھولیا کرو۔'' ❶

اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا کے بیٹے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی پیدائش شعب ابی طالب میں ہوئی تھی، بنو ہاشم کا محاصرہ ہجرت سے تین سال پہلے کا واقعہ ہے۔ اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس دوران میں نبی کریم ﷺ نے انھیں آواز دی: اُمّ الفضل! میں نے کہا: لبیك یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ میں نے کہا: وہ کیسے؟ قریش نے تو قسم اٹھا رکھی ہے کہ عورتیں بچوں کو جنم نہیں دیں گے۔ آپ نے فرمایا: جیسے میں نے کہا ویسے ہی ہوگا۔ جب آپ اسے جنم دیں تو میرے پاس لے کر آنا۔ اُمّ الفضل فرماتی ہیں: جب میں نے بیٹے کو جنم دیا تو نبی ﷺ کے پاس لے کر آئی۔ آپ نے اس کا نام عبد اللہ رکھا اور اسے اپنے لعاب سے گھٹی دی اور فرمایا: اسے لے جائیں آپ اسے بڑا ذہین وفطین پائیں گی۔ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ انھیں اطلاع دی تو وہ مسکرا دیے۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ بڑے حسین وجمیل اور دراز قامت تھے۔ جب نبی کریم ﷺ نے انھیں دیکھا تو ان کی طرف بڑھے اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دے کر اپنی دائیں طرف بٹھالیا، پھر فرمایا: یہ میرے چچا ہیں ان جیسا کوئی ہے تو دکھلائیں۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے چند باتیں کیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیوں نہ کہوں آپ میرے چچا ہیں، میرے آباء واجداد کی نشانی ہیں اور چچا تو والد کی مانند ہوتا ہے۔ ❷

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

---

❶ ترمذی: ۳۷۵؛ انظر: سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة (احادیث: ۳۷۵۔ ۳۷۹)؛ إرواء الغليل للألبانی (۱/ ۱۸۸)، والحديث صحيح ثابت؛ طبقات ابن سعد ۸/ ۲۲۸۔ ۲۲۹.
واضح رہے کہ بچے کا پیشاب پتلا جبکہ بچی کا گاڑھا ہوتا ہے۔ اس لیے حکم کا بھی فرق ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ چھینٹے مارنے کا حکم اس بچے کے پیشاب کے لیے ہے جس کی خوراک صرف ماں کا دودھ ہو۔ ورنہ اسے دھونے سے ہی کپڑا پاک ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے یہ بات وحی سے ارشاد فرمائی تھی، جدید طبی تحقیق نے بھی اس فرق کو تسلیم کیا ہے۔

❷ المعجم الاوسط: ۹۲۵۰؛ اس حدیث کی سند میں احمد بن رشد مجہول ہے۔ مگر بعض جملے دوسرے طرق سے ثابت ہیں۔

Marfat.com

وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ . ❶

''اورآدمی کا چچا تواس کے باپ کے برابر ہوتا ہے۔''

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ لوگ بحث کر رہے تھے، بعض نے کہا آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا ہے اور بعض نے کہا کہ آپ کا روزہ نہیں، آپ رضی اللہ عنہا نے دودھ کا ایک پیالہ آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ نے اونٹ پر سوار ہی دودھ پی لیا۔ ❷

اس سے لوگوں کا شک دور ہوگیا، حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا نے شک دور کرنے کے لیے اس سمجھداری کا ثبوت دیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ (ان کی والدہ) حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا نے انھیں والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہنے لگیں: بیٹے! تم نے اس سورت کی تلاوت کر کے مجھے یاد دلا دیا ہے کہ میں آخر عمر میں رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں یہی سورت پڑھتے ہوئے سنتی تھی۔ ❸

ایک اور روایت میں ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے بیماری (دردِسر) کی وجہ سے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ آپ نے مغرب کی نماز ادا کی اور سورۃ المرسلات کی تلاوت کی۔ حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ . ❹

''اس کے بعد آپ نے کوئی نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے۔''

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اپنے شوہر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پہلے وفات پائی۔ ❺

---

❶ ترمذی، المناقب، مناقب ابی الفضل عباس عبد المطلب رضی اللہ عنہ: ۳۷۶۰، ۳۷۶۱، وقال: حدیث حسن صحیح.

❷ بخاری: الحج: ۱۶۵۸. ❸ بخاری: ۷۶۳.

❹ بخاری: ۷۶۳، ۴۴۲۹؛ مسلم: ۱۰۳۳؛ سنن ترمذی، کتاب الصلاة (۳۰۸)، وقال: حسن صحیح؛ دلائل النبوة للبیهقی ۷/ ۱۸۹، اسد الغابة ۳/ ۹۲۵، ۹۲۶.

❺ الاصابة ۸/ ۵۰۶.

Marfat.com

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

نتیلہ عرب کی پہلی خاتون ہیں جس نے کعبہ کے لیے ریشمی اور منقش نیز قسم قسم کے غلاف بنائے۔ اس کا سبب یہ بنا تھا کہ حضرت عباس ایک مرتبہ بچپن میں گم ہو گئے تھے تو ان کی والدہ صاحبہ نے نذر مانی کہ اگر مل جائیں تو میں کعبہ پر غلاف چڑھاؤں گی تو جب وہ مل گئے تو انھوں نے نذر پوری کی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے دو یا تین سال بڑے تھے۔ ❶

حضرت عباس رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں قریش کے سردار تھے، اس زمانے میں مسجد الحرام کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانا انہی سے متعلق تھا۔ مسجد الحرام کی خدمت یہ تھی کہ اس میں نہ کسی کو گالیاں بکنے دیتے تھے اور نہ کسی کو برے الفاظ کہنے دیتے تھے اور وہ لوگ ان کی مرضی کے خلاف نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے کہ تمام قریش نے مل کر یہ خدمت ان کے ذمے لگائی تھی اور ان کے مددگار رہتے تھے۔ ❷

بیعت عقبہ ثانی کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مدینہ والوں سے اس بات کا پختہ عہد لیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مدینہ میں حفاظت کریں گے، چنانچہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سب (بیعت کے لیے) گھاٹی میں جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرنے لگے۔ آپ تشریف لائے تو آپ کے ساتھ عباس بن عبدالمطلب بھی تھے حالانکہ وہ ان دنوں اپنی قوم کے دین پر تھے، لیکن وہ چاہتے تھے کہ اپنے بھتیجے کے معاملے میں ساتھ رہیں اور آپ کے لیے مدینے والوں سے پختہ عہد لیں۔ جب لوگ گفتگو کے لیے تیار ہو گئے تو سب سے پہلے حضرت عباس بن عبدالمطلب نے ہی بات شروع کی۔ وہ فرمانے لگے: خزرج کے لوگو! — عرب اوس وخزرج دونوں کو خزرج کہتے تھے — آپ جانتے ہیں کہ ہمارے درمیان حضرت محمد کی حیثیت کیسی ہے؟ جو لوگ ہم جیسا دین رکھتے ہیں ان (کفار) سے ہم

---

❶ طبقات ابن سعد: ٤/ ٥، ٦؛ الإصابة: ٥/ ٥٧٧؛ اسد الغابة ٢/ ١٨٥.

❷ اسد الغابة ٢/ ١٨٥.

Marfat.com

نے حضرت محمد ﷺ کو اب تک بچائے رکھا ہے۔ وہ اپنی قوم میں عزت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور اپنے شہر میں محفوظ ہیں، لیکن وہ ہر قیمت پر تمھارے پاس جانا چاہتے ہیں تاکہ وہاں قیام کریں، اس لیے اگر تم سمجھتے ہو کہ جس مقصد کے لیے تم آپ کو بلا رہے ہو اُسے پورا کرو گے اور آپ کو آپ کے مخالفین سے بچاؤ گے تو اس صورت میں تمھارا بوجھ تمھارے سر ہے اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ وہاں لے جانے کے بعد آپ کو بے سہارا چھوڑ کر الگ ہو جاؤ گے تو پھر ابھی سے آپ کو چھوڑ جاؤ، کیونکہ آپ اپنی قوم اور اپنے شہر میں عزت و حفاظت سے ہیں۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عباس سے کہا کہ ہم نے آپ کی بات سن لی۔ اللہ کے رسول ﷺ آپ فرمائیے:

فخذ لنفسك ولربك ما احببت [1]

''آپ اپنے لیے اور اپنے رب کے لیے جو عہد (ہم سے) لینا چاہتے ہیں لے لیجیے۔''

حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس مشرکین کی خبریں لکھ لکھ کر بھیجتے تھے اور جو مسلمان مکہ میں تھے اُن لوگوں کو ان کی وجہ سے تقویت تھی۔ اسلام پر قائم رہنے میں یہ ان کے معین و مددگار تھے۔ [2]

حضرت عباس رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام ہیں لیکن انھوں نے اپنا اسلام مخفی رکھا۔ غزوۂ بدر میں مشرکین کی طرف سے آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَقِيَ الْعَبَّاسَ فَلَا يَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مُسْتَكْرَهًا.

''جس کا حضرت عباس سے آمنا سامنا ہو وہ انھیں قتل نہ کرے۔ انھیں مجبور

---

[1] صحيح البخاري، مناقب الأنصار: ٣٨٩٢، ٣٨٩٣، وكتاب الإيمان، باب حب الأنصار رضي الله عنهم، (١٨)؛ مسلم: ٤٤٣٦؛ السيرة النبوية لابن هشام، ص: ٢٣٦؛ البداية والنهاية ٣/ ١٧٣، دار المعرفة، بيروت، لبنان.

[2] الإصابة: ٨/ ٥٧٨؛ اسد الغابة ٢/ ١٨٥.

Marfat.com

کر کے لایا گیا ہے۔"

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ نے قید کر لیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خود ہی اپنا فدیہ ادا کیا اور مکہ واپس چلے گئے۔ پھر ہجرت کر کے واپس لوٹ آئے۔ ❶

حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے قیدیوں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اس رات اللہ کے نبی ﷺ بہت بے چین تھے۔ آپ کے کسی صحابی نے پوچھا: اللہ کے نبی ﷺ! آپ کیوں بے چین ہیں؟ آپ نے فرمایا: حضرت عباس کے کراہنے کی وجہ سے (مجھے نیند نہیں آ رہی)، لوگوں میں سے ایک شخص نے جا کر ان کی بندش ڈھیلی کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے اب مجھے حضرت عباس کے کراہنے کی آواز نہیں آ رہی؟ تو اس آدمی نے بتایا کہ میں نے ان کی مشکیں ڈھیلی کر دی ہیں۔ آپ نے فرمایا:

فَافْعَلْ ذٰلِكَ بِالْأُسَارٰى كُلِّهِمْ. ❷

"تمام قیدیوں کے ساتھ یہی (نرم) سلوک کرو۔"

حضرت عباس رضی اللہ عنہ لمبے قد کے حسین انسان تھے۔ بدن گٹھا ہوا تھا۔ دونوں طرف گیسو تھے۔ جب بدر کے دن قید ہو کر آئے تو (بوجہ طول قامت کے) سوائے عبداللہ بن ابی بن سلول کے اور کسی کی قمیص ان کے بدن پر پوری نہ آئی، لہٰذا لوگوں نے اس کی قمیص لے کر انھیں پہنا دی۔ اسی وجہ سے جب عبداللہ بن ابی مرا تو آپ ﷺ نے اس کے کفن کے لیے اپنی قمیص دے دی۔ ❸

---

❶ انظر: صحیح البخاری، کتاب العتق: ٢٥٣٧، وکتاب المغازی: ٤٠١٨؛ مسند أحمد (١/ ٨٩)؛ مسند البزار: ٧٢٠؛ مجمع الزوائد: ٦/ ٥٨، وصحح إسناده؛ فتح الباری: ٧/ ٣٢١؛ سیرة ابن هشام: ١/ ٦٥٩، ابن سعد ٤/ ١٠، طبع القاهره، إسناده حسن؛ صفة الصفوة ١/ ٢٣٩.

❷ مصنف عبد الرزاق: ٥/ ٣٥٣؛ البداية والنهاية: ٣/ ٣٠٠؛ دلائل البیهقی: ٣/ ١٤١؛ ابن سعد ١٠/ ١٢، القاهرة وسنده حسن، صفة الصفوة ١/ ٢٤١؛ اسد الغابة ٢/ ١٨٥.

❸ بخاری: ٣٠٠٨۔ اسد الغابة ٢/ ١٨٨.

Marfat.com

ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پیر کے دن صبح کے وقت اپنی اولاد کے ساتھ آنا میں ان کے لیے دعا کروں گا جس سے آپ کو اور آپ کی اولاد کو فائدہ ہوگا، چنانچہ آپ (والد محترم) اور ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، آپ نے ہمیں چادر پہنائی، پھر دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ. ❶

''اللہ! عباس اور ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت کر دیجیے، جس سے کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اللہ! ان کی اور ان کی اولاد کی حفاظت کیجیے۔''

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹیوں کے علاوہ دس بیٹے تھے، بیٹوں کے نام یہ ہیں:
فضل، عبداللہ، قثم، عبیداللہ، عبدالرحمٰن، معبد، حارث کثیر، عون، تمام، تمام اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ ❷

قحط سالی کے زمانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی قرابت کی وجہ سے دعا کرواتے تھے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قحط ہو جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے دعا کرواتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے: اللہ! ہم اپنے نبی کو وسیلہ بناتے۔ (آپ ﷺ دعا کر دیتے) تو آپ بارش نازل کر دیتے اور اب (نبی ﷺ کی وفات کے بعد) ہم اپنے نبی کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، ہم پر بارش برسا دیجیے۔ اللہ تعالیٰ بارش برسا دیتے۔ ❸

جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی تعزیت حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ہی

---

❶ ترمذی، المناقب، مناقب ابی الفضل عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ: ٣٧٦٢؛ الترمذی حسن الحدیث المذکور. قلت: لا بأس بسنده لو لا تدليس مكحول عن حذيفة.

❷ اسد الغابة ٢/ ١٨٧، پہلے چھ بیٹے اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا سے تھے۔

❸ بخاری، المناقب، ذکر للعباس بن عبدالمطلب، ح: ٣٧١٠.

Marfat.com

کی جاتی تھی۔ کیونکہ آپ ﷺ کے عصبات میں ان سے زیادہ قریبی کوئی نہیں تھا۔ ❶

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت سخی تھے، اہل قریش کے ساتھ بہت صلہ رحمی کرتے۔ انھیں یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ انھوں نے ستر غلام آزاد کیے تھے۔ ❷

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اخیر عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ ان کی وفات ۳۲ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ نماز جنازہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور بقیع میں دفن کیے گئے۔ ❸

---

❶ اسد الغابة ۲/ ۱۸۷ .

❷ ایضاً ۲/ ۱۸۶ ، ۱۸۸ ؛ انظر سنن النسائی الکبری : ۸۱۷٤ ؛ مسند أحمد : ۱/ ۱۸۵ ؛ صحیح ابن حبان : ۷۰۵۲ ؛ والحاکم فی المستدرك : ٤/ ۳۲۸ ، وصحح اسناده بالمتابعة .

❸ ایضاً ۲/ ۱۸۷ ـ ۱۸۸ .

Marfat.com

(۲۹) حضرت میمونہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(میمونہ: مبارک، بابرکت عورت)

حضرت میمونہ بنت ابوسفیان (صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف) رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی علاتی (باپ شریک) بہن ہیں، ان کی والدہ لبابہ بنت ابوالعاص بن امیہ ہیں۔ ❶

(۱) حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ

حضرت میمونہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، جن سے داؤد بن عروہ نامی ایک بیٹا پیدا ہوا۔ ❷

(۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت میمونہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے حضرت مغیرہ بن شعبہ بن ابوعامر بن مسعود بن معتب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ ❸

ان کی کنیت ابوقیس اور ابوعبداللہ تھی۔ یہ بنوثقیف سے تھے۔ ان کی والدہ امامہ بنت افقم بن ابی عامر تھیں۔ حضرت مغیرہ نے غزوۂ خندق (۵ھ) کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا، ان کا شمار عرب کے داناؤں میں ہوتا تھا۔ شعبی کہتے ہیں کہ (عرب کے مشہور دانا قیس بن سعد بن عبادہ کے علاوہ) عرب کے چار دانشور تھے:

---

❶ الطبقات الکبریٰ ۸/ ۱۷۵.

❷ امتاع الاسماع ۲/ ۱۶۲۔ حضرت زینب بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے تذکرے میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے حالات بیان کیے جاچکے ہیں۔

❸ ایضاً.

Marfat.com

۱: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ، وسیع الظرفی اور حلم کی وجہ سے۔

۲: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، مشکلات اور پیچیدگیوں کا حل نکالنے کی بنا پر۔

۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، عقل رسا اور جودتِ فکر کے سبب سے۔

۴: حضرت زیاد (بن سمیہ، یہ زیاد بن ابیہ سے مشہور ہیں) چھوٹے موٹے کاموں کی عقدہ کشائی کے لیے مشہور تھے۔ ❶

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ صائب الرائے اور بہت ذہین و فطین تھے۔ جب بھی ان کے سامنے دو مشکل امور پیش آئے تو ان میں سے کسی ایک کا راستہ ضرور نکال لیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ ذوالقعدہ ۶ ھ میں عمرہ حدیبیہ کے لیے نبی ﷺ کے ساتھ نکلے۔ وہ فرماتے ہیں: میرا یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلا سفر تھا۔ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لگا رہتا، نبی ﷺ بھی اس آدمی کے ساتھ رہتے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتا، اس کے بعد مغیرہ رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ ثقیف (طائف کا قبیلہ) کا ایک وفد اسلام قبول کرنے کے لیے آیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی میزبانی اور آؤ بھگت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کو (وفد کے ساتھ) بھیجا تاکہ ان کے بت (لات) کو توڑ ڈالیں۔ ❷

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو ذی الھدم مقام پر ٹھہرایا اور خود بت خانے میں داخل ہوگئے۔ بت پر وار کرنے کے لیے کلہاڑا بلند کیا تو قوم کے لوگ دور کھڑے ہوکر تماشہ دیکھنے لگے، انھیں ڈر تھا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ پر کوئی عذاب نازل ہوگا یا مصیبت آئے گی جس طرح عروہ پر آئی تھی۔ ثقیف (قبیلے) کی عورتیں افسوس کے ساتھ روتی ہوئی (گھروں سے) باہر

---

❶ الإصابة: ۳/ ٥٢ ٤؛ اسد الغابة ۳/ ۲٤١۔ کنیتوں کی تفصیل کے لیے دیکھیے سنن ابی داؤد، الادب، فیمن تکنی بابی عیسی: ٤٩٦٣.

❷ ذیول تاریخ الطبری (ص ٥١٣، ٥١٤)؛ مستدرك حاكم: ۳/ ٤٤٧؛ دلائل البيهقي (٥/ ٣٠٤)؛ ابن هشام: ٤/ ٥٤١؛ الإصابة: ١٠/ ٣٠٢.

Marfat.com

نکل آئیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ جب کلہاڑے سے بت کو مار رہے تھے تو کہتے تھے:

وَاهًا لَكَ! اٰهًا لَكَ.

''تباہی ہو تیری! بربادی ہو تیری۔''

جب حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بت گرا دیا تو اس کا سارا مال، سونے کے زیورات اور جواہرات جمع کر کے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیے۔ ❶

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے وقار کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اس کا اندازہ صلح حدیبیہ کے واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ قریش کا نمائندہ عروہ ثقفی جب نبی ﷺ سے گفتگو کرنے لگا، بات کرتے ہوئے وہ آپ کی ریش کو ہاتھ لگاتا۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سر پر خود پہنے نبی ﷺ کے پاس کھڑے تھے اور ان کے ہاتھ میں تلوار تھی، عروہ جب بھی اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی داڑھی کی طرف بڑھاتا تو آپ (رضی اللہ عنہ) اپنی تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارتے اور اسے فرماتے:

اخر يدك عن لحية رسول الله ﷺ. ❷

''اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی سے پیچھے رکھو۔''

سیّدنا مغیرہ بن شعبہ کو ایک بڑا منفرد اعزاز حاصل ہے ابوعیب (یا عسیم) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی نماز جنازہ کے وقت مدینہ منورہ میں تھے۔ لوگ کہنے لگے کہ ہم آپ ﷺ کی نماز جنازہ کیسے ادا کریں؟

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک ایک گروہ کی شکل میں داخل ہوں۔ چنانچہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہو کر آپ کی نماز جنازہ پڑھتے اور دوسرے دروازے سے نکلتے جاتے۔

جب نبی ﷺ کو قبر میں اتارا گیا تو مغیرہ کہنے لگے:

نبی ﷺ کے پاؤں کی جانب کچھ حصہ رہ گیا ہے جسے صحیح نہیں کیا گیا۔

---

❶ السيرة النبوية لابن هشام ص: ٧٥٨، ٧٥٩؛ دلائل البيهقى ٥/ ٣٠٣؛ ٣٠٤؛ تاريخ عمر بن شبه (٢/ ٥٠١).

❷ بخارى، الشروط، الشروط فى الجهاد: ٢٧٣١، ٢٧٣٢.

Marfat.com

لوگوں نے کہا: پھر آپ ہی قبر میں اتر کر اسے صحیح کر دو۔ چنانچہ وہ قبر میں اترے اپنا ہاتھ ڈالا، ان کے ہاتھ نے نبی ﷺ کے قدموں کو چھولیا تو کہنے لگے: اب میری طرف سے مٹی ڈالو۔ لوگوں نے مٹی ڈالنا شروع کر دی۔ یہاں تک کہ وہ ان کی آدھی پنڈلیوں تک پہنچ گئی۔ پھر وہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے: نبی ﷺ سے سب سے زیادہ قریب کا زمانہ مجھے ملا ہے۔ ❶

وفات رسول ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو اہل بحیرہ کی طرف بھیجا۔ پھر جنگ یمامہ میں شریک ہوئے۔ انھوں نے دیگر مسلمانوں کے ساتھ فتوحاتِ شام میں حصہ لیا۔ جنگ یرموک میں مغیرہ رضی اللہ عنہ کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی۔ پھر جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور اس موقع پر امیر لشکر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے نمائندے بن کر رستم کے پاس گئے، انھیں عہد فاروقی میں کئی فتوحات کے لیے امیر لشکر بنایا گیا۔ ہمدان شہر کو انھوں نے فتح کیا۔ جنگ نہاوند میں امیر لشکر نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے میسرہ (بائیں بازو کا لشکر) میں شامل تھے۔ انھوں نے سب سے پہلے بصرہ کے دیوان (عدالت) کی بنیاد ڈالی تاکہ لوگ اپنے حقوق لینے کے لیے اکٹھے ہوسکیں۔ عہد فاروقی میں کوفے کے گورنر تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی انھیں (حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبرداری کے بعد) کوفے کا گورنر بنایا۔ ❷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بصرے کا گورنر بھی بنایا تھا۔ ❸

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ جرأت مند، حاضر جواب اور کامیاب سفیر بھی تھے۔ اس کا اندازہ قادسیہ میں رستم (ایرانی سپہ سالار) کے سامنے ان کی دلیرانہ گفتگو سے لگایا جاسکتا ہے، انھیں لالچ دیا گیا۔ قتل کی دھمکی دی مگر انھوں نے فرمایا:

---

❶ احمد: ٤/ ٨١؛ الفتح الربانی (٢١/ ٢٥٣)، بسند جید؛ ابن سعد ٢/ ٢٦٣.

❷ مستدرك حاكم ٣/ ٤٤٧، سكت عنه الذهبی فی التلخیص.

❸ اسد الغابة ٣/ ٢٤١.

Marfat.com

ان قتلتمونا دخلنا الجنة وان قتلناكم دخلتم النار . ❶

''اگر تم ہمیں قتل کرو گے تو ہم جنت میں جائیں گے اور اگر ہم تمھیں قتل کریں گے تو تم جہنم میں جاؤ گے۔''

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے رستم کو جنگ سے پہلے ہی دھمکی دے دی کہ تم ذلیل ہو کر جزیہ دو گے اور ہم تمھیں غلام بنائیں گے۔ ❷

ابن قتیبہ ان کی وفات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو انھوں نے کہا: اللہ! یہ میرا داہنا ہاتھ ہے۔ اس سے میں نے آپ کے رسول ﷺ کی بیعت کی ہے اور آپ کے راستے میں جہاد کیا ہے۔ ❸

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بھرپور گہما گہمی کی زندگی گزارنے کے بعد (ستر سال کی عمر میں) ۵۰ھ میں کوفے میں وفات پائی۔ ❹

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں فرمایا:

استغفروا لاميركم فانه كان يحب العافية . ❺

''اپنے امیر کے لیے استغفار کرو وہ 'عافیت' کو پسند کرتے تھے۔''

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے نام عمر، عروہ، حمزہ، عقار اور یعفور ملتے ہیں۔ ❻

---

❶ مستدرك حاكم ۳/ ٤٥١ ، بسند ضعيف .

❷ البداية والنهاية ۷/ ٤٤ .

❸ المعارف، ص: ۳۰۲، پاک کمپنی، کراچی۔

❹ المعجم الكبير للطبراني ۹/ ٦٨؛ الإصابة : ۱۰/ ۳۰۱؛ اسد الغابة ۳/ ۲٤۲ .

❺ مستدرك حاكم ۳/ ٤٥۰ ، سكت عنه الذهبي فى التلخيص .

❻ تهذيب التهذيب ۱/ ۲۰۲ ، كتاب المعارف ، ص : ۳۰۲ .

Marfat.com

(۳۰) حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

(ہالہ: چاند کا کنڈل/حلقہ)

حضرت ہالہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی قرشیہ اسدیہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ❶ کی ہمشیر ہیں۔ ❷

حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ ابوالعاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔ ❸

حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ابوالعاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی اس اولاد کے خالہ زاد بھائی تھے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ ❹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ ملتا ہے۔ فرماتی ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی (ان کا انداز بھی اپنی بہن خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسا تھا) تو آپ کو

---

❶ اُمّ المومنین خدیجہ بنت خویلد بن اسد رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی پہلی رفیقۂ حیات، محسنہ اور غم خوار تھیں۔ ابراہیم رضی اللہ عنہ کے سوا آپ ﷺ کی ساری اولاد (قاسم، طاہر، عبد اللہ، زینب، رقیہ، اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہم) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہے، ارشاد نبوی ہے: إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ. (بخاری: ۳۸۱۸) ''وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں، اور ان سے میری اولاد ہے۔'' آپ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد بھی آپ ﷺ انھیں اکثر یاد کرتے۔ (بخاری: ۳۸۱۷) جب بھی آپ ﷺ بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والیوں کو بھیجتے تھے۔ (بخاری: ۳۸۱۸) اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن اس جنتی خاتون پر رشک کیا کرتی تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۱۰ نبوت میں ہوئی۔

❷ اسد الغابة ۳/ ۹۴۷.　❸ الاصابة ۸/ ۳۹۴؛ اسد الغابة ۳/ ۵٦۰.

❹ اسد الغابة ایضاً.

Marfat.com

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت لینے کی ادا یاد آ گئی۔ آپ چونک اٹھے اور فرمایا:

اَللّٰھُمَّ ھَالَۃَ ❶

''اللہ! یہ تو ہالہ ہیں۔''

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دعا مانگی۔ ''اللہ! ہالہ کو اپنی برکتوں سے نواز دیجیے۔'' جس سے وہ بے حد مسرور ہوگئیں۔ ❷

(۱) ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس

حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کا نام ربیع بن عبد العزی ہے۔ علامہ بلاذری نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جانب سے ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس رسول اللہ ﷺ کا ہم زلف تھا اور اس کے نکاح میں ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تھیں۔ ❸

(۲) ربیعہ بن عبد العزی

ربیع بن عبد العزی کی وفات کے بعد حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا سے ان کے بھائی ربیعہ بن عبد العزی نے شادی کی۔ ربیعہ نے ربیع کی اولاد کو اپنی نگرانی میں لے لیا، پھر ان کی بھی وفات ہوگئی۔ ❹

(۳) قطن بن وہب

ربیعہ بن عبد العزی (کی وفات) کے بعد حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا کی شادی قطن بن وہب بن عمرو بن حبیب بن سعد بن عائذ بن مالک مصطلقی سے ہوئی۔ اس سے ایک بیٹا عبد العزی بن قطن پیدا ہوا۔ ❺

---

❶ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، تزویج النبی ﷺ خدیجۃ وفضلھا، ح: ۳۸۲۱

❷ اسد الغابۃ ۳/ ۹۴۷۔ مذکورہ بالا صحیح بخاری کی روایت میں صراحتاً مذکور ہے کہ حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ حدیث میں یہ الفاظ ہیں: استأذنت ھالۃ بنت خویلد اخت خدیجۃ. لہٰذا علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی کوئی بہن اس نام کی نہیں تھی، درست نہیں۔

❸ جمل من انساب الاشراف ۲/ ۳۵. ❹ انساب الاشراف ۲/ ۳۵.

❺ امتاع الاسماع ۶/ ۱۳۵.

Marfat.com

(۳۱) حضرت ہریرہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

(ہریرہ: چھوٹی بلی/ بلی کا بچہ)

حضرت ہریرہ بنت زمعہ بنت قیس بن عبد شمس رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیر تھیں۔ حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہا قریشی خاتون ہیں۔ بقول جعفر حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہا کو شرف صحابیت حاصل ہوا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بھی انھیں صحابیہ قرار دیا ہے۔ ❶

حضرت معبد بن وہب العبدری رضی اللہ عنہ

حضرت معبد بن وہب بن عبد القیس العبدری رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں۔ انھوں نے اُمّ المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی۔ ❷

حضرت معبد بن وہب رضی اللہ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں بہت سے حج کیے۔ ❸

ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ قاتل یوم بدر بسیفین: وہ غزوۂ بدر میں دو تلواروں سے لڑے۔ ❹ جب حضرت معبد غزوۂ بدر میں دو تلواروں سے مصروف پیکار تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: مجھے بنو عبد القیس کے جوانوں پر ترس آتا ہے لیکن وہ اللہ کی زمین میں اس کے شیر ہیں۔ ❺

دوسری روایت میں ہے کہ جب یہ بدر میں دو تلواروں کے ساتھ لڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا تھا: اللہ ان پر رحم کرے یہ زمین میں اللہ کے شیر ہیں۔ ❻

---

❶ اسد الغابة ٣/ ٩٤٧؛ الاصابة، ٨/ ٣٩٤.

❷ الاستيعاب ٣/ ٤٨١؛ اسد الغابة ٣/ ٢٢٥ .

❸ اسد الغابة ٣/ ٩٤٧؛ الاصابة ٦/ ٧٦ . ❹ الاستيعاب : ٣/ ٤٨١ .

❺ معرفة الصحابة لابی نعيم : ٥٥٤٠ ، اسد الغابة ٣/ ٢٢٥ .

❻ الإصابة : ١٠/ ٢٥٩؛ اسد الغابة ٣/ ٩٤٧ .

Marfat.com

(۳۲) حضرت اُمّ حفید ہزیلہ بنت حارثہ رضی اللہ عنہا

(ہزیلہ: دبلا پن، دبلی پتلی)

حضرت ام حفید ہزیلہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی عینی (حقیقی) ہمشیر تھیں۔

یہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ ام حفید ہزیلہ رضی اللہ عنہا صحرا نشین تھیں۔ انھوں نے ہجرت کے بعد اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ ❶

یہ وہی صحابیہ ہیں جن کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ حضرت اُم حفید رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو گھی، پنیر اور ساہنہ بطور ہدیہ پیش کیا، اول الذکر دو اشیاء تو آپ ﷺ نے استعمال کیں۔ مگر ساہنہ کو بوجہ اس کی غلاظت اور کراہت کے نہ کھایا، لیکن آپ کے سامنے باقی لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔

اگر ساہنہ حرام ہوتا تو آپ اپنے دستر خوان پر اپنے سامنے اسے کھانے کی اجازت کیوں دیتے؟ ❷

ایک روایت میں حضرت ہزیلہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو ان اشیاء کا تحفہ پیش کیا تھا اور جب رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو انھوں نے ساہنہ، جس میں انڈے بھی تھے، پیش کیا۔☆ آپ نے دریافت کیا، یہ اشیاء کہاں سے آئی

---

❶ الاستیعاب ٤/ ٤٨٢؛ الطبقات الکبری ٨/ ٢٠٠، ٢٠٩؛ اسد الغابة ٣/ ٩٤٨، ٩٦٩.

❷ بخاری: ٧٣٥٨؛ مسلم: ١٩٤٧.

☆ الضب کا ترجمہ اسد الغابہ اور بعض کتب حدیث میں ''گوہ'' کیا گیا ہے، اسے فارسی میں سوسمار کہتے ہیں، اسی ترجمے کی وجہ سے غلط فہمی پائی جاتی ہے، جبکہ اس کا صحیح ترجمہ ''ساہنہ'' ہے جو کہ حلال ہے۔ ⇐⇐

Marfat.com

ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میری بہن ہزیلہ نے بطور تحفہ بھیجی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے انھیں کھانے کو کہا۔ انھوں نے دریافت کیا: کیا آپ نہیں کھائیں گے؟

آپ نے فرمایا: اللہ کی طرف سے مجھے کسی قاصد کا انتظار ہے۔ ❶

شوہر کا نام

حضرت ہزیلہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کا نام اور حالات معلوم نہیں ہیں۔ البتہ حضرت ہزیلہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ابن اثیر نے یہ لکھا ہے کہ انھوں نے ایک بدو سے نکاح کیا تھا۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ حضرت ام حفید رضی اللہ عنہا صحرا نشین تھیں۔ ❷

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہزیلہ رضی اللہ عنہا شادی کے بعد صحرا نشین ہوگئی تھیں، اس لیے کہ ان کی شادی اعراب میں ہوئی تھی۔

⇦ امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الذبائح والصید میں باب الضب قائم کر کے اس کے حلال ہونے پر استدلال کیا ہے۔ پہلی حدیث میں الضب کے بارے میں یہ الفاظ نبوی ہیں: لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ (حدیث: ۵۵۳۶) ''میں خود تو نہیں کھاتا لیکن اسے حرام بھی نہیں ٹھہراتا۔'' دوسری حدیث میں ہے آپ کو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بھنا ہوا ساہنہ پیش کیا گیا، آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن بعض عورتوں نے کہا کہ آپ جو کھانا دیکھ رہے ہیں اس کے متعلق آپ کو بتادو۔ عورتوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ ساہنہ ہے۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! احرام ہو؟ کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِيْ فَأَجِدُنِيْ أَعَافُهُ ''نہیں! لیکن چونکہ یہ ہمارے علاقے میں نہیں پایا جاتا اس لیے میری طبیعت نہیں مانتی۔ (بخاری: ۵۵۳۷)

❶ مؤطا امام مالك: ۱۸۰٤؛ أصل الحديث في الصحيحين عن خالد بن الوليد، ورواه مالك مرسلاً، ورواه أبوداؤد (۳۷۳۰)؛ والترمذي في الدعوات (۳٤٥۱)، وقال: حسن. فهذه الروايات المرفوعة تؤيد رواية المؤطا فترتقي.

❷ اسد الغابة ۳/ ۳٤۸، ۹٦۹.

Marfat.com

(۴۳) حضرت ہند بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

(ہند: جماعت)

حضرت ہند بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن ہیں۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا کی والدہ صفیہ بنت ابی عمر بن امیہ بن عبد شمس ہیں۔ ❶

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ

حضرت ہند رضی اللہ عنہا حضرت حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی قریشی ہاشمی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ کے والد نبی ﷺ کے چچا کے بیٹے تھے۔ حضرت ہند بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ کے کئی بچے تھے، ان کے نام یہ ہیں: عبداللہ بن حارث، محمد بن حارث الاکبر، ربیعہ، عبدالرحمٰن، رملہ اور ام زبیر۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ظریبہ بنت سعید بن القشیب تھا۔ ❷

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں۔ آپ ﷺ کے زمانے میں ان کا بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ، جن کا لقب بَبّۃ تھا، پیدا ہوئے۔ انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور آپ نے ان کی اصلاح کی اور دعا کی۔ یزید کی وفات کے وقت بصرہ کے حاکم تھے۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ اپنے باپ حضرت نوفل رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی اسلام لائے۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے ان کے بیٹے حضرت عبداللہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں

---

❶ الاصابة ٨/ ٤٠٠؛ الطبقات الكبرى ٨/ ١٧٥؛ امتاع الاسماع ٦/ ١٥٧.

❷ الاستيعاب ١/ ٣٥٥؛ الطبقات الكبرى ٨/ ١٧٥؛ الاصابة ٨/ ٤٠٠؛ انساب الاشراف ٢/ ٧٥؛ اسد الغابة ١/ ٤٨٤.

Marfat.com

نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَحْیَائِنَا وَاَمْوَاتِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ. ❶

''اللہ ہمارے زندوں اور مردوں کو بخش دیجیے، ہمارے آپس کے معاملات کو درست کردیجیے اور ہمارے دلوں میں الفت پیدا کردیجیے۔ اللہ یہ آپ کا (عاجز) بندہ ہے، ہم اسے اچھا ہی جانتے ہیں جبکہ آپ اسے خوب جانتے ہیں، (اللہ!) ہمیں اور اسے معاف کردیجیے۔''

عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں اس زمانے میں کم سن تھا۔ میں نے عرض کیا کہ ہم بھلائی نہ جانتے ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر جو بات تم نہ جانتے ہو وہ نہ کہو۔ ❷

نبی کریم ﷺ نے حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ کو جدہ کا حاکم بنایا تھا، اسی وجہ سے وہ غزوۂ حنین میں شریک نہ ہوسکے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں معزول کردیا۔ انھیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے مکہ کا والی بنایا تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انھوں نے پھر انھیں حاکم بنایا۔

آخر عمر میں وہ مدینہ سے بصرہ منتقل ہوگئے تھے، بصرہ میں انھوں نے عبداللہ بن عامر کی امارت کے زمانے میں ایک گھر بنالیا تھا۔ آپ بصرہ میں ہی رہائش پذیر ہوگئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وہیں فوت ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ستر برس تھی۔ ❸

---

❶ الطبقات الکبری ٤/ ١٧٨؛ المعجم الاوسط: ٥٩١٣؛ ورواه الطبرانی فی الکبیر: ٣/ ٤٣٨، ٣٢٦٥)، وفی سنده ضعف. قال الهیثمی فی المجمع (٣/ ٣٣). رواه الطبرانی فی الکبیر والأوسط وفیه لیث بن أبی سلیم وهو ثقة لکنه مدلس؛ الإصابة ٢/ ٣٠٣.

❷ المعجم الاوسط ایضًا.

❸ اسد الغابة ١/ ٤٨٤، الاصابة ١/ ٥٤٦.

Marfat.com

نبی کریم ﷺ کی غیر مسلم نسبتی بہنیں اور ان کے شوہر

نبی کریم ﷺ کی زیادہ تر نسبتی بہنیں مسلمان ہو چکی تھیں۔ البتہ بعض نسبتی بہنیں قبولِ اسلام کی سعادت سے محروم رہیں، اس کے باوجود نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ اور ان کے شوہروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے، قرابت کے حقوق ادا کرتے۔ نسبتی بہنوں اور ان کے شوہروں کی طرف سے پہنچنے والی اذیتوں کو سہتے رہے۔

نبی کریم ﷺ کی ان نسبتی بہنوں کی تعداد سات ہے، ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱: برزہ بنت حارث

۲: خالدہ بنت خویلد

۳: رقیقہ بنت خویلد

۴: ریطہ بنت ابی امیہ

۵: سلامہ بنت عمیس

۶: عزہ بنت حارث

۷: عُصماء بنت حارث

Marfat.com

(ا) برزہ بنت حارث

(برزہ: فائق ہونا)

برزہ بنت حارث (بن حزن بن بجیر بن حزم بن دوبیہ بن عبداللہ بن ہلال) اُمّ المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ ❶

اصم بکائی

برزہ بنت حارث کا نکاح اصم بکائی سے ہوا تھا، ان سے یزید بن اصم پیدا ہوا۔ ❷

بعض نے یزید بن اصم کو برزہ کا بیٹا قرار دینے کی بجائے عزہ بنت حارث کا بیٹا قرار دیا ہے۔ ❸

یزید بن اصم/ عاصم کی وفات ۱۰۳ھ میں ہوئی، اس وقت اس کی عمر تہتر سال تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زیادہ بن عبداللہ کے بعد اصم نے عزہ سے شادی کی۔ ❹

---

❶ امتاع الاسماع ٦/ ١٣٥.

❷ ایضاً.

❸ ایضاً ٦/ ١٧١.

❹ ایضاً. **نوٹ:** برزہ بن حارث اوراصم بکائی کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

Marfat.com

(۲) خالدہ بنت خویلد بن اسد

(خالدہ: لمبی عمر والی)

خالدہ بنت خویلد (بن اسد) اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہے۔ ❶

علاج بن ابی سلمہ

اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن خالدہ بنت خویلد کا نکاح علاج بن ابی سلمہ سے ہوا، جس کا نسب یہ ہے:

علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزی بن غیرہ بن عوف بن ثقیف بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن فصفہ بن قیس عیلان ثقفی۔ ❷

---

❶ امتاع الاسماع ۶/ ۱۳۵.
❷ انساب الاشراف ۲/ ۳۶.

Marfat.com

(۳) رقیقہ بنت خویلد بن اسد

(رقیقہ: نرم دل عورت)

رقیقہ بنت خویلد بن اسد اُمّ المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی علاتی بہن اور ان کی اولاد کی خالہ تھیں۔ رقیقہ کی بیٹی حضرت امیمہ بنت عبد بن بجاد رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھانجی ہیں، بعض نے اس امیمہ کو اُمّ المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن قرار دیا ہے جو کہ درست نہیں۔ [1]

عبد بن بجاد

رقیقہ بنت خویلد کا نکاح عبد بن بجاد سے ہوا، جس کا سلسلہ نسب یہ ہے:

عبد بن بجاد بن عبداللہ بن عمیر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب۔ [2]

اس سے امیمہ بنت بجاد پیدا ہوئیں اور یہ وہی ہیں جنھیں بنت رقیقہ کہا جاتا ہے۔ ان (امیمہ رضی اللہ عنہا) کا شمار بیعت کرنے والیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے محمد بن منکدر نے حدیث روایت کی ہے۔ [3]

امیمہ بنت رقیقہ (بنت عبد بن بجاد) رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ کچھ عورتوں نے نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تو آپ نے دریافت کیا: تم کس کی اطاعت کرنے کی تمنا کرو گی اور کس کی اطاعت کرو گی؟ ہم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہمیں اپنی جانوں سے عزیز ہیں۔ [4]

---

[1] اسد الغابة ۳/ ۷۶۷. [2] انساب الاشراف: ۲/ ۳۶.

[3] الاصابة ۲/ ۲۹۷.

[4] ترمذی: ۱۵۹۷، وقال: حسن صحیح؛ نسائی: ۴۱۹۲، ۴۲۰۱، ابن ماجة: ۲۸۷٤، وحکم علیه بالصحة العلامة الألبانی۔ والصحیحة (۵۲۹)، صحیح سنن ابن ماجه (۲۳۲۳).

Marfat.com

(۴) ریطہ بنت ابی امیہ

(ریطہ: کمبل)

ریطہ بنت ابوامیہ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھی۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ وہ ابوربیعہ بن مغیرہ کی بیٹی ہے اور ابوسلمہ کے چچا کی بیٹی ہے اور وہ عمر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ شاعر کی پھوپھی تھی۔ ❶

حضرت صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ

حضرت صہیب بن سنان بن مالک بن عبدعمرو بن عقیل بن عامر رومی رضی اللہ عنہ کی والدہ سلمیٰ بنت قعید بن مہیص بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم تھیں۔ ❷

حضرت حمزہ بن صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے ابویحییٰ کنیت کس لیے رکھی ہے جبکہ آپ کا (اس نام کا) کوئی بیٹا نہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری کنیت ابویحییٰ رکھی تھی۔ ❸

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ عراق کے رہنے والے تھے، انھیں رومی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ بچپن میں اہل روم کی قید میں چلے گئے تھے۔ انھوں نے روم میں ہی پرورش پائی۔ ان کی زبان پر عجمیت غالب تھی۔ جن لوگوں نے سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا وہ درج ذیل سات افراد تھے:

---

❶ انساب الاشراف ۲/ ۸٤.

❷ اسد الغابة ۲/ ۸۲؛ الاستيعاب ۱/ ۳۲۸.

❸ ابن ماجة، الادب، الرجل يكنى قبل ان يولد له: ۳۷۳۸، حديث حسن، انظر صحيح سنن ابن اجه: ۳۰۱۲؛ (والصحيحة: ٤٤).

Marfat.com

ا: نبی کریم ﷺ

۲: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ❶

۳: حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۴: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ

۵: حضرت خباب رضی اللہ عنہ

۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

۷: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا۔

نبی کریم ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے (کفار کے مظالم سے) آپ کے چچا ابوطالب کی وجہ سے محفوظ رکھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قومی وجاہت کی وجہ سے بچے رہے۔ ان کے علاوہ اور لوگوں کو (بہت ستایا گیا) پکڑ کر انھیں لوہے کی زرہیں پہنائی جاتی تھیں، پھر وہ دھوپ میں لٹائے جاتے تھے۔ ❷

ایک روایت میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا بھی تذکرہ ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے علاوہ ان تمام افراد نے وہ بات زبان سے کہہ دی جو کفار کہلانا چاہتے تھے۔ ❸ (اور انھوں نے اپنی

---

❶ صحیح بخاری فتح الباری (۷/ ۱۸)؛ صحیح سنن ماجۃ (۱/ ۳۰) ۱۲۲۔۱۵۰؛ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ۱/ ۴۳۴

❷ اسد الغابۃ ۲/ ۸۲۔ ۸۳.

❸ جان بچانے کے لیے زبان سے کلمۂ کفر کہنا جائز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (النحل: ۱۶/ ۱۰۶، ۱۰۷) ''جو شخص اللہ کے ساتھ کفر کرے اپنے ایمان کے بعد، سوائے اس کے جسے مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور لیکن جو کفر کے لیے سینہ کھول دے تو ان لوگوں پر اللہ کا بڑا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں محبوب رکھا اور اس لیے کہ اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' بلال رضی اللہ عنہ نے رخصت کی بجائے عزیمت کی راہ اختیار کی۔ جبکہ باقی افراد نے اللہ کی دی ہوئی رخصت کو اپنا لیا۔

Marfat.com

جان بچالی) بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی پروا نہ کی۔ مشرکین انھیں پکڑ لیتے اور لڑکوں کے حوالے کر دیتے، جو انھیں مکہ کی گھاٹیوں میں گھسیٹتے پھرتے، بلال رضی اللہ عنہ مسلسل یہی کہتے جاتے:

احد احد. اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔ ❶

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو قبیلہ کلب کے لوگ روم سے خرید کر انھیں مکہ لے آئے، بنو کلب سے عبداللہ بن جدعان نے خرید کر انھیں آزاد کر دیا۔ ❷

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا رنگ بہت سرخ تھا، نہ لمبے تھے نہ بہت پستہ قد۔ ان کے سر پر بال بہت تھے۔ ❸

جب حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس وقت رسول اللہ ﷺ دار ارقم میں میں تھے۔ تیس آدمیوں سے کچھ اوپر آدمیوں کے بعد انھوں نے اسلام قبول کیا۔ ❹

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے دار ارقم کے دروازے پر ملا جبکہ رسول اللہ ﷺ اس کے اندر تشریف فرما تھے۔ میں نے صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کس ارادے سے آئے ہو؟

انھوں نے مجھ سے پوچھا: تم کس ارادے سے آئے ہو؟

میں نے کہا: میں تو حضرت محمد (ﷺ) کے پاس جا کر ان کی باتیں سننا چاہتا ہوں۔

انھوں نے کہا: میں بھی یہی چاہتا ہوں۔

ہم دونوں آپ کے پاس گئے تو آپ نے ہم پر اسلام پیش کیا، ہم مسلمان ہو گئے۔ پھر ہم اس دن شام تک اسلامی تعلیمات سیکھتے رہے۔ بعد ازاں ہم وہاں سے چھپ کر

---

❶ ابن ماجة، السنة، فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ، فضل سلمان وابی ذر والمقداد رضی اللہ عنہم؛ صحیح سنن ابن ماجة ۱/ ۳۰ (۱۲۲-۱۵۰).

❷ اسد الغابة ۲/ ۸۲.

❸ ایضاً ۲/ ۸٤.

❹ اسد الغابة ۲/ ۸۲.

Marfat.com

نکل آئے۔ ❶

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ اور بلال حبشی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کی ناراضی رب کی ناراضی تھی۔ ❷

جن لوگوں نے سب سے آخر میں ہجرت کی ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ۱۵ ربیع الاول کو اس وقت رسول اللہ ﷺ ابھی قبا میں ہی تھے۔ ❸

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا واقعۂ ہجرت بہت ایمان افروز ہے، وہ مہاجر بن کر نکلے تو مکہ والے ان کا تعاقب کرنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ترکش سے چالیس تیر نکالے اور ان سے کہنے لگے:

میرے قریب نہ آنا ورنہ میں ہر ایک کو اپنے تیر کا نشانہ بناؤں گا، پھر اپنی تلوار نکال لوں گا اور تمھیں معلوم ہے کہ میں (بہادر) آدمی ہوں۔ مکہ میں میری دو لونڈیاں ہیں تم وہ لے لو (اور میرا راستہ چھوڑ دو۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۲۰۷﴾ ❹

''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو اللہ کی رضا مندی تلاش کرنے کے لیے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ ان بندوں پر بے حد نرمی کرنے والا ہے۔''

جب نبی ﷺ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا:

---

❶ مستدرك حاكم ٣/ ٣٩٧؛ مسند أحمد (١/ ٤٠٤)، بإسناده حسن، في سنده الحسين بن الفرج الكذاب، والواقدي إلا أنه الروايات جاء ت بطرق أخرى تدل على أنه من أوائل من أسلم. أنظر: صحيح سنن ابن ماجه: ١/ ٣٠؛ طبقات ابن سعد: ٤/ ٢١٥.

❷ مسلم، الفضائل، من فضائل سلمان و بلال و صهيب رضي الله عنهم: ٢٥٠٤.

❸ معجم الصحابي للبغوي: ٣/ ٣٤٣؛ اسد الغابة ٢/ ٨٢؛ فتح الباري: ٧/ ١٨؛

❹ البقرة: ٢/ ٢٠٧.

Marfat.com

أَبَا يَحْيَى رَبِحَ الْبَيْعُ "ابویحییٰ! آپ بہت نفع بخش سودا کیا ہے۔"
پھر آپ ﷺ نے (مذکورہ) آیت کی تلاوت کی۔ ❶

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
میں (ہجرت کر کے) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا:
اُدْنُ فَكُلْ: "قریب آ جاؤ، اور کھاؤ۔"
میں کھجوریں کھانے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا:
آپ کو تو آشوبِ چشم ہے اور آپ کھجوریں کھا رہے ہیں۔
میں نے عرض کیا: میں دوسری (آنکھ کی) طرف سے کھا رہا ہوں۔
رسول اللہ ﷺ (اس حاضر جوابی اور خوش مزاجی پر) مسکرائے۔ ❷

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بدر، احد، خندق اور دیگر تمام غزوات و سرایا میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ ❸

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث بھی مروی ہیں، ان میں سے ایک حدیث دیدارِ الٰہی کے بارے میں ہے، جب اہل جنت اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے تو انھیں اللہ کا دیدار جنت کی ہر نعمت سے بڑھ کر محبوب ہوگا اسی کو اللہ نے "زيادة" ❹ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ ❺

---

❶ مستدرك حاكم ٣/ ٣٩٨. ❷ ابن ماجة، الطب، الحمية: ٣٤٤٣.
❸ اسد الغابة ٢/ ٨٣.
❹ جنتیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (يونس: ١٠/ ٢٦)
"جن لوگوں نے نیکی کی انھی کے لیے نہایت اچھا بدلہ (جنت) اور کچھ زیادہ ہے اور ان کے چہروں کو نہ کوئی سیاہی ڈھانپے گی اور نہ کوئی ذلت، یہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔"
تفسیر نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا دیدار جنت سے بھی "زيادة" یعنی بڑھ کر ہے۔
❺ مسلم: ١٨١.

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے بہت محبت رکھتے تھے اور انھیں بہت اچھا سمجھتے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کیے گئے تو انھوں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں یہاں تک کہ اہل شوریٰ اپنا خلیفہ منتخب کرلیں۔ لوگوں نے بھی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو ترجیح دی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی نمازِ جنازہ صہیب رضی اللہ عنہ پڑھائیں لہٰذا ان کی شہادت پر انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ❶

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی وفات شوال ۳۸ھ میں مدینے میں ہوئی، اس وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ بقیع میں مدفون ہوئے۔ ❷

---

❶ التاریخ الکبیر للبخاری: ۳/ ۴٦؛ صفة الصفوة ۱/ ۱۹٦؛ اسد الغابة ۲/ ۸٤.

❷ اسد الغابة ایضاً، البدایة والنهایة ۷/ ٤۱۷.

Marfat.com

(۵) سلامہ بنت عمیس

(سلامۃ: سلامتی والی، عیب سے پاک)

سلامہ بنت عمیس اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی اخیافی (ماں شریک) بہن ہے۔
یہ سلامہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی اخیافی بہن ہے۔ ❶

عبداللہ بن کعب بن عبداللہ

سلامہ کی شادی عبداللہ بن کعب بن عبداللہ بن کعب خثعمی سے ہوئی۔ عبداللہ بن کعب سے سلامہ کی بیٹی آمنہ پیدا ہوئی۔ اس آمنہ سے عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب نے نکاح کیا۔ ❷
عبداللہ بن کعب بن عبداللہ کا اسلام قبول کرنا ثابت نہیں۔

❶ انساب الاشراف ۲/ ۸٤. ❷ ایضاً ۲/ ۸۳.

Marfat.com

(۶) عزہ بنت حارث ہلالیہ

(عزہ: طاقتور، عزت والی)

عزہ بنت حارث (بن حزن بن بجیر بن ہزم بن دویبہ) اُمّ المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا اور لبابہ اُمّ الفضل لبابہ الکبری، لبابہ الصغری رضی اللہ عنہا کی اخیافی بہن ہے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کا تذکرہ کیا ہے اور کسی نے اسے صحابیات میں شمار نہیں کیا۔ بلکہ ابن اثیر کے مطابق اس نے اسلام ہی قبول نہیں کیا تھا۔ ❶

زیاد بن عبداللہ بن مالک بن بجیر ہلالی

عزہ بنت حارث ہلالیہ سے زیاد بن عبد اللہ بن مالک بن بجیر ہلالی نے شادی کی۔ ❷

بعض نے یہ لکھا ہے کہ اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن عزہ الاصم البکائی کے نکاح میں تھی۔ ❸

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے زیاد کے بارے میں ایک واقعہ تحریر کیا ہے، لکھتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے رشاطی کا بیان ہے کہ وہ بنی ہلال کے وفد میں عبد عوف بن اصرم کے ساتھ آئے پھر زیاد اپنی خالہ اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلے گئے۔ اس کی والدہ کا نام عزہ تھا۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ اسے ان کے پاس

---

❶ اسد الغابة ۳/ ۸۸۵؛ الاستیعاب ٤/ ٤٣٩ .

❷ انساب الاشراف ۲/ ۸٤ .

❸ اسماع الامتاع ٦/ ۱۷۱ . ممکن ہے کسی ایک کی وفات کے بعد عزہ کی شادی دوسرے شخص سے ہوگئی ہو۔

Marfat.com

دیکھ کر آپ ﷺ کو غصہ آ گیا۔ وہ فوراً بولیں: اللہ کے رسول! یہ میرا بھانجا ہے تو آپ نے اس کے لیے دعا کی اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ناک سے نیچے لے آئے۔ چنانچہ بنی ہلال کہتے تھے: ہمیں زیاد کے چہرے پر برکت کے آثار نظر آتے رہے۔ ابن حجر رحمہ اللہ کے مطابق یہ زیاد کے بیٹے علی بن زیاد رضی اللہ عنہ تھے۔ جن کے سر پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا۔ [1]

---

[1] طبقات ابن سعد: ١/ ٣٠٩، من طريق هشام الكلبي وهو كذاب؛ الإصابة: ٤/ ٦١، دار هجر، القاهرة الأولى ١٤٢٩هـ.

Marfat.com

(۷) عصماء بنت حارث

(عصماء: سفید پاؤں والی)

اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک بہن لبابہ الصغریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہا تھی۔ بعض نے اس کا لقب عصماء بیان کیا ہے جبکہ ایک قول یہ ہے:

ان لبابة الصغرى غير .

''لبابہ الصغریٰ اور ہیں اور عصماء اور ہیں۔'' ❶

ابی بن خلف

عصماء سے ابی بن خلف نے نکاح کیا اور اس سے اس کی اولاد بھی ہوئی۔ ❷

ابی بن خلف اپنے بھائی امیہ بن خلف کی طرح رسول اللہ ﷺ کی دشمنی میں پیش پیش تھا۔ وہ ایک دن شیخی بگھارنے لگا:

اللہ کی قسم! میں اپنے گھوڑے عود کو روزانہ جو کھلا رہا ہوں اور یقین سے کہتا ہوں کہ اس گھوڑے پر بیٹھ کر محمد کو قتل کروں گا۔

اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَلْ اَنَا اَقْتُلُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهِ . ❸

---

❶ انساب الاشراف ۲/ ۸۴.　❷ ایضاً

❸ تاريخ الامم والملوك ۱/ ۱٤٤ ، مرسل ، وجاء عن عدة التابعين وتشدّ بعضها بعضًا . انظر: تفسير الطبرى : ۷/ ۲۵٤؛ والطبقات ابن سعد (۲/ ٤٦) ، عن مرسل سعيد بن مسيب ، ومراسيله قوية ووصله الواحدى فى أسباب النزول ، ص ٥٦ . والخبر تواردته كتب السيرة . ولا باس بقبولها تاريخيًا . انظر: سيرة ابن هشام (۳/ ۳٥) ، ومغازى ⇦⇦

Marfat.com

’’بلکہ ان شاء اللہ اسے میں قتل کروں گا۔‘‘

احد کے میدان میں ابی بن خلف اپنے گھوڑے پر زرہ پوش ہوکر آیا اور کہنے لگا: اگر آج محمد بچ گئے تو پھر میری ہلاکت ہے۔

چنانچہ وہ قتل کے ارادے سے آپ ﷺ کی طرف بڑھا۔ آپ ﷺ کے اصحاب اس کی خبر لینے کے لیے لپکے لیکن رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے پیش نظر آپ ﷺ کے سامنے آگئے اور دشمن کے وار سے اسی دوران میں شہید ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن خلف کی زرہ اور خود کے درمیان حلق کی جگہ پر خلا دیکھا اور اپنے نیزے سے اسے زخمی کردیا......

وہ اسی ضرب کے باعث شدت الم سے تڑپ اٹھا اور بیل کی طرح ڈکرانے لگا، اس کے ساتھی آئے اور کہنے لگے: تمھارا اس طرح: واویلہ کرنا سمجھ سے بالا ہے۔ یہ تو ایک ہلکا سا زخم ہے پھر اس قدر کیوں چلا رہے ہو؟ ابی بن خلف نے انھیں رسول اللہ ﷺ کی بات یاد دلائی اور کہا: محمد نے کہا تھا: بلکہ میں ابی بن خلف کو قتل کروں گا۔

پھر کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ تکلیف جو اس وقت مجھے ہورہی ہے اگر ذوالمجاز کے لوگوں پر تقسیم کردی جائے تو وہ سب مرجائیں۔ ابی بن خلف مکہ پہنچنے سے پہلے مقام سرف پر مرگیا۔ [1]

نبی کریم ﷺ اپنے جمیع عزیز واقارب سے حسن سلوک کرتے تھے تاہم جو جنگ کے دوران میں سامنے آتا اس سے مقابلہ کرتے اور رشتہ داری کو رکاوٹ نہ بننے دیتے۔

⇦ الواقدی (۱/ ۲۵۲)؛ دلائل النبوة للبیهقی (۳/ ۲۵۸، ۲۵۹)؛ أورد عدة مراسیل عن عروة وموسی بن عقبة وسعید بن مسیب.

[1] ایضاً.

Marfat.com

معانی اسماء امہات المومنین اور اشاریہ

معنی	صفحہ نمبر	نام
پیاری ماں	۶۳	۱: اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا
نرم و نازک لڑکی کی ماں	۱۲۴	۲: اُمّ المومنین اُمّ سلمہ بنت سلمہ رضی اللہ عنہا
خوشیاں بکھیرنے والی	۱۱۴	۳: اُمّ المومنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا
شیرنی	۸۳	۴: اُمّ المومنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا
ناتمام	۱۶۵	۵: اُمّ المومنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا
حسین، چمک دار پودا	۵۵	۶: اُمّ المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
حسین، مہک دار پودا	۹۵	۷: اُمّ المومنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا
سرداری، نشان	۵۹	۸: اُمّ المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا
منتخب، برگزیدہ	۳۴	۹: اُمّ المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا
زندگی والی	۲۵	۱۰: اُمّ المومنین عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا
ماریہ: دوشیزہ، کنواری قبطیہ: قدیم مصری عورت۔	۱۰۶	۱۱: اُمّ المومنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا
مبارک، بابرکت	۳۴	۱۲: اُمّ المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

Marfat.com

نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہنوں کے ناموں کے معانی اور اشاریہ

(ا) غیر مسلم نسبتی بہنیں

نام	صفحہ نمبر	معنی
① حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا	۲۵	بلندی، علامت
② حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا	۳۴	علامت، بلندی
③ حضرت ام حبیب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۵۵	محبوب، پیارے کی ماں
④ حضرت ام حبیب بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	۵۹	پیارے کی ماں، محبوب
⑤ حضرت ام الحکم بنت سفیان رضی اللہ عنہا	۶۳	دانا، عقلمند عورت
⑥ حضرت ام کلثوم بنت ابوبکر رحمہا اللہ	۶۵	پُرکشش
⑦ حضرت ام کلثوم بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	۷۰	پُرکشش
⑧ حضرت امیمہ/ امینہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا	۷۳	امیمہ: رہنمائی کرنے والی، ارادہ امینہ: امانتدار عورت
⑨ حضرت جویریہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا	۷۶	خوشیاں بکھیرنے والی
⑩ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا	۷۸	پکا ہوا انگور
⑪ حضرت رقیہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا	۸۳	ترقی، بلندی
⑫ حضرت رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا	۸۵	ریت کا ٹیلہ، ریتلی زمین
⑬ حضرت زینب بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا	۸۷	حسین، مہک دار پودا
⑭ حضرت زینت بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	۹۵	مہک دار پودا، حسین
⑮ حضرت زینب بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا	۹۸	خوبصورت، مہک دار پودا
⑯ حضرت سلمٰی بنت عمیس رضی اللہ عنہا	۱۰۰	سلامتی، اطاعت، تسلیم
⑰ حضرت سیرین رضی اللہ عنہا	۱۰۶	خوش رہنے والی
⑱ حضرت صخرہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا	۱۱۰	چٹان، مضبوط

Marfat.com

⑲ حضرت صفیہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما	۱۱۱	منتخب، برگزیدہ عورت
⑳ حضرت عزہ/ درہ/ حمنہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہما	۱۱۲	عزہ: طاقتور، عزت والی دُرہ: موتی، زیور، چھوٹا طوطا حمنہ: پکا ہوا انگور
㉑ حضرت عَمرہ بنت حارث رضی اللہ عنہما	۱۱۴	سر ڈھانپنے والی چیز
㉒ حضرت فارعہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہما	۱۱۵	پہاڑ کا بلند حصہ
㉓ حضرت فاطمہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما	۱۱۸	جہنم کی آتش سے بچائی ہوئی عورت، دودھ چھڑانے والی
㉔ حضرت قریبہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہما	۱۲۱	قرابت والی
㉕ حضرت قریبہ الصغریٰ بنت ابو امیہ رضی اللہ عنہما	۱۲۴	قریبہ: قرابت والی الصغریٰ: چھوٹی خاتون
㉖ حضرت قریبہ (ثویبہ) الکبریٰ بنت ابو امیہ رضی اللہ عنہما	۱۴۲	قریبہ قرابت والی، ثویبہ: واپس آنا، الکبریٰ: بڑی عورت
㉗ حضرت لبابہ الصغریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہما	۱۴۳	لبابہ: دانا، عقلمند عورت، الصغریٰ: چھوٹی عورت
㉘ حضرت ام الفضل لبابہ الکبریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہما	۱۴۷	لبابہ: دانا عورت، عقلمند خاتون، الکبریٰ: بڑی عورت
㉙ حضرت میمونہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہما	۱۶۰	مبارک خاتون، بابرکت عورت
㉚ حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہما	۱۶۵	چاند کا کنڈل/ حلقہ
㉛ حضرت ہریرہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہما	۱۶۷	چھوٹی بلی/ بلی کا بچہ
㉜ حضرت ام حفید ہزیلہ بنت حارث رضی اللہ عنہما	۱۶۸	ہزیلہ: دبلہ پن، دبلی پتلی
㉝ حضرت ہند بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہما	۱۷۰	جماعت

Marfat.com

(ب) غیر مسلم نسبتی بہنیں

نام	صفحہ نمبر	معنی
(۱) برزہ بنت حارث	۱۷۳	فائق ہونا
(۲) خالدہ بنت خویلد بن اسد	۱۷۴	لمبی عمر والی
(۳) رقیقہ بنت خویلد بن اسد	۱۷۵	نرم دل عورت
(۴) ریطہ بنت ابی امیہ	۱۷۶	کمبل
(۵) سلامہ بنت عمیس	۱۸۰	سلامتی والی، عیب سے پاک
(۶) عزہ بنت حارث ہلالیہ	۱۸۳	طاقتور عورت، عزت والی
(۷) عصماء بنت حارث	۱۸۵	سفید پاؤں والی

نبی کریم ﷺ کے ہم زلفوں کے ناموں کے معانی اور اشاریہ

نام	صفحہ نمبر	معنی
(۱) حضرت ابراہیم بن نعیم نحام رضی اللہ عنہ	۸۳	خادم
(۲) حضرت ابواحمد عبد بن جحش رضی اللہ عنہ	۱۱۵	عبد: غلام، بندہ
(۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۳۸	صبح سویرے اٹھنے والا، اونٹوں والا
(۴) ابی بن خلف	۱۸۵	بڑائی خور، خوددار
(۵) اصم بکائی	۱۷۳	بہرہ
(۶) حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ	۳۶	ندی، نالہ، دریا
(۷) حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ	۱۷۰	کمانے والا، محنتی
(۸) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	۱۰۷	نہایت خوبصورت، بہت نیک
(۹) حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۱۰۱	شیر، بہادر
(۱۰) حضرت حویطب بن عبد العزیٰ رضی اللہ عنہ	۷۰	لکڑی چننے والا چھوٹا سا آدمی

Marfat.com

(۱۱) ربیع بن عبد العزیٰ	۱۶۶	بہار
(۱۲) ربیعہ بن عبد العزیٰ	۱۶۶	بہار
(۱۳) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۳۲	مضبوط اور پکا آدمی
(۱۴) زُمعہ بن اسود بن مطلب	۱۴۲	گھاس کا قلعہ
(۱۵) زیاد بن عبد اللہ بن مالک	۱۸۳	بڑھنا، نہایت خوددار
(۱۶) حضرت سائب بن ابی حبیش رضی اللہ عنہ	۷۶	چھوڑا ہوا
(۱۷) سعید بن اخنس	۱۱۰	نیک بخت
(۱۸) حضرت سعید بن عثمان رضی اللہ عنہ	۸۵	نیک بخت
(۱۹) حضرت شداد بن اسامہ رضی اللہ عنہ	۱۰۴	بہت مضبوط، بڑا پہلوان
(۲۰) حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ	۷۳	چٹان
(۲۱) حضرت صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ	۱۷۶	سرخ، سرخی مائل
(۲۲) حضرت طفیل بن حارث رضی اللہ عنہ	۹۵	ذریعہ، وسیلہ
(۲۳) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۶۶	نعمت، تازگی، شگوفہ، کیلا، تھکا ہوا، کیکر کا درخت
(۲۴) حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۱۵۵	شیر، بہادر
(۲۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہ	۱۳۸	رحمٰن کا بندہ
(۲۶) حضرت عبد الرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ	۷۷	رحمٰن کا بندہ
(۲۷) حضرت عبد الرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ	۱۱۹	رحمٰن کا بندہ
(۲۸) حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۶۸	رحمٰن کا بندہ
(۲۹) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	۵۶	رحمٰن کا بندہ
(۳۰) حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۹۸	اللہ کا بندہ
(۳۱) عبد اللہ بن عثمان	۶۴	اللہ کا بندہ
(۳۲) عبد اللہ بن کعب	۱۸۲	اللہ کا بندہ
(۳۳) حضرت عبد اللہ بن معاویہ عبدی رضی اللہ عنہ	۷۵	اللہ کا بندہ

Marfat.com

(۳۴) عبد بن بجاد	۱۷۵	بندہ، غلام
(۳۵) حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ	۹۶	عاجز بندہ
(۳۶) حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ	۸۷	حلقہ، کڑا
(۳۷) حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ	۱۲۱	عقلمند
(۳۸) علاج بن ابی سلمہ	۱۷۴	مشق، دفاع
(۳۹) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ	۴۶	بلند، معزز
(۴۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۱۲۵	زندگی، حیات
(۴۱) حضرت عیاض بن غنم فہری رضی اللہ عنہ	۶۴	خلیفہ، جانشین
(۴۲) قطن بن وہب	۱۶۶	روئی، کپاس
(۴۳) محمد بن ابوحذیفہ عبشمی	۸۵	تعریف کیا ہوا
(۴۴) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	۷۹	دشوار، تکلیف اٹھانے والا
(۴۵) حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ	۱۳۰	چلانے والا
(۴۶) حضرت معبد بن وہب العبد رضی اللہ عنہ	۱۶۷	عبادت گاہ
(۴۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ	۱۶۰	حملہ کرنے والا
(۴۸) منبہ بن حجاج	۱۲۴	بیدار کرنے والا، الارم
(۴۹) ولید بن مغیرہ	۱۲۳	نومولود، نوجوان

Marfat.com

مصادر ومراجع

القرآن الکریم
ابن ابی الدنیا ، : المحتضرین ، دارالفکر ، بیروت .
ابـن ابـی الـعـاصـم ، الآحـاد والمثانی ، (تحقیق الدکتور: باسم الجوابرة) ، دارالرایة ، الریاض ، ط : ۱ ، ۱۹۹۱م ، ۱٤۱۱هـ .
ابن الاثیر ، عز الدین ، : اسد الغابة فی معرفة الصحابة ، المیزان ، اُردو بازار ، لاہور
ابـن اسحاق ، الامام ، : السیرة ، (تـحـقـیـق الدکتور: محمد حمید الله) ، وزارة الشؤون الدینیة بالمغرب . إشراف جامعة الرباط ، ۱۳۹٦هـ .
ابـن جـوزی ، عبـد الـرحمن ، الامام ، : صفة الصفوة ، دارالحدیث ، قاهرة ، ۲۰۰۹ء ، ۱٤۱۸هـ
ابن حبان ، : الثقات ، دارالفکر ، بیروت ، لبنان ، المصورة عن الأولیٰ ، ۱٤۰۰هـ ، دائرة المعارف العثمانیة ، حیدر آباد الدکن ، هند .
ابن حبان ، : الصحیح (الاحسان) ، مؤسسة الرسالة ، بیروت ، ط : ۳
ابـن تیـمیة ، : مـختـصـر منهاج السنة النبویة (اختصار ، عبد الله الغنیمان) ، دارلینة النشر والتوزیع ، مصر ، ط:۲ ، ۱٤۱٥هـ .
ابن حجر ، احمد بن علی ، الامام ، : الاصابة فی معرفة الصحابة ، مکتبہ رحمانیہ ، لاہور۔
ابن حجر ، احمد بن علی ، الامام ، : الاصابة فی معرفة الصحابة ، (تحقیق الدکتور عبد الله الترکی) ، دارهجر ، القاهرة ، ط : ۱ ، ۱٤۲۹هـ .
ابـن حـجـر ، احـمـد بـن علی ، الامام ، : التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعي الکبیر ، مکتبة نزار الباز ، مکة المکرمة ، ط : ۱ ، ۱٤۱۷هـ .
ابـن حـجـر ، احمد بن علی ، الامام ، : تهذیب التهذیب ، (تحقیق مصطفیٰ عبدالقادر) ، دارالکتب العلمیة ، بیروت ، ط : ۱ ، ۱٤۱٥هـ .
ابـن حـجـر ، احـمـد بـن عـلـی ، الامام ، : فتح الباری ، (تحقیق و مراجعة: محب الدین الخطیب) ، المکتبة السلفیة ، القاهرة ، ط : ۳ ، ۱٤۰۷هـ .
ابـن سـعـد ، مـحـمـد: ، الـطـبـقـات الـکـبـری ، دار صادر بیروت ، تصویر عن ط : ۱ ،

Marfat.com

١٤١٨هـ.

ابن سعد، محمد:، الطبقات الكبرى، نفیس اکیڈمی، کراچی۔

ابن عبد البر، يوسف بن عبد اللّٰه، الاستيعاب فی معرفة الاصحاب، دارالكتب العلمية، لبنان، ٢٠٠٢ء.

ابن عساكر، على بن حسين، ابوقاسم،: تاريخ دمشق الكبير، (تحقيق و تعليق: الدكتور على عاشور الجلوبي)، دار إحياء التراث العربي بيروت، لبنان، ط: ٢، ١٤٢١هـ.

ابن قتيبة،: المعارف، پاک کمپنی کراچی۔

ابن كثير، إسماعيل بن عمر، حافظ،: البداية والنهاية، نفیس اکیڈمی، کراچی، ١٩٨٧ء۔

ابن ماجة، محمد بن يزيد القزوينى، الامام، : السنن، اہل حدیث اکادمی، لاہور۔

ابن هشام، عبد المالك، ابومحمد،: السيرة النبوية، ادارہ اسلامیات، لاہور۔

ابن هشام، عبد المالك، ابومحمد،: السيرة النبوية، (تحقيق مصطفى السقاد عبدالحفيظ شلبى)، ١٩٩٤ء، دارالمعرفة بيروت.

ابوداؤد، سليمان بن اشعث السجستانى، الامام،: السنن، دارالسلام، الرياض، ١٩٩٩ء

ابونعيم،: معرفة الصحابة، (تحقيق: عادل يوسف)، دارالوطن، الرياض، ط: ١، ١٤١٩هـ.

ابويعلى،: المسند، (تحقيق: ارشاد الحق اثرى)، دارالقبلة للثقافة الإسلامية، جدة، ط: ١، ١٤٠٨هـ.

احمد، ابن حنبل، الامام،: فضائل الصحابة، (تحقيق: وصى الله عباس)، دار ابن الجوزى، ط: ٢، ١٤٢٠هـ

احمد، بن حنبل، الامام،: المسند، مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

احمد بن عبد الرحمن البنّا الساعاتى المصرى،: الفتح الربانى، دارإحياء التراث بيروت.

اقبال، حافظ محمد/علی اکبر: حسن اللغات (فارسی۔اردو)، اورینٹل بک سوسائٹی، گنپت روڈ، لاہور

الالبانى، محمد ناصر الدين، علامه،: آداب الزفاف، مكتبة المعارف، الرياض، ط: ١، ١٤١٥هـ.

الالبانى، محمد ناصر الدين، علامه،: ارواء الغليل، المكتب الإسلامى، بيروت، ط: ٢، ١٤٠٥هـ.

الالبانى، محمد ناصر الدين، علامه،: تخريج العقيدة الطحاوية، المكتب الإسلامى،

Marfat.com

بیروت، ط: ۱، ۱۴۱۲ھ۔
الالبانی، محمد ناصر الدین، علامه، : تخریج المشکوٰة، (توثیق علی حسن الحلبی)، دار ابن القیم، دمام، ط: ۱، ۱۴۲۲ھ۔
الالبانی، محمد ناصر الدین، علامه، : السلسلة الصحیحة، مکتبة المعارف، الریاض۔
الالبانی، محمد ناصر الدین، علامه، : صحیح الجامع، مکتبة المعارف، الریاض۔
الالبانی، محمد ناصر الدین، علامه، : صحیح سنن ابن ماجة، مکتب التربیة العربي لدول الخلیج، الریاض، ط: ۲، ۱۴۰۸ھ۔
الالبانی، محمد ناصر الدین، علامه، : صحیح سنن ابی داؤد، مکتبة المعارف، الریاض، ط: ۱، ۱۴۱۵ھ۔
الالبانی، محمد ناصر الدین، علامه، : صحیح سنن ترمذی، مکتبة المعارف، الریاض، ط: ۱، ۱۴۱۵ھ۔
امین بھٹی، الحاج محمد، : اظہر اللغات، اظہر پبلشرز، اردو بازار، لاہور، ۱۹۹۴ء۔
بخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، : الجامع الصحیح، دارالسلام، الریاض، لاہور۔
بزار، أحمد بن عمرو، الإمام، : المسند، (تحقیق: الدکتور محفوظ الرحمن)، مکتبة العلوم والحکم، المدینة المنورة، ط: ۱، ۱۴۲۴ھ۔
بغوی، حسین بن مسعود، الامام، : معجم الصحابة، (تحقیق: محمد الأمین الحکبنی)، مکتبة دارالبیان، الکویت، ط: ۱، ۱۴۲۱ھ۔
البلاذری، احمد بن یحیٰی بن جابر، : انساب الاشراف، دارالفکر، بیروت، ۱۹۹۶ء۔
البیهقی، احمد بن الحسین، الامام، : دلائل النبوة، دارالاشاعت، کراچی۔
البیهقی، احمد بن الحسین، الامام، : شعب الایمان، الدارالسلفیة بومبائی، الهند، ط: ۱، ۱۴۱۶ھ۔
ترمذی، محمد بن عیسی، : الجامع، (تحقیق أحمد شاکر)، دارالحدیث، القاهرة، دارالسلام، الریاض، ۱۹۹۹ء۔
حاکم، الامام، : المستدرك علی الصحیحین، تلخیص المستدرك: للذهبی، دارالکتب العلمیة، بیروت، ط: ۲، ۱۴۲۲ھ۔
حلبی، علی بن برهان الدین، : سیرت حلبیه، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۹۹ء
ذهبی، الامام، : سیر اعلام النبلاء، (تحقیق بشار عواد)، مؤسسة الرسالة، بیروت، ط

Marfat.com

:۸، ۱٤۱۲هـ.

راز، محمد داؤد، مولانا، : شرح صحیح بخاری، مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

السهيلي، عبد الرحمٰن، المحدث، : الروض الانف فی شرح السيرة لابن هشام، (تحقيق: عمر عبد السلام تدمری)، دار إحياء التراث العربی، بيروت، ط: ۱، ۱٤۲۱هـ.

سیوطی، جلال الدين، الامام، : تاريخ الخلفاء، مکتبہ خلیل، لاہور

شبلی نعمانی، مولانا، : الفاروق، مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

شعبہ تصنیف و تالیف، قرآنی و اسلامی ناموں کی ڈکشنری، دار السلام، ۳۶ لوئر مال، لاہور

شہباز حسن، ڈاکٹر، حافظ محمد، : مظلوم صحابیات، مکتبہ افکار اسلامی، اردو بازار، لاہور، ط: ۱، ۲۰۱٤ء۔

طبرانی، سليمان بن أحمد، الامام، : المعجم الاوسط، (تحقيق: طارق بن عواض الله وآخر)، دار الحرمين، القاهرة، ۱٤۱٥هـ.

طبرانی، سليمان بن أحمد، الامام، : المعجم الصغير، (تصحيح: عبد الرحمٰن بن عثمان)، دار الفكر بيروت، ط: ۲، ۱٤۰۱هـ.

طبرانی، سليمان بن أحمد، الامام، : المعجم الكبير، (تحقيق حمدی عبد المجيد السلفی)، دار إحياء التراث العربی، ط: ۲، ۱٤۲۲هـ.

طبری، محمد بن جرير، ابوجعفر، : تاريخ الامم والملوك (تاريخ طبری)، نفیس اکیڈمی، کراچی، ۲۰۰٤ء

طبری، محمد بن جرير، ابوجعفر: تفسير، (ضبط و توثيق: صدقی جميل عطار)، دار الفكر بيروت، ط: ۱، ۱٤۲۱هـ.

طوسی، ابوجعفر، : تهذيب الاحكام، ط: ايران

عاملی، زين الدين، : مسالك الافهام، ط: ايران، ۱۲۸۲هـ

عبد الرزاق، الامام، : المصنف، (تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمی)، المجلس العلمي، بيروت.

العقيلی، محمد بن عمرو، ابوجعفر: الضعفاء الكبير، (تحقيق: الدكتور عبدالمعطی امين قلعجی)، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.

الكلينی، : فروع الكافی، ط: هند

مازندرانی، ابن شهر أشوب، : مناقب آل ابی طالب، بمبئی، هندوستان

مالك، بن انس، الامام، : المؤطا، کارخانہ تجارتِ کتب، کراچی

مجلة العرب، الرياض، المملكة العربية السعودية، ط: ۲، ۱٤۱۹هـ)

Marfat.com

المزی، جمال الدین یوسف، ابوالحجاج،: تحفة الإشراف، (تحقیق: عبدالصمد شرف)، الدار السلفية، بومبائی، وتصویر دارالكتب العلمية، بيروت، ١٤٢٠هـ.

المزی، جمال الدین یوسف، ابوالحجاج،: تهذيب الكمال فی اسماء الرجال، دارالكتب العلمية، لبنان، ٢٠٠٤ء

المزی، جمال الدین یوسف، ابوالحجاج،: تهذيب الكمال فی أسماء الرجال، (تحقيق بشار عواد)، مؤسسة الرسالة، بيروت، ط: ١، ١٤١٥هـ.

مسلم، مسلم بن حجاج، الامام،: الصحيح، دارالسلام، الرياض، ١٩٩٩ء

المقريزی، احمد بن علی بن عبد القادر،: امتاع الاسماع، دارالكتب العلمية، لبنان.

منقذ بن محمود السقار،: ڈاکٹر،: دلائل النبوة (صداقت نبوت محمدی، مترجم: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن)، مکتبہ افکار اسلامی، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۳ء

ندوی، سلیمان، سید،: رحمت عالم، دارالسلام، ٣٦۔ لوئر مال، لاهور

نسائی، احمد بن شعیب، الامام،: السنن، بحاشية جلال السيوطی والإمام السندی، دارالقلم، بيروت.

نسائی، احمد بن شعیب، الامام،: السنن الكبرىٰ، (تحقيق شعيب الارناؤوط)، مؤسسة الرسالة، بيروت، ط: ١، ١٤٢١هـ.

النمری، عمر بن شبة، ابوزید،: تاريخ المدينة المنورة، (تحقيق: فهيم محمود شلتوت)، دارالفكر، بيروت.

نووی، یحیی بن شرف، الامام،: شرح النووی علی الصحيح لمسلم، دارالمعرفة، بيروت، ١٤٢٥هـ

نووی، یحیی بن شرف، الامام،: شرح النووی علی الصحيح لسملم، قدیمی کتب خانه، کراچی، ط:٢، ١٩٥٦ء

الواقدی، محمد بن عمر،: كتاب المغازی، عالم الكتاب، لبنان

الهيثمی، نور الدين علی بن ابی بكر، الامام،: كشف الاستار عن زوائد البزار، (تحقيق حبيب الرحمٰن الأعظمی)، مؤسسة الرسالة، بيروت، ط: ١، ١٤٣٢هـ.

الهيثمی، نور الدين علی بن ابی بكر، الامام،: مجمع الزوائد، (تحقيق: محمد عبد القادر عطا)، دارالكتب العلمية، بيروت، ط: ١، ١٤٢٢هـ.

Marfat.com

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تالیفات

۱: فتاویٰ افکارِ اسلامی، ۱۳۱۳ سوالات کے جوابات
۲: تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اور البقرۃ (۵۰ آیات)
۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن، ظلم وناانصافی کی نوعیت (HEC سے منظور شدہ)
۴: شوقِ عمل، ارکانِ اسلام پر عمل کی ترغیب
۵: سیاحتِ امت المعروف بہ شوقِ جہاد
۶: سجدۂ تلاوت کے احکام اور آیاتِ سجدہ کا پیغام
۷: لغت عرب کے ابتدائی قواعد اور جدید عربی بول چال مع قصص النبیین (عربی، اردو، انگریزی)
۸: التأثیر الاسلامی فی شعر الطاف حسین حالی (ویلیہ رسائل حالی العربیة) (HEC سے منظور شدہ)
۹: علوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی/شہباز حسن)
۱۰: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی/شہباز حسن)
۱۱: پریشانیوں اور مشکلات کا حل (شہباز حسن/ حافظ حمزہ کاشف) (مکتبہ فہیم انڈیا سے بھی شائع ہوگئی ہے)
۱۲: جنت کا منظر معہ جنت میں داخلے کا سبب بننے والے اعمال (شہباز حسن/ حافظ حمزہ کاشف)
۱۳: دوزخ کا منظر معہ جہنم میں داخلے کا سبب بننے والے اعمال (شہباز حسن/ حافظ حمزہ کاشف)
۱۴: نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشترک اوصاف، مشترک انعامات
۱۵: اسلام کا تجارتی ضابطۂ اخلاق
۱۶: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (Ph.D علومِ اسلامیہ کا مقالہ)
۱۷: اسلام کے بنیادی عقائد ونظریات اور اعمال وآداب
۱۸: مقامِ قرآن (میاں انوار اللہ/شہباز حسن)
۱۹: انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ/شہباز حسن) (زیرِ طبع)
۲۰: قرآنی اور مسنون اذکار ودعائیں
۲۱: سنہری دعائیں اور اہم اذکار
۲۲: مساجد کی آباد کاری
۲۳: میرے محسن میرے مربی حافظ عبد الرشید اظہر شہید رحمہ اللہ
۲۴: نبی کریم ﷺ کی نسبتی بہنیں اور اُن کے شوہر
۲۵: اسلام ایک نظر میں

Marfat.com

اردو تراجم اور تعلیقات

۱: صداقت نبوتِ محمدی (دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ وتعلیق)

۲: بدعات کا انسائیکلوپیڈیا (قاموس البدع علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحریروں کے مجموعے کا ترجمہ واستدراک)

۳: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء و الغسل و الصلاۃ لعثیمین کا ترجمہ وتعلیق)

۴: بیماریوں کا علاج، دعا، دم اور غذا کے ذریعے (الدعاء، ویلیہ العلاج بالرقی من الکتاب و السنۃ از ابن وھف قحطانی)

۵: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالھا و احوال اھلھا لابی سالم النذیر)

۶: خوش نصیبی کی راہیں (طریق الھجرتین و باب السعادتین لابن القیم الجوزیۃ کا ترجمہ اور تلخیص وتعلیق)

۷: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنۃ لمحمد بن صالح الخرش)

۸: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافتراق ۔ اسبابھا و علاجھا)

۹: اصول الکرخی (مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی، دیوبند انڈیا سے بھی شائع ہوگئی ہے)

۱۰: دنیا ڈھلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل) (زیرِ طبع)

۱۱: صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ کا منہج (عادات الامام بخاری فی صحیحہ از شیخ عبدالحق ہاشمی رحمہ اللہ)

۱۲: نجات یافتہ لوگوں کا عقیدہ (از شیخ عبدالحق ہاشمی رحمہ اللہ)

۱۳: آسان شرح عقیدہ طحاویہ (الشرح المیسر از ڈاکٹر محمد بن عبدالرحمن الخمیس)

۱۴: زبدۃ التفسیر من تفسیر فتح القدیر للشوکانی (تفسیر جزء اول، دوم، سوم)

نظر ثانی شدہ کتب

۱۔ اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال

۲۔ صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ وشرح)

۳۔ مشکوٰۃ المصابیح (ترجمہ)

۴۔ حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ

Marfat.com

۵۔ الاسماء الحسنی از میاں انوار اللہ ۶۔ المسند فی عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال

۷۔ عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں از مولانا ارشد کمال

۸۔ ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی

۹۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس

۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت (تخریج وتحقیق شدہ) از جلال الدین قاسمی (یہ ڈھاکہ (بنگلہ دیش) سے بنگالی زبان میں شائع ہو چکی ہے۔)

۱۱۔ منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات (تخریج وتحقیق اور اضافہ شدہ) از جلال الدین قاسمی (یہ مکتبہ نعیم (انڈیا) سے بھی شائع ہو چکی ہے)

۱۲۔ گناہوں کی معافی کے دس اسباب (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی (یہ مکتبہ نعیم (انڈیا) سے بھی شائع ہو چکی ہے)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ کی دس تاکیدی نصیحتیں (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) (از حافظ جلال الدین قاسمی) (یہ مکتبہ نعیم (انڈیا) سے بھی شائع ہو چکی ہے)

۱۴۔ سورۃ الاخلاص کا پیغامِ توحید (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) (از حافظ جلال الدین قاسمی) (یہ مکتبہ نعیم (انڈیا) سے بھی شائع ہو چکی ہے)

۱۵۔ آیت الکرسی اور عظمت الٰہی (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) (از حافظ جلال الدین قاسمی) (یہ مکتبہ نعیم (انڈیا) سے بھی شائع ہو چکی ہے)

۱۶۔ دعوت قرآن وحدیث (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) (از حافظ جلال الدین قاسمی)

۱۷۔ توبہ کا دروازہ (میاں انوار اللہ) ۱۸۔ اسلامی عقائد، دو مسلمانوں کا مکالمہ

۱۹۔ تفسیر النساء

۲۰۔ نبی کریم ﷺ کے خواب، حکمتیں اور اُن سے ماخوذ احکام ومسائل (از مولانا محمد ابراہیم)

۲۱۔ لفظ عشق کے استعمال کی شرعی حیثیت (الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ)

۲۲۔ احکام شریعت میں حدیث وسنت کا مقام (از حافظ عبد الرشید اظہر شہید رحمہ اللہ)

۲۳۔ دین کے دو نشان۔ قرآن اور صاحب قرآن (از حافظ عبد الرشید اظہر شہید رحمہ اللہ)

۲۴۔ اسلامی نظامِ معاشرت کی بنیادی اکائیاں (از حافظ عبد الرشید اظہر شہید رحمہ اللہ)

۲۵۔ جہاد اور عصر حاضر کی جہادی تحریکیں (از حافظ عبد الرشید اظہر شہید رحمہ اللہ)

Marfat.com

رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت طیبہ کا ایک اچھوتا پہلو

نبی کریم ﷺ کی
نسبتی بہنیں اور ان کے شوہر

تالیف ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

مکتبہ افکار اسلامی

Marfat.com